ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

اپنے رب کی
راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے

نورانی تقریریں

حضرت علامہ الحاج عبد المصطفیٰ اعظمی مجددی مدظلہ

رومی پبلیکیشنز
۳۸، اردو بازار ـــــــ لاہور ۲

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

اپنے رب کی
راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے

نورانی تقریریں

حضرت علامہ الحاج عبد المصطفیٰ اعظمی مجددی مدظلہ

رومی پبلیکیشنز
۳۸ اُردو بازار ـــــ لاھور ۲

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

نام کتاب ———— نورانی تقریریں

مصنف ———— علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی مدظلہ

محرک ———— سید اعجاز احمد

مصحح ———— محمد مختار حق عالم

کتابت ———— محمد نعیم خوشنویس۔ حضرت کیلیانوالہ

ناشر ———— رومی پبلیکیشنز۔ لاہور

مطبع ———— عالمین پرنٹرز۔ لاہور

قیمت ———— روپے

Rs27/00

MASOOD FAISAL JHANDIR LIBRARY
ACC No 056925

واحد تقسیم کار

فرید بک سٹال ۴۰ اردو بازار، لاہور

فہرست مضامین

نام عنوان	صفحہ نمبر	نام عنوان	صفحہ نمبر
پہلا وعظ۔ عظمتِ میلاد	۸	تیز رفتاری کا دارومدار	۴۸
ایک اہم مسئلہ	۱۰	نور کی تیز رفتاری	۵۰
مقام ابراہیم	"	منکرین قیامت کا سوال وجواب۔	۵۱
رمل	۱۳	لطیفہ	۵۲
دارالشفا	۱۶	عقل و عشق	۵۵
خیر الامم	۱۷	معراج اور فلسفہ	۵۷
خاتم النبیین ہی کا میلاد کیوں؟	۱۹	معراج اور چاند کا سفر	۵۹
مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی	۲۵	معراج انسانیت	۶۰
عید میلاد پر خوشی منانا	۲۷	معراج اور قرآن	۶۱
میلاد و نماز	۲۸	"عبدہ" کا ایک نکتہ	۶۲
آسمان کا دستر خوان	۳۰	معراج جسمانی تھی یا روحانی	۶۴
سلام و قیام	۳۱	معراج کہاں سے کہاں تک ہوئی۔	۶۶
ایک شبہ کا ازالہ	۳۲		
صلاۃ و سلام میلاد کے آخر ہی میں کیوں؟	۳۴		
لطیفہ	۳۶	معراج کس لیے ہوئی	۶۸
میلاد اور قرآن	۳۸	معراج کی مہمان نوازیاں	۶۹
حدیث میلاد النبی	"	معراج المومنین	۷۴
میلاد دافع شر ہے۔	۴۱	چند آیات کبریٰ	"
بیان ولادت	۴۲	دیدار الٰہی	۷۵
دوسرا وعظ۔ تجلیات معراج	۴۶	جنت و دوزخ کی سیر	۷۶

نام عنوان	صفحہ نمبر	نام عنوان	صفحہ نمبر
حضرت عمرؓ کا جنتی محل	۷۸	سورج ٹھہر گیا	۱۱۷
حدیث معراج	۸۰	نار گلزار ہوگئی	۱۱۹
قاب قوسین کی ایک تفسیر	۸۵	برکت طعام	//
تیسرا وعظ۔ برہان معجزات	۸۷	بابرکت کھجوریں	۱۲۰
نورانی آنکھ	۹۱	شیر خوار بچے کی گواہی	۱۲۱
مقدس کان	۹۵	لطیفہ	۱۲۴
زبان مبارک	۹۷	عبرت آموز حکایت	۱۲۵
دندان نور	۹۸	چوتھا وعظ۔ معرکہ حق و باطل	۱۲۷
دست اقدس	۹۹	حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس	۱۲۹
ہڈیاں زندہ ہوگئیں	۱۰۰	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود	۱۳۱
ستون حنانہ	۱۰۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون	۱۳۵
پنجابِ رحمت کی ندیاں	۱۰۳	سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل	۱۳۶
قدم شریف کا معجزہ	۱۰۵	دارالندوہ کی سازش	۱۳۷
جسم انور کا اعجاز	۱۰۶	ناکام حملہ آور	۱۳۹
لباس کا بھی سایہ نہیں	۱۰۷	زہر آلود گوشت	۱۴۱
عالم غیب کی بارش	۱۰۸	مسیلمۃ الکذاب کی جنگ	۱۴۲
روایت عقاب	۱۱۰	کربلا کا معرکہ	۱۴۳
خوشبودار پسینہ	۱۱۱	معرکہ صلیب و ہلال	۱۴۶
قلب مبارک کا اعجاز	۱۱۳	چنگیز و ہلاکو کے حملے	۱۴۷
کمال عقل	۱۱۴	کچھ حالات حاضرہ	۱۴۹
علوم و معارف	۱۱۵	ہزاروں یزید	۱۵۳
چہرہ روشن ہوگیا	۱۱۷	طارق اعظم	۱۵۴

نام عنوان	صفحہ نمبر
حجاج بن یوسف	۱۵۶
جیسی رعیت ویسا حاکم	۱۵۷
لطیفہ	۱۵۸
رحمت عالم کی مکی زندگی	۱۶۱
سرور عالم کی مدنی زندگی	۱۶۳
پانچواں وعظ - اولیاء کرام	۱۶۵
لوہا اور آگ کی مثال	۱۶۹
آگ پہ حکومت	۱۷۱
ابو مسلم خولانی اور آگ	″
پانی پر حکومت	۱۷۲
دریا میں اونٹ گھوڑے	۱۷۳
زمین پر حکومت	۱۷۴
ہوا پر حکومت	″
حضرت شیبان راعی اور شیر	۱۷۶
شیر کی سواری	″
مجذوب اولیاء	۱۷۹
نہ جانے کیا ہے؟	۱۸۰
تیری قبر پہ بچھو، تیری قبر پر گدھے	۱۸۱
یا لبیکاہ یا لبیکاہ	۱۸۲
شیخ صنعانی کا انجام	۱۸۴
غوث الاعظم کی کھڑاؤں	۱۸۶
نجم الدین کبریٰ کا لوٹا	″
یار کی خوشبو	۱۸۷
آصف بن برخیا کی کرامت	۱۸۹
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک ولی	۱۹۱
اولیاء پر خدا کا پیار	۱۹۲
خستہ حال فقراء	۱۹۴
حضرت ذوالنون مصری	۱۹۵
اولیاء اور آخرت	۱۹۷
چھٹا وعظ - دعوتِ فلاح	۲۰۱
پہلی منزل ایمان	۲۰۴
عبداللہ بن حذافہ کی استقامت	۲۰۶
مجاہد دولہا اور جنتی براتی	۲۰۸
دوسری منزل خوف الٰہی	۲۱۰
تصوف کے چار درجات	۲۱۲
علم	″
عمل	۲۱۳
چند باعمل علماء حق	۲۱۴
اخلاص	۲۱۵
ایک قاری، ایک سخی، ایک شہید	″
شیر خدا کا اخلاص	۲۱۷
حاجی عبدالکریم، نمازی عبدالرحیم	۲۱۹
ایک عابد اور شیطان	″
خوف خداوندی	۲۲۱

نام مضمون	صفحہ نمبر	نام مضمون	صفحہ نمبر
فضیل بن عیاض	۲۲۲	نماز کے انعامات	۲۴۸
بغداد کا شہزادہ	۲۲۳	نماز نور و برہان و نجات ہے	۲۴۹
تیسری منزل وسیلہ	۲۲۶	اُبَیّ بن خلف	۲۵۰
اللہ والے وسیلہ ہیں	۲۲۹	بے نمازی صحابہ کی نظر میں	″
چوتھی منزل مجاہدہ	۲۳۰	جماعت کی فضیلت	۲۵۱
سنت خور پیر	۲۳۲	نجات کے دو پروانے	″
بہلول دانا اور خلیفہ بغداد	″	محمد بن سماعہ اور جماعت	۲۵۲
مناجات	۲۳۴	رحمتِ عالم کا غضب	۲۵۳
ساتواں وعظ۔ فضیلتِ نماز	۲۳۵	تارکِ جماعت پر بارہ بلائیں	″
نماز عرش پر	۲۳۸	نماز میں خشوع	۲۵۶
اسلام کا ستون	″	لطیفہ	۲۵۷
نماز احب الاعمال ہے	۲۳۹	حضرت علی کی نماز	″
نمازی کے گناہ جھڑ جاتے ہیں	۲۴۰	حضرت عبداللہ بن عباس کی نماز	۲۵۸
نماز پنجگانہ کا ثواب	″	حضرت ابو عبیدہ کی نماز	″
آسمانی فرشتوں کی عبادتیں	۲۴۱	حضرت امام زین العابدین کی نماز	″
روزانہ پانچ مرتبہ غسل	۲۴۲	حاتم بلخی کی نماز	۲۵۹
آنکھ کی ٹھنڈک	″	ذوالنون مصری کی نماز	۲۶۰
سجدہ اور خدا کا تقرب	۲۴۴	محمد بن نصر مروزی کی نماز	″
نماز فلاحِ دارین ہے	۲۴۵	عبدالرحمٰن بن نعم کی نماز	″
جان و مال کی سلامتی	۲۴۶	معلّی بن منصور کی نماز	″
نماز جنت سے زیادہ پیاری	۲۴۷	منصور بن معتمر کی نماز	۲۶۱
ایک مجذوب کا نماز سے عشق	۲۴۸	نماز کے بعد وحی کا انتظار	۲۶۳

۷۸۶
۹۲

حمد باری تعالیٰ

اے خدا سازندۂ عرشِ بریں — شام را دادی تو زلفِ عنبریں
روز را با شمعِ کافور اے کریم — کردۂ روشن تر از عقلِ سلیم!
قادرا! قدرت تو داری بہ کمال — انت ربی انت حسبی ذوالجلال

رَبَّنَا فَالْحَمْدُ لَكَ فِي كُلِّ حَالٍ
أَنْتَ مَعْنَى السِّرِّ فِي كُلِّ الْمَقَالِ

نعت شریف

حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمد است — آرے کلامِ حق بہ زبانِ محمد است
تیرِ قضا ہر آئنہ در ترکشِ حق است — اما کشادِ آں ز کمانِ محمد است
ہر کس قسم بداں چہ عزیز است می خورد — سوگندِ کردگار بہ جانِ محمد است

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ وسلم)

پہلا وعظ

عظمتِ میلاد

بصد انداز یکتائی بغایت شان زیبائی
امیں بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذی خلق نبیه وزینه بمکارم الوجود و فضله بالشفاعة الکبریٰ و المقام المحمود ٥ واشهد ان لآ اله الا الله الملك المعبود ٥ واشهد ان سیدنا محمداً عبده ورسوله اکرم الخلق واحسن المولود ٥ والصلوٰة والسلام علیٰ من میلاده سعید وبقاءه مسعود ٥ وعلیٰ اٰله واصحابه المکرمین الی الیوم الموعود ٥ اما بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم

بسم الله الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥

سَلِّمُوْا يَا قَوْمِ بَلْ صَلُّوْا عَلَى الصَّدْرِ الْاَمِيْنِ
مُصْطَفٰى مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ٥

[illegible] اللھم صل علی سیدنا
محمد وعلی آل سیدنا محمد وبارک وسلم ۝

[illegible]

کرنا چاہتا ہوں۔

[illegible]

یہ مسئلہ ہے کہ جس چیز کا تعلق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات سے ہو جائے، اگرچہ وہ چیز کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو عزت کا [illegible] عظمت والا ہو جاتا ہے کہ ہماری ناقص عقل تو اس کی رفعت و بلندی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ آپ یقین فرمائیے کہ جس طرح حضور رسالت مآب کی ذات مبارکہ خالق حق جل مجدہ کے محبوب اکرم ہیں۔ اسی طرح جن جن چیزوں کا آپ سے نسبت کا تعلق ہے وہ چیزیں بھی بارگاہ رب العزت میں اتنی محبوب ہو جاتی ہیں کہ ان سے محبت رکھنے والا بھی محبوبیت کی منزل بلند پر فائز ہو جاتا ہے۔

ایک اہم مسئلہ

محترم حضرات! یہاں تک بات آگئی ہے تو ایک مسئلہ اور سن لیجئے۔ اور یقین فرمائیے کہ یہ مسئلہ اگر [illegible] اس مسئلہ پر صحیح معنوں میں عامل ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ [illegible] محبوب ہونے کا [illegible] نہیں ہو سکتا۔ اور یہ [illegible] یہ کوئی اپنی طرف خیال کی پرواز نہیں ہے۔ بلکہ یہ قرآن و حدیث کے مقدس مجموعوں کا [illegible] ہے جو اس ایمان کے مشام جان کو معطر کر دیتا ہے۔

سامعین کرام! مسئلہ یہ ہے کہ اللہ والے تو اللہ کے محبوب ہوتے ہی ہیں۔ لیکن اللہ والوں کی ہر ہر چیز بھی [illegible] ہوتی ہے۔ اللہ کے محبوب تو اللہ کے محبوب ہوتے ہی ہیں مگر ان کے محبوبوں کی ہر ہر چیز بھی اللہ کے محبوب ہو جاتی ہے۔ دیکھئے قرآن مجید میں خداوند قدوس کا فرمان ہے کہ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى یعنی اے تمام دنیا۔ حج کے لیے آنے والو۔ جب تم خدا کے مقدس گھر خانہ کعبہ کے پاس پہنچو تو پہلے سات چکر بیت اللہ کا طواف کرو پھر خانہ کعبہ سے چند قدم دور جہاں پر مقام ابراہیم ہے وہاں دو رکعت نماز پڑھو۔

مقام ابراہیم

[illegible] مقام ابراہیم [illegible] ہے۔ آپ کو معلوم [illegible] نہیں معلوم تو [illegible] ایک پتھر ہے [illegible] جب حضرت ابراہیم اور ان کے فرزند [illegible]

کعبہ کی تعمیر فرما رہے تھے۔ تو اسی پتھر پر چڑھ کر خدا کے خلیل نے بیت اللہ کی دیواروں کو بنایا تھا۔ قرآن مجید میں ہے کہ:

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (بقرہ)

یعنی جب حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام بیت اللہ کی دیوار کو تعمیر کر رہے تھے تو یہ دعا کرتے تھے کہ پروردگار! ہماری اس خدمت کو قبول فرما۔ بے شک تو ہی دعاؤں کا سننے والا اور سب کی نیتوں کا جاننے والا ہے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نیچے سے پتھر اٹھا اٹھا کر دیتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس مقدس پتھر پر کھڑے ہو کر دیواروں کو تعمیر فرما رہے تھے۔ آپ کی دیر تک اس پتھر پر کھڑے رہنے کا اثر یہ ہوا کہ آپ کے دونوں قدموں کا نشان پڑ گیا جو آج تک موجود ہے۔ پتھر موم کی طرح نرم ہو گیا اور آپ کے نقش قدم اس میں پیوست ہو گیا۔ اور آپ کے اسی نقش قدم کی وجہ سے یہ پتھر مقام ابراہیم کہلانے لگا۔ اور اس کو اس نسبت کی وجہ سے بڑی عزت و حرمت و فضیلت حاصل ہوئی۔ قرآن مجید نے دو جگہ اس کی عظمت کا خطبہ پڑھا ہے۔ ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا۔ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۝ یعنی اس میں بہت کھلی ہوئی نشانیاں ہیں۔ اور ان نشانیوں میں سے ایک نشانی مقام ابراہیم بھی ہے۔ اور دوسری جگہ اس طرح خداوندی فرمان کا بیان ہے کہ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى یعنی اے مسلمانو! تم طواف کعبہ کے بعد نماز کو مقام ابراہیم کے پاس پڑھا کرو۔ الحمد للہ کہ یہ پتھر آج تک اس زمین پر موجود ہے اور اس پر ایک انچ گہرے قدموں کا نشان بنا ہوا ہے سبحان اللہ۔ یہ پتھر ایک شیشے کے بکس میں رکھا ہوا ہے [illegible] کے قدموں کا [illegible] [illegible]

مسلمانو! اس آیت نے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر متنبہ کر دیا ہے کہ [illegible]
اس نکتہ سے غافل مت رہنا کہ اللہ والے تو اللہ والے ہوتے ہی ہیں مگر [illegible]
کی ہر چیز بھی اللہ والی ہے۔ خدا کے پیارے تو خدا کے پیارے ہوتے ہی ہیں
لیکن خدا کے پیاروں کی ہر چیز بھی خدا کی پیاری ہوتی ہے۔ مسلمانو! آپ نے
دیکھا نہیں؟ کہ حضرت خلیل اللہ خدا کے پیارے ہیں۔ تو ان کے نشان قدم
کو اپنے سینے پر [illegible] پتھر بھی خدا کے نزدیک اتنا پیارا ہو گیا کہ
اس پتھر کے پاس پیشانی رکھ کر سجدہ کیا جائے تو وہی سجدہ خدا کا پیارا ہو
جاتا ہے۔ [illegible]
اللہ والا ہو جاتا ہے۔

مسلمانو! یہ تو خدا کے تمام محبوبوں کا حال ہے۔ [illegible]
تو خدا کے محبوب خاص یعنی حبیب خدا محبوب اعظم [illegible]
و تعلق حاصل ہو جائے تو پھر سبحان اللہ! اس کی عزت و عظمت [illegible]
کا کیا عالم ہوگا؟ اللہ اکبر! قرآن مجید میں رب العزت [illegible] ارشاد فرماتا ہے
کہ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ یعنی خداوند قدوس
ارشاد فرماتا ہے کہ مجھ کو شہر مکہ کی اس لیے قسم ہے کہ اے محبوب! تم اس شہر
میں مقیم ہو۔ اللہ اکبر!

برادران ملت! ذرا غور تو کیجئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فرمایا ہے کہ مجھے شہر مکہ کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کی قسم ذکر فرماتا ہے!

[illegible]

ہوتا۔ ساری جوانی تو کمانے کھانے میں گزار دیتے ہیں اور جب منہ میں دانت نہیں پیٹ میں آنت نہیں۔ بالکل اُول جلول بوڑھے ہوگئے۔ اور دنیا کے کسی کام کے نہ رہے تب یہ سمجھے کہ اب ہمارے اُوپر حج فرض ہو گیا ہے۔ اور حج کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ الغرض ثواب بھی نہیں ملتا۔ بلکہ زبردستی حج کے لیے چلائے جاتے ہیں۔ چنانچہ بہت سے بیٹے جب بوڑھے باپ کی موت کا انتظار کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور پھر بھی بڈھا نہیں مرتا۔ تو بیٹے زبردستی باپ کو اس نیت سے حج کے لیے بھیج دیتے ہیں کہ شاید اسی بہانے سفر میں بڈھا قبرستان پہنچ جائے تو تھوڑی زندگی ہماری بھی آرام سے کٹے گی۔ جب اس سے اسّی نوّے برس کا کھوسٹ بڈھا ہو۔ بس بے چارہ اٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ بھلا وہ طواف میں رمل اور صفا مروہ کی سعی کیا خاک کرے گا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ یہ بڈھے حاجی طواف نہیں کر سکتے۔ ان دنوں وہ چار پائیوں پر لٹا کر کندھوں پر اٹھا کر طواف کرایا جاتا ہے۔ اور ان دنوں تو رکشا پر بٹھا کر صفا و مروہ کی سعی کرائی جاتی ہے۔ اور جن غریب بڈھوں کے پاس سواری کے لیے رقم نہیں ہوتی۔ وہ پیدل صفا و مروہ کی سعی کرنے جاتے ہیں تو کمزوری کی وجہ سے گر پڑتے ہیں۔ اور سعی کرنے والوں کے ہجوم میں بہت سے پس بھی جاتے ہیں۔ میرے بزرگو اور بھائیو! تمہیں خدا کا واسطہ ہے کہ فرض ادا ہوتے ہی اگر تم پر حج فرض ہو جائے۔ تو خدا کے لیے جوانی اور طاقت کی حالت ہی میں اور بڑھاپے کی مجبوری اور لاچاری آنے سے پہلے ہی خدا کا فرض ادا کرو۔

ہر ایک مذہب و ملت اپنی یہ فرض کر رہا تھا کہ صرف کعبہ ہی دل کی تسکین کا جلنے کا حکم ہے۔ مگر یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حرم کعبہ ہی تو جلال و جبروت الٰہی کا مرکز ہے۔ اور جہاں قہر و جلال خداوندی کے خوف سے فرشتوں کے بال و پر بھی لرزہ براندام ہوتے ہیں۔ اس جگہ تم کمزور بندوں کے لیے چین و طرب

[illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible]

چلنا ثواب ہے!

[illegible]

کہ جب کسی چیز کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسبت حاصل ہو گئی تو اس کی عزت و عظمت میں ایسا چار چاند لگ گیا کہ خداوند قدوس قرآن مجید میں اس کی قسم فرماتا ہے۔ جب "رمل" یعنی کعبہ کے طواف میں اکڑ کر چلنے کو حبیب خدا سے نسبت حاصل ہوئی تو قیامت تک کے لئے یہ عبادت بن گیا۔ جب شہر مدینہ کو حبیب کبریا کے قدم سے نسبت حبیب کی وجہ سے دار الشفاء بن گیا۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ نسبت محبوب کی بڑی عظمت "خیر امم" ہو گئی تو پھر سمجھ لیجئے کہ وہ جلسہ جس کو حضور صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہو اور اس کا نام ہی جلسہ میلاد النبی ہو اس کی کتنی عزت و عظمت ہوگی اور اس کی فضیلت و رحمت کا کیا کہنا۔ یقیناً وہ جلسہ بہت خدا کو بہت پیارا ہوگا اور بالیقین نسبت رسول کی عظمت کی وجہ سے تمام جلسوں سے زیادہ مکرم و معظم ہوگا۔ اسی لیے ہم نے عرض کیا کہ آسمان کے نیچے اور اس زمین کے اوپر جلسہ میلاد النبی سے بڑھ کر عظمت و تقدس والا دوسرا کوئی جلسہ ہو ہی نہیں سکتا۔

برادران ملت! یہ وہ جلسہ ہے کہ آپ اگر سمجھ سکیں تو ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے۔ اور جتنی دیر آپ اس جلسہ میں شریک اجلاس رہیں گے۔ رحمت خداوندی کے بادل آپ پر سایہ فگن رہیں گے کیونکہ جس جلسے میں آپ حاضر ہیں۔ یہ میرا تمہارا، ان کا، اُن کا جلسہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ محبوب خدا سرور انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ اس جلسے میں جذبہ عقیدت و جوش محبت کے ساتھ شرکت کریں تاکہ محبوب خدا اور محبوب کا خدا دونوں راضی ہو جائیں۔

برادران گرامی! ذرا سوچئے تو سہی کہ آپ کی تھوڑی سی نیند کو قربان کرکے اور اپنے نرم نرم بستروں کو چھوڑ کر ان کی یاد میں جاگ رہے ہیں جنہوں نے سینکڑوں راتیں ہماری تمہاری یاد میں جاگ کر گذاریں۔ کیا آپ کو معلوم ہے؟ کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ساری ساری رات جاگ کر اپنی امت کی مغفرت کے لیے دعائیں مانگتے تھے اور امت کی یاد میں اتنا روتے تھے، کہ اس قدر پاؤں

لہٰذا [illegible] مستحب ہے۔ اور قرآن پاک میں خداوند فرماتا ہے:

[illegible] | یعنی [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
مِمَّا يَجْمَعُوْنَ | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] یہ سوال کہ میلاد کے معنی کیا ہیں؟

میلاد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ ہم مسلمان کسی کی ولادت و پیدائش کا بیان نہیں رکھتے۔ بجز حضور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور رسول کا جشن میلاد منعقد نہیں کرتے [illegible]
[illegible]

کی اور سب سے بڑی دعا تو سب [illegible] مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر وہ ختم ہو
چکی تھی۔ شکر اللہ! اس رسول رحمت کا یہ کرم عظیم ہے کہ اپنے دشمنوں یا [illegible]
واقف لوگوں کو نہیں یاد فرمایا۔ بلکہ ہم سب کو یاد فرمایا۔ اور مشرق و مغرب اور شمال و
جنوب کے تمام [illegible] معلم رسول [illegible]
[illegible] کے لیے دعا فرمائی۔

ہر دور نبوت اور [illegible] ولادت تو ہر نبی و رسول کی ہوئی ہے لیکن [illegible]
[illegible] زندگی [illegible] ولادت [illegible] نبی و رسول [illegible]
ولادت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت اور [illegible]
کی ولادت وہ عظیم الشان ولادت ہے کہ تمام انبیاء سابقین اس ولادت کی بشارت دیتے
رہے۔ شب ولادت [illegible] منتظر رہا [illegible]
اتر رہے تھے۔ استقبال ولادت کے لیے آسمان کے ستارے جھک جھک کر [illegible]
جل کر بجھ گئے۔ آتش کدۂ ایران کی آگ بجھ گئی۔ غرض عجیب عجیب آیات بینات [illegible]
ولادت کا ظہور ہوا۔ باقی دوسرے انبیاء کرام پیدا تو ضرور ہوئے مگر ان محبوبان خدا کی ولادت
و پیدائش کا نہ تو پہلے سے کوئی چرچا تھا نہ کوئی خاص اہتمام تھا۔ نہ ان کی ولادت کے وقت
آیات بینات و نشانیوں کا ظہور ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ [illegible]
[illegible] ایمان تو ہر نبی و رسول پر لاتے ہیں۔ اور سب کی تعظیم و تکریم بھی کرتے ہیں مگر [illegible]
صرف خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا پڑھتے ہیں کیوں کہ ان کی ولادت میں جو خصوصیت
اور امتیازی عظمت ہے وہ دوسرے کسی نبی و رسول کی ولادت میں نہیں ہے۔

برادران ملت! اب تو [illegible] سوال کا جواب کہ میلاد شریف صرف خاتم النبیین ہی کا
کیوں پڑھا جاتا ہے؟ [illegible] دوسرا سوال کہ مسلمان سب کچھ بھول گئے۔ مگر اپنے نبی کی
ولادت کو کیوں نہیں بھولتے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ نبی رحمت نے [illegible]
کے وقت ہم کو یاد کیا۔ اس لیے ہم اس [illegible] کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ [illegible]
کس طرح فراموش کر سکتے ہیں؟ جس [illegible] واقعہ [illegible] ہم کو یاد فرمایا [illegible]

کی ولادت باسعادت کو بھی نہیں بھولتا، ہر خوشی و غمی کے موقع پر [illegible]
[illegible] کی ولادت باسعادت کا ذکر [illegible]
روحانی تسکین و ایمان کا سامان پیدا کر لیتا ہے!

مسلمانو! [illegible] بات بھی سنی ہو [illegible]
[illegible]

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

[illegible]

مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی

ہاتھوں ہاتھ لی جاتی ہے۔ پھر پڑھنے والے کے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت مولانا نے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جب [illegible]

[illegible]

[illegible] کے لئے میلاد شریف کرتے ہیں [illegible]

دھوپ میں [illegible] کے [illegible] سے [illegible]

کرتے تھے۔ [illegible] میلاد شریف میں لڈو بانٹتے ہیں [illegible]

تھے۔ پوربی زبان میں لڈو کو [illegible] کہتے ہیں۔ [illegible]

میلاد شریف میں [illegible] بانٹتے ہیں۔ [illegible] کرتے تھے۔

حضرت مولانا نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ ارے مولوی! تو [illegible] کہ ذکر رسول ہی کا نام میلاد شریف ہے۔ پھر بھی تو مجھ سے سوال کرتا ہے کہ صحابہ کے زمانے میں میلاد شریف ہوتا تھا یا نہیں؟ کیا تجھ کو نہیں معلوم؟ کہ صحابہ کرام [illegible] جہاں تک کہ میدان جنگ میں بھی رسول رحمت کا ذکر و چرچا کرتے تھے۔ کیا تو نے جہاد اسلامی کی کتابوں میں یہ نہیں پڑھا؟ کہ صحابہ جب جہاد کے لیے میدان جنگ میں پہنچتے تھے تو پہلے یہ لشکر کافروں کے سامنے یہ تقریر کیا کرتے تھے کہ اے گروہ کفار! سنو۔ ہم لوگ پہلے مشرک تھے بتوں کے پرستار، قتل و غارت اور لوٹ مار کے عادی تھے — شراب خوری اور حرام کاری وغیرہ [illegible] میں گرفتار تھے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] توحید [illegible] اسلام کی [illegible]

[illegible]

فرمان کی تعمیل ہے۔

[illegible]

بہترین طریقہ ہے۔

لہٰذا اے برادرانِ اسلام! آپ مسجدوں میں نمازیں پڑھتے رہیے، مجلسِ ذکر میلاد بھی کرتے رہیے۔ اور دونوں فرقوں سے چندہ لیتے رہیے [illegible]

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے	ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
مثلِ فارس نجد میں زلزلے پڑیں	ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل	یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب	اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

پڑھیے درود شریف: صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

برادرانِ ملت! ابھی آپ نے کسی نعمت و رحمت کے ملنے پر خوشی منانے کے تعلق سے سورۂ یونس کی آیت قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا کی تفسیر میں سن چکے۔ اب خدا کی کسی نعمت کے ملنے پر عید منانے کے بارے میں ایک آیت اور بھی سن لیجئے۔ تاکہ آپ پر یہ حقیقت آشکار ہو جائے کہ حصولِ نعمت پر عید منانا انبیاء سابقین کی بھی سنت کریمہ ہے۔

آسمان کا دسترخوان

برادرانِ اسلام! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے یہ درخواست کی تھی کہ آپ خدا سے کہہ کر آسمان سے ایک دسترخوان نازل کرائیے تاکہ ہم اس کو کھائیں اور ہم سب کو آپ کی صداقت کا اطمینان ہو جائے۔ چنانچہ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کیا دعا کی؟ سنئے!

[illegible]

رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَۃً مِّنَ

السَّمَاءِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

(مائدہ)

[illegible]

اتار دے تاکہ وہ ہمارے لیے اور ہمارے اگلوں

[illegible]

سے ایک نشانی ہو۔ اور ہمیں رزق دے اور

تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

[illegible]

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ

[illegible]

کی ہیئت ہے۔ اور نماز کے باہر ہمارا عرف یہ ہے کہ سب سے زیادہ ادب و احترام اور وقار و تعظیم کی ہیئت "قیام" یعنی کھڑا ہونا ہے۔ جب کہ بیٹھ کر سلام پیش کرنے کو ہمارے عرف میں اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اس لیے نماز میں بیٹھ کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا حکم دیا گیا کیوں کہ نماز میں بیٹھ کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے میں زیادہ ادب و احترام اور اطمینان و وقار کا اظہار ہوتا ہے۔ اور نماز کے باہر میلاد وغیرہ میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے میں ہمارے عرف کے لحاظ سے زیادہ ادب و احترام اور اطمینان و وقار کا مظاہرہ ہوتا ہے اس لیے اہل سنت نماز میں بیٹھ کر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور میلاد میں کھڑے ہو کر!

صلوٰۃ و سلام میلاد کے آخر ہی میں کیوں

برادران ملت اسلامیہ! اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ میلاد شریف کے خاتمہ پر کیوں صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا ہے؟ حضور علیہ السلام کے دوسرے اوصاف کا ذکر کرتے وقت صلوٰۃ و سلام کا التزام نہیں کیا جاتا مگر ذکر ولادت یا میلاد شریف کے خاتمہ پر بالالتزام صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا معمول ہے کیوں؟ آخر ذکر ولادت سے صلوٰۃ و سلام کو کون سا ایسا خاص تعلق ہے کہ جب میلاد شریف پڑھا جاتا ہے۔ تو صلوٰۃ و سلام بھی ضرور پڑھا جاتا ہے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ذکر ولادت کے بعد سلام پڑھنا۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی سنت ہے۔ دیکھیے قرآن مجید میں خداوند قدوس نے جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کی میلاد شریف۔ اور ان کی ولادت کا تذکرہ سورۂ مریم میں فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے بیٹے کی دعا کی پھر دعا قبول ہوئی۔ اور منجانب اللہ بیٹے کی بشارت ملی۔ پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس طرح خداوند عالم نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا پورا میلاد بیان فرمایا اور ذکر ولادت ختم فرما کر حضرت یحییٰ پر سلام بھیجا اور ارشاد فرمایا:

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ
وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ

یعنی حضرت یحییٰ پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوئے
اور جس دن ان کی وفات کے دن اور جس دن

حَيًّا ۔ | کہ قیامت کے دن زندہ!

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا میلاد شریف جب اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم میں بیان فرمایا۔ تو حضرت بی بی مریم کا حاملہ ہونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیدا ہونا، اور پیدا ہوتے ہی کلام کرنا وغیرہ سب کچھ تفصیل بیان فرمایا جب ذکر ولادت ختم ہو گیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان فیض ترجمان سے سلام پڑھنا ذکر فرماتے ہوئے اس طرح فرمایا کہ:

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ أَمُوْتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۔	اور سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میری وفات ہوگی اور جس دن میں قبر سے زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ میلاد شریف کے ذکر ولادت اور سلام میں یہ تعلق ہے کہ حضرت یحییٰ و حضرت عیسیٰ علیہم السلام دونوں پیغمبروں کے میلاد کے خاتمہ پر سلام پڑھا گیا۔ اسی سنت الٰہی پر عمل کرنے کے لیے اہل سنت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے خاتمہ پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں۔ یا پڑھتے درود شریف: اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وبارک وسلم۔

میلاد شریف کے بارے میں حقیقت تو یہ ہے کہ بعض لوگوں کو میلاد شریف اور سلام و قیام سے چڑ ہو گئی ہے۔ اور جب کسی آدمی کو کسی چیز سے چڑ پیدا ہو جاتی ہے تو لوگ اس کے سامنے اس چیز کا ذکر بیان کرتے رہتے ہیں وہ ہمیشہ اس چیز میں عیب نکالتا رہتا ہے اس سے نفرت ہی کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ پہلے زمانے سے کچھ لوگ کسی سے [illegible] چڑ جاتے ہیں۔ تو اب لوگ ان لوگوں کے سامنے ان چیزوں کے نام [illegible] پیش کرتے رہتے ہیں یہ لوگ ان چیزوں کا نام سنتے ہی [illegible] دوسری کوئی بات ہی نہیں کرتے۔ اسی طرح میلاد شریف اور سلام و قیام سے چڑ جانے والوں کے سامنے [illegible] برداشت نہیں کر سکتے [illegible] یہ لوگ میلاد و قیام کا نام سنتے ہی [illegible] اور کچھ سننے کے لیے تیار

[illegible]

اور آثارِ صحابہ سے ثابت ہے۔

میلاد اور قرآن

چنانچہ قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ جو میں نے خطبہ کے بعد ت[illegible] کی اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت و تشریف آوری کا ذکر خود خداوند قدوس نے بیان فرمایا چنانچہ مولیٰ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

یعنی بیشک تمہارے پاس [illegible] سے وہ رسول [illegible] چاہنے والے ہیں [illegible] مہربان اور رحم فرمانے والے ہیں۔

[illegible]

رب العلمین نے فرمایا ہے۔

حدیث میلاد النبی

[illegible]

سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ أَوَّلِ أَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِيْ رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔

[illegible]

محلات نظر آگئے۔

[illegible]

[illegible]

پوری فرمائی۔ قصہ مختصر! جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جوان ہوگئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند کو ساتھ لے کر خدا کے گھر "کعبہ" بنایا اور کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت خلیل نے اپنے رب جلیل سے گڑگڑا کر یہ دعا مانگی!

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (بقرہ)

یعنی اے میرے پروردگار! میری اولاد میں ایک رسول انہیں میں سے بھیج دے کہ وہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے۔ اور انہیں کتاب اور پختہ علم سکھائے۔ اور انہیں خوب ستھرا فرمائے [illegible]

[illegible]

[illegible]

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ [illegible]

یعنی یاد کرو جب عیسٰی بن مریم علیہما السلام نے کہا تھا اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ میں اپنے سے پہلی کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور اُن رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا نام "احمد" ہے۔

[illegible]

وَقَدْ خَرَجَ بِهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهُ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ۔

یعنی ان کے جسم سے ایک ایسا نور نکلا جس کی روشنی میں انھیں ملک شام کے محلات نظر آگئے۔

برادران! آیت دیکھ لیجئے۔ اس حدیث میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے مجمع میں اپنا میلاد شریف بیان فرمایا۔ غرضکہ میلاد شریف قرآن و حدیث و عمل صحابہ سے ثابت ہے۔ قرآن و حدیث تو آپ سن چکے حضرات ائمہ صحابہ کا عمل بھی سن لیجئے۔ [illegible] ارشاد فرمایا:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے۔ (روح البیان بسورۂ فتح)

عقل و دلائل عقلیہ سے

[illegible]

[illegible]
[illegible] خود کا نام جنون رکھ لیا [illegible] جو [illegible] آپ [illegible]

بیان ولادت

ساتھیو محترم! [illegible] نے آپ [illegible] وقت کے لیے اب میں نہایت مختصر [illegible] بہت [illegible] ہوں آپ [illegible] کریں۔

[illegible]

[illegible] ارشاد فرمایا!

[illegible]

یوں اللہ نے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ [illegible]
میں حضور انور [illegible] نے ارشاد فرمایا کہ:

اول ما خلق اللہ نوری	[illegible]
[illegible] من نوری وانا من	[illegible]
نور اللہ۔	[illegible]

[illegible] زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے [illegible] فرمایا [illegible] جب حضرت آدم [illegible] تو [illegible] آپ کی پیشانی میں [illegible] آدم [illegible] سجدہ کریں [illegible]

[illegible]

کہ رحمت حق کے جھونکے بارھویں شب میں چلنے کو

مرادیں بھر کے دامن میں مناجات دعا آئی

امیدوں کی سحر ہنستی ہوئی آیاتِ نور آئی ۔

[illegible]

[illegible]

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

[illegible]
بار صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیجئے!

صلوٰۃ وسلام

[illegible]

یا نبی سلام علیک

[illegible]

یا نبی سلام علیک

[illegible]

دوسرا وعظ

تجلیات معراج

شب معراج عروج تو از افلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ فَوْقَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى وَشَرَّفَهٗ بِرُؤْيَةِ قُرْبِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَاَتْحَفَهٗ بِرُؤْيَتِهٖ وَكَلَامِهٖ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ صَعِدُوْا فِيْ مَعَارِجِ الْحَقِّ وَالْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (بنی اسرائیل)

حضرات محترمین! پہلے بہ آواز بلند درود شریف کا ورد فرمائیے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ قَدْرَ الْحُبِّ وَالْعَبْدِ

حضرات گرامی! اس وقت میں نے سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت تلاوت کی ہے۔ اور آج میں معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض گوشوں پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ "معراج" حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات جلیلہ میں سے ایک بہت عظیم الشان اور نہایت ہی محیر العقول معجزہ ہے جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے خصائص کبریٰ میں شمار کیا جاتا ہے۔ خصائص کبریٰ کیا؟ آپ یوں سمجھئے کہ خداوند عالم نے تمام انبیاء و مرسلین کے معجزات کو حضور خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات بابرکات میں جمع فرمایا اور ان کے علاوہ ایسے خاص خاص معجزات سے بھی حضرت حق جل مجدہ نے آپ کو ممتاز فرمایا جو آپ کے سوا کسی نبی و رسول کو نہیں عطا کئے گئے یہی معجزات آپ کے خصائص کبریٰ کہلاتے ہیں۔ چنانچہ معجزۂ معراج بھی انہیں خصوصی معجزات نبوت میں سے ہے جس سے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نبی و رسول سرفراز نہیں کیا گیا۔

مختصر طور پر معراج کا مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام رات کے ایک مختصر حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی سیر فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر جہاں تک باری تعالیٰ نے چاہا تشریف لے گئے۔ اور عرش و کرسی، لوح و قلم، جنت و دوزخ وغیرہ آیات کبریٰ کا مشاہدہ فرمایا۔ اور رب العرش کے دیدار اور اس کی بے انتہا نوازشوں اور لطف و عنایتوں سے سرفراز ہو کر واپس تشریف لائے۔

برادران ملت! اس واقعہ معراج کی صداقت پر دور صحابہ سے آج تک تمام اہل حق کا اتفاق رہا۔ اور گنتی کے چند ملحدین کے سوا کوئی بھی اس معجزہ کا منکر نہیں ہوا اور سچ تو یہ ہے کہ معراج سے انکار کی کوئی وجہ ہی نہیں ہو سکتی۔ آخر معراج کیا ہے؟ درحقیقت معراج ایک نہایت تیز تر حرکت ہی تو ہے کہ

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
تا عرش گئے اور پلٹ آئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

[illegible]

تیز رفتاری کا اظہار

[illegible]

علیہ وسلم کی تیز رفتاری کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔

نور کی تیز رفتاری

برادرانِ ملت! کبھی آپ نے اس پر غور کیا ہے کہ نور کی تیز رفتاری کا کیا عالم ہے؟ ملاحظہ فرمائیے! دیکھئے یہ آسمان زمین سے پانچ سو برس کے راستے کی دوری پر ہے۔ مگر ہماری آنکھوں کے نور کی یہ کیفیت ہے کہ ایک سیکنڈ میں ہماری آنکھوں کے نور سے نکلنے والی شعاعیں پہلے آسمان تک اور پھر ستاروں تک پہنچ جاتی ہیں۔ اتنی تیزی سے ہزاروں برس کی مسافت کے فاصلہ پر پہنچ جاتی ہیں۔ اب سوچئے تو سہی کہ جب ہماری آنکھوں کا نور جو گوشت پوست کی [illegible] معمولی [illegible] سے پیدا شدہ ہے۔ جس کی تیز رفتاری کا یہ عالم ہے کہ وہ ایک سیکنڈ میں لاکھوں میل کی مسافت طے کر لیتا ہے تو پھر [illegible] نور کی تیز رفتاری کا کیا عالم ہوگا جو [illegible] اگر وہ [illegible] لمحے میں فرش سے عرش تک اور عرش سے فرش تک کا سفر طے کر لے تو اس میں کون سا تعجب ہے؟

برادرانِ ملت! یہ کیسی تعجب خیز بات ہے کہ [illegible] ایک سیکنڈ [illegible] کی بلندی [illegible] ایک گھنٹے میں ہزار میل کی رفتار سے آسانی میں اڑ جاتا ہے تو اس پر کسی کو تعجب نہیں [illegible] اگر [illegible] قادر مطلق [illegible] نے اپنے نور خاص [illegible] کو فرش سے عرش تک اور عرش سے فرش تک چند ساعتوں میں سیر کرا دی تو اس کے [illegible] پر [illegible] تعجب و انکار [illegible] اور کہتے ہیں کہ معراج کو ہماری عقل تسلیم نہیں کرتی۔

برادرانِ ملت! [illegible] لوگوں سے [illegible] کیا [illegible] حقیقت ہی کیا ہے؟ [illegible] حقائق [illegible] عقل کی رسائی نہیں [illegible]

نہ دیکھ سکتے۔ دیکھو بچہ بچہ اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ انسان نطفے سے پیدا ہوا ہے۔ کیا تم اتنا نہیں سوچتے؟ کیا تمہاری عقل میں یہ آتا ہے کہ ایک قطرہ نجس پانی سے ایسا خوبصورت انسان پیدا ہو سکتا ہے! تمہاری عقل ہرگز ہرگز اس کو نہیں مان سکتی۔ مگر تم اس کو مانتے ہو۔ اور یہاں تو تمہاری عقل یہی کہہ کر رہنمائی دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ لہٰذا وہ قادر ہے کہ ایک قطرہ نجس کو انسانی روپ بخش دے۔ پھر یہاں بھی تمہاری عقل کو یہ کہنا پڑے گا کہ وہ حق ہے۔ جو چاند سورج اور ستاروں کو نہایت تیز رفتاری کے ساتھ چلاتا ہے۔ اور جو انسان کی نظر کو ایک سیکنڈ میں چاند و سورج تک پہنچا دیتا ہے۔ وہ قدرت والا خدا اس پر بھی قادر ہے کہ اپنے حبیب کو فرش سے عرش تک اور عرش سے فرش تک سیر کرا دے۔

منکرین قیامت کا سوال اور جواب

مشرکین عرب نے بھی قیامت کا ذکر سن کر یہی کہا تھا۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝
یعنی یہ بات عقل سے بہت ہی بعید ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ زندہ ہو کر اٹھیں گے؟

قرآن عظیم نے قیامت کے منکروں کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝
کیا آدمی نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو پانی کی بوند سے پیدا کیا جبھی وہ صریح جھگڑا کرنے والا ہے۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ
اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔

قَالَ مَنْ يُّحْيِ ...
کہتا ہے ایسا کون ہے جو زندہ کرے

[illegible]

(یٰس) — [illegible] اسے ہر پیدائش کا علم ہے۔

[illegible]

کیوں؟ اس لیے کہ ـــ

[illegible]

لطیفہ [illegible]

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن

کہ جاہا سپر باید انداختن

یعنی ہر جگہ عقل کا گھوڑا ہی نہیں دوڑانا چاہیئے بلکہ بعض مقامات پر تسلیم و رضا کی سپر بھی ڈال دینی چاہیئے۔

مولانا کی یہ نرالی تقریر سن کر [illegible] کہ یا حضرت میاں! [illegible] فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

عزیزانِ ملت! [illegible] عقل کا [illegible] [illegible] تو اس قابل بھی نہیں ہے کہ [illegible] تمہیں تندرستی [illegible] ایک بیمار [illegible] میں اپنی ساری عقل کو [illegible] دیتا ہے مگر [illegible] باز [illegible] ڈاکٹر [illegible] اس کی عقل اس وقت [illegible] نہیں سکتا۔ ایک ڈاکٹر اپنی تندرستی کے [illegible] اسی طرح [illegible] جاتا ہے کہ اس کی عقل [illegible] کام اور قدرت کا ہر بار [illegible] جاتا ہے۔

[illegible]

بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے؟

عقل و عشق

[illegible]

ہوئے خوب کہا ہے کہ ؎

[illegible]

ہاتھ پاؤں مارتا ہی رہے گا۔

[illegible]

[illegible]

فخرِ رازی راز دار دیں بُدے

[illegible]

[illegible]

ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ؎

قال را بگذار و مرد حال شو
پیش مرد عارفے پامال شو
صد کتاب و صد ورق در نار کن
روئے دل را جانب دلدار کن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورج اور ستارے نورانی ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] کی بلندی پر تشریف لے گئے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ [illegible]

[illegible]

[illegible] فرش زمین پر تشریف [illegible] تعجب [illegible]

[illegible]

بیت المقدس بھی تشریف لے گئے تھے، مگر معراج سے اترنے کی قسم بیان کی گئی، کیونکہ آپ کا عالم بالا سے عالم سفلی میں آنا بہت ہی نادر و نہایت ہی عجیب بات تھی!

معراج اور چاند کا سفر

برادرِ ملت! جب میں تو اکثر یہ کہا کرتا ہوں کہ آج جو روس و امریکہ چاند کے سفر کا پروگرام بنا رہے ہیں اور چاند کی سطح تک راکٹ پہنچا رہے ہیں، یہ ساری ترقیاں میرے آقا و مولیٰ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج ہی کا صدقہ ہے، ورنہ دنیا کی تاریخ پڑھ جائیے [illegible] کہ کوئی انسان چاند کا سفر کر سکتا ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] چاند [illegible] کہ ہم **چاند کا سفر کر سکتے ہیں؟**

[illegible] چاند تک پہنچنے کی [illegible] کی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انسانوں کو [illegible] انسانی [illegible]

[illegible]

معراج اور قرآن [illegible]

[illegible]

[illegible]

سننے والا دیکھنے والا ہے۔

[illegible]

خداوند تعالیٰ ان کو لے گیا۔

[illegible]

پڑھا کرے

[illegible]
[illegible]

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام وادی ایمن میں خود اپنے رب سے [illegible] گئے اور جب [illegible] کو عرش پر بلایا [illegible] بلانے کے لیے خود [illegible] [illegible] نے دیدار کی تمنا [illegible] کی تو یہ جواب ملتا ہے کہ لن ترانی [illegible] کمال کے دیدار [illegible] نہیں ہے [illegible] نہیں دیکھ سکتے مگر جب [illegible] [illegible] گئے [illegible] آگے بڑھانے سے رک گئے [illegible] [illegible] یعنی قریب [illegible] لن ترانی [illegible] زبانی؟ [illegible] نے قصیدہ معراجیہ میں [illegible] خوب فرمایا کہ ؎

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

عبدہٗ کا ایک نکتہ برادرانِ اسلام! اس آیت میں ایک بڑا [illegible] نکتہ [illegible] بھی [illegible] رب عزت نے اس آیت میں اپنے حبیب [illegible] [illegible]

اپنے بندے کو معراج میں لے گیا اس طرح

[illegible] فرمایا ہے [illegible] اپنے حبیب کو [illegible] سے حبیب کی [illegible] [illegible]

اب آپ سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ جب محبوب کی سب سے پہلی صفت عبدیت کا اظہار ہے، تو سچ ہے۔ اگرچہ میرے حبیب کی دوسری بڑی بڑی صفات بھی ہیں [illegible] جن کا [illegible] انسانوں کا کام نہیں ہو گا۔

صفت عبدیت کی مثال یوں سمجھئے کہ کسی بادشاہ کا ایک وزیر ہے اور وہ بڑا ایسا شخص ہے کہ اپنے وقت کا [illegible] ہے اور اپنے شہر کی [illegible] ہے [illegible] سب شہر کے لوگ اس کی عزت کرتے ہیں [illegible] بادشاہ کا وزیر ہے [illegible] اپنے [illegible] کو [illegible] حیثیت سے [illegible] بادشاہ کے [illegible] شخص [illegible] حیثیت سے [illegible] حیثیت [illegible] حیثیت سے یہ شخص کیسے کیسے خطابات و انعامات کا مستحق ہو گا۔

[illegible] حیثیت سے [illegible] حضرت [illegible] حبیب [illegible] حیثیت سے [illegible] حیثیت سے [illegible] حضرت [illegible] کو ایک کیسے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] فرماتے ہیں۔

[illegible] اعلیٰ [illegible] ہر مخلوق [illegible] صفت [illegible] ہے [illegible]:

[illegible]   [illegible] کی تمام کائنات [illegible]

[illegible]   [illegible] بندہ ہے۔

[illegible] خدا کی ذات [illegible] کی تمام [illegible]

بے شمار ہیں۔ اسی طرح ان کی عظمت و عصمت بھی مسلّم ہے۔ اور بے مثال بھی
ہے مگر آپ کی اس ایک صفت کا انتہائی عروج تو معراج ہے۔

برادرانِ ملت! اگر سفر حقیقی میں آپ کا بسفر زیادہ وقت سے ہے
ہیں بعض منتخب کو عرض کیا ہوں ہم نے عرض کیا تھا کہ آپ کی عظمت کی انتہا
"معراج" ہے۔

حضرت معراج ایک ایسا واقعہ ہے جو ہمارے ایمان کے تمام پہلو
ہر شخص پوری طرح جانتا ہے۔ اس کا ثبوت قرآن و حدیث کا ثبوت موجود ہے
آج کی مجلس میں میں معراج کے بارے میں مختصر کچھ عرض کروں گا۔
پہلا حصہ ہے کہ معراج کا واقعہ کیا ہے آپ کو عظمت میں کیا ملا۔

سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ معراج جسمانی تھی یا روحانی؟ دوسرا یہ
کہ معراج کہاں سے کہاں تک ہوئی؟ تیسرا یہ کہ معراج کس لیے ہوئی؟

معراج جسمانی تھی یا روحانی؟ جہاں تک اس بحث کا تعلق ہے کہ معراج جسمانی تھی یا روحانی
اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اور اس میں
حقیقت اور دلائل بھی پیش کئے گئے ہیں۔ تاکہ پیش کرنے کے لیے تو وقت ہی کافی نہیں
سمجھ میں یہ بھی آتا ہے کہ اس کے لیے مناسب ہے۔ اس لیے میں تو صرف کچھ اس
وقت صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جسم و روح کے ساتھ عالم بیداری میں معراج ہوئی
اور اس مسئلہ پر روایت کی بجائے صرف ایک روایت پیش کرتا ہوں جو
تمام طالبِ حق کے لیے کافی ہے۔

برادرانِ ملت! یہ تو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ شبِ معراج کی صبح جب
حضور علیہ السلام نے اپنے سفرِ معراج کا حال بیان فرمایا تو مکہ میں ایک ہنگامہ
مچ گیا۔ آپ نے ابھی اتنا ہی فرمایا تھا کہ میں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک
گیا۔ کہ کفار مکہ اونٹوں کی طرح بھڑک گئے اور چیخ چیخ کر تکذیب و انکار کرنے لگے۔

[illegible]

خطاب نازل ہوا

[illegible]

[illegible]

ہے کہ معراج بحالتِ بیداری جسم و روح کے ساتھ ہوئی۔ چنانچہ حضرت جیون رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیراتِ احمدیہ میں فرمایا کہ:

فَمَنْ قَالَ اِنَّہٗ بِالرُّوْحِ فَقَطْ اَوْ فِی الْمَنَامِ فَقَطْ فَمُبْتَدِعٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ فَاسِقٌ۔ (تفسیراتِ احمدیہ ص ۳۳۲)

یعنی جو شخص یہ کہے کہ معراج صرف روح کو حاصل ہوئی یا فقط خواب میں معراج ہوئی تو ایسا شخص بدعتی، گمراہ، گمراہ کرنے والا اور فاسق ہے۔

حضرات! معراجِ جسمانی کے منکرین اکثر حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول پیش کرتے ہیں کہ معراج روحانی کی تھی لیکن محققین کے نزدیک یہ قول ثابت نہیں ہے، کیونکہ قابلِ قبول نہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معراج کے وقت چھ سال کی تھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں بھی نہیں آئی تھیں۔ ([illegible])

بہرحال عزیزانِ ملت! اس روایت سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ معراج بحالتِ بیداری ہوئی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے جسم و روح کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے۔ فرضی اللّٰہ تعالٰی عنہ وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی حبیبہ

ومولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین۔

معراج کہاں سے کہاں تک ہوئی

عزیزانِ ملت! اب رہا یہ سوال کہ معراج کہاں سے کہاں تک ہوئی؟ اور اس کی اعتقادی حیثیت کیا ہے؟ تو اس بارے میں اہلِ حق کا عقیدہ یہ ہے کہ معراج النبی مسجدِ حرام سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں کے اوپر یہاں تک کہ عرش تک اور جہاں تک رب العالمین نے چاہا، محبوبِ خدا نے سیر فرمائی۔ اور معراج کی اعتقادی حیثیت کے بارے میں علمائے کرام نے یہ لکھا ہے کہ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کی معراج کا ثبوت تو قرآن مجید سے ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور مسجدِ اقصیٰ سے آسمانِ دنیا تک معراج حدیثِ مشہور سے ثابت ہے، اس کا منکر بدعتی اور گمراہ ہے۔ اور آسمانِ دنیا سے عرش تک کی معراج خبرِ واحد سے ثابت ہے، اس کا انکار کرنے والا فاسق ہے۔ (تفسیراتِ احمدیہ ص ۳۳۲)

مگر محققین علماء کا یہ قول ہے کہ مسجد حرام سے سدرۃ المنتہیٰ تک کی معراج کا ثبوت بھی قرآن مجید سے ہے۔ چنانچہ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی سے جس طرح مسجد اقصیٰ تک معراج کا ثبوت بالکل واضح ہے، اسی طرح سورۂ "والنجم" کی آیات کریمہ سے آپ کا "سدرۃ المنتہیٰ" تک تشریف لے جانا بھی ثابت ہے بالکل۔ دیکھ لیجئے! سورۂ "والنجم" میں ارشاد خداوندی ہے کہ:

عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰى ۙ ذُوْ
مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى
ؕ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ

یعنی انہیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے، پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ
مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا یَرٰى ۝
وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ عِنْدَ
سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ
الْمَاْوٰى ۝

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی، دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا، تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو؟ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس، اس کے پاس جنۃ الماویٰ ہے۔ (ترجمہ رضویہ)

بہرحال سورۂ والنجم کی ان آیات میں مفسرین کے دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ آیت میں "شدید القویٰ" سے باری تعالیٰ کی ذات ہے اور حضور نے باری تعالیٰ کو دیکھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ "شدید القویٰ" سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ بہرحال ان آیتوں سے اتنا تو یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم "سدرۃ المنتہیٰ" اور جنۃ الماویٰ تک پہنچے اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ و جنۃ الماویٰ

[illegible]

[illegible] سدرۃ المنتہیٰ [illegible]

[illegible] نے فرمایا:

[illegible]

معراج کس لیے ہوا؟

[illegible] لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا [illegible]

[illegible]

[illegible] نے فرمایا:

لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ

[illegible]

[illegible]

کبھی نہیں ہو سکتا۔

دوستو اور بزرگو! ہم کیا چیز ہیں؟ خود عرش بریں کو خبر نہیں کہ بارگاہ سے عرش کیا ہوا؟ اللہ اکبر! سچ فرمایا اعلیٰحضرت قبلہ نے ؎

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر؟ ہائے ترا مکان ہے
عرش پہ جا کے مرغِ عقل تھک کے گرا غش آگیا
اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستانہ ہے!

اگرچہ معراج مبارکہ کے چند واقعات [illegible] کیے جاتے ہیں [illegible] اس کی تصویر کشی کر سکے۔ [illegible] کہ جب شہنشاہِ [illegible] جلال کو جلوہ فرما کر معراج مقام قاب قوسین او ادنیٰ کی منزل بلند پر تشریف فرما ہوئے۔ وہاں رب العرش کی انتہائی قرب کے شرف سے سرفراز ہوئے تو دربارِ خداوندی میں ادب کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ ۔ — یعنی ہماری تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔

اس کے جواب میں رب مجید نے تحفۂ سلام پیش فرما کر [illegible] فرمایا کہ:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ — یعنی اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

جب خداوند عالم نے اپنے حبیب کو سلام کیا تو حضور [illegible] نے رحمتِ

خداوندی کا اس طرح جواب دیا کہ:

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۔ — یعنی سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

[illegible] فرشتوں نے یہ [illegible] اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ [illegible]

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

سبحان اللہ ! اسے

اِدھر تھیں نذرِ شہ نمازیں جدھر سے انعام خسروی تھے

سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پرنور میں پڑے تھے

پھر ایک بات بعض روایتوں میں آیا ہے کہ اس سلام و جواب سلام کے بعد

[illegible] — یعنی خداوند قدوس نے اپنے حبیب سے تو ستر ہزار باتیں کیں [illegible]

[illegible]

فَأَوْحٰىٓ إِلٰى عَبْدِهٖ مَآ أَوْحٰى — یعنی پھر اپنے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کرنی تھی [illegible]

اور جو کچھ اپنے محبوب سے فرمانا تھا وہ فرما دیا۔ غور کیجئے کہ اس بات میں کس قدر [illegible] و اختصار ہے؟ محبوب [illegible] کیا [illegible] ہوئی؟ [illegible] کو کن کن [illegible] کوئی تفصیل خداوند عالم نے بیان نہیں فرمائی۔ بلکہ صرف اتنا بیان فرما دیا۔ جو کچھ کہنا تھا اپنے محبوب سے کہہ دیا۔

[illegible] اپنے محبوب سے فرمائیں کہ [illegible] کے تحمل ہو سکتے ہیں۔ [illegible] (صاوی جلد [illegible] ص ۱۳۳)

ایک [illegible] آیا ہے کہ:

[illegible] — یعنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک روایت میں [illegible]

[illegible]

۱۔ ایک [illegible]

۲۔ دوسرے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے درمیان میں محسوس کی۔

[illegible] جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔

[illegible]

[illegible] حاصل ہے۔ (حاشیہ مشکوۃ ص ۷۰)

[illegible] آلہ و اصحابہ وسلم۔

معراج المومنین

حضرات! معراج کے تحفوں کا ذکر آگیا ہے تو یہ بھی سن لیجئے کہ نماز پنجگانہ بھی انہیں تحائف میں سے ہے جو رب عرش نے مہمانِ عرش کی مہمان نوازی میں عطا فرمایا یہ اتنا عظیم الشان تحفہ ہے کہ سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ یعنی نماز مومنوں کی معراج ہے۔

برادرانِ اسلام! نماز مومنوں کی معراج کس طرح ہے؟ کبھی آپ نے اس پر غور کیا؟ دیکھئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر وقت قرب خداوندی حاصل تھا۔ مگر سب سے زیادہ قرب معراج میں حاصل ہوا۔ اور چونکہ مومنین کو سب سے زیادہ قرب خداوندی نماز میں حاصل ہوتا ہے اس لیے نماز مومنوں کی معراج ہوئی۔ معراجِ عرش تو رسول علیہ السلام کی شان کے لائق ہے اس لیے انہیں معراجِ عرش بریں عطا کی گئی۔ اور آپ کے غلاموں کی شان کے لائق یہی معراج تھی کہ انہیں خداوند قدوس کی نزدیکی حاصل ہو جائے۔ چنانچہ انہیں نماز میں یہ معراج زمین پر عطا کی گئی۔ اور یہ تو آپ نے بارہا سنا ہوگا کہ پہلے پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی تھی مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے سے مہمانِ عرش نے بارگاہ رب العرش میں تخفیف کی التجا کی تو کم ہوتے ہوتے پانچ وقت کی نماز رہ گئی۔ مگر خداوند قدوس نے فرمایا کہ:

"اے حبیب! یہ پانچ وقت کی نمازیں پچاس ہی کے برابر ہیں کیونکہ میں آپ کی امت کو پانچ وقت کی نماز پر پچاس وقت کی نمازوں کا ثواب دوں گا۔"

چند آیاتِ کبریٰ

بہرکیف [illegible] تو خداوند عالم نے [illegible] کی حکمت [illegible] فرمائی کہ:

لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا۔ یعنی معراج اس لیے [illegible] تاکہ ہم مہمانِ عرش کو اپنی [illegible] نشانیاں دکھائیں۔

[illegible]

سے مراد آیات کبریٰ یعنی بڑی نشانیاں ہیں۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اس مجلس میں چند ان بڑی نشانیوں کا بھی ذکر کر دوں جن کا معراج میں مشاہدہ کرایا گیا۔

دیدارِ الٰہی برادرانِ ملت! سب سے بڑا مقام ربانی اور اعلیٰ سے اعلیٰ نشانی تو یہی ہے کہ رب العزت جل جلالہ نے محبوب معراج کو اپنے دیدار پُر انوار کی دولت سے مالا مال فرما دیا اس طرح کہ:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۔ یعنی نہ آنکھ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

اور آپ نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھ لیا۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں خود ارشاد فرمایا کہ:

[illegible] رَبِّيْ [illegible] ۔ یعنی میرے رب نے مجھ پر کرم فرمایا اور میں نے اپنے پروردگار کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا [illegible]

(صاوی، ص۳۲۸)

وحی فرمائی۔

[illegible] نے خوب کہا ہے

خدا کو کسی نے نہ آنکھوں سے دیکھا
[illegible] دیکھ آئے

[illegible] اس وقت حضرت [illegible] شعر پڑھے گئے جو سننے کے قابل ہیں ؎

وَأَنْتَ تَبِيْتُ [illegible]
بِمَا كَذَبَ الْفُؤَادُ فَهِمْتُ مَعْنٰى

[illegible]

سمجھ میں آجائے گا۔

(زرقانی جلد ٦ ص ١٨٦)

[illegible]

لوگ نماز نہیں پڑھتے تھے۔

[illegible]

فرمایا کہ:

[illegible]

[illegible] نے بتایا کہ:

[illegible]

(زرقانی جلد۲ ص۴۲ وصحاح ستہ)

[illegible]

سنی مدت سے جنت میں آوازِ خرام ان کی
بلالِ پاک کے حال کی اللہ رے درخشانی۔

حضرت عمر کا جنتی محل

اسی طرح اپنے دوسرے خلیفہ کے بہشتی [illegible] کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا محل بھی جنت میں دیکھا جو اپنی خوبصورتی و نفاست کے لحاظ سے لاجواب [illegible] جناب سہیل اس کی تصویر کشی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

بڑھے آگے تو دیکھا ساحتِ فردوس میں [illegible]
بلند و پر شکوہ و دل نشیں اک قصرِ لاثانی
وہ شفاف و شفق گوں رنگ جیسے [illegible]
چراغِ صبح، نیم قمر، یاقوت [illegible]
چمن میں [illegible] شبنم کی جگہ دُرِ نجف [illegible]
روش پر سنگریزوں کی جگہ لعلِ بدخشانی
یہ نظارہ دیکھتے ہی آپ نے حیرت سے فرمایا
ہے کس کے واسطے یہ اہتمام جلوہ سامانی۔
فرشتوں نے کہا نازش کی دولت [illegible]
یہ قصر اس کا ہے صاحب جس کے ہیں محبوب یزدانی
شہید اور منصبِ صدیقیت کے [illegible]
امیر اور مسندِ ختم رسل کے جانشیں ثانی

الغرض سیاحتِ معراج جنتوں کی سیر فرماتے ہوئے اور عجائب قدرت کی آیاتِ بینات کا مشاہدہ فرماتے ہوئے آگے بڑھے تو کیا دیکھا؟ [illegible]
اللہ اکبر ؎

[illegible]
[illegible] دفتر [illegible]

ارضِ ملکوت کا ہر گوشہ جہاں اور جہاں پہنچے
نظر کے سامنے آتی گئیں آیاتِ ربانی!

برادرانِ ملت! اپنی غرض سے "لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا" یعنی ہم نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معراج اس لیے بلایا تھا تاکہ وہ ہماری آیاتِ کبریٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ پھر آیت مذکورہ شریفہ کے تتمہ میں [illegible] [illegible]

حضرات! اب اس آیتِ کریمہ کے آخری حصہ [illegible] کے بارے میں بھی کچھ [illegible]
لیجیے ارشادِ ربانی ہے۔

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ — یعنی بے شک وہ بہت زیادہ سننے والا اور بہت زیادہ دیکھنے والا ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے بارے میں مفسرین کرام کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ ضمیر کا مرجع باری تعالیٰ ہے۔ اس وقت مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ سننے والا اور بہت زیادہ دیکھنے والا ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ ضمیر کا مرجع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت زیادہ سننے والے اور دیکھنے والے ہیں۔ [illegible]

برادرانِ ملت! پہلی تفسیر پر تو کوئی کلام ہی نہیں ہے اور وہ بالکل ظاہر ہے۔ اس کی تمام مخلوقات کی [illegible] اس کا سننا اور دیکھنا بھی ظاہر اور بالکل واضح ہے۔ مگر دوسری تفسیر کی بنا پر جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مراد لی جائیں تو یہ بیان ہی ہوگا کہ [illegible] خداوند قدوس نے [illegible] اپنے حبیب [illegible] اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] محبوبِ خدا کے سننے اور دیکھنے کو کیا کہنا! خود ارشاد فرماتے ہیں کہ:

إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ — یعنی میں [illegible] جو تم نہیں دیکھتے۔

[illegible]

جس کو تم لوگ نہیں سُن پاتے ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث معراج

[illegible]

[illegible] سے نکل کر حرم کعبہ میں تشریف لائے ۔

حضرت [illegible] کہتے ہیں کہ

رجب کی بیست و [illegible] سال نبوت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک قدم ہوتا تھا ←

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جب سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا برتن اُٹھا لیا، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا:

أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ۔ یعنی آپ نے دینِ اسلام کو پا لیا۔

اگر آپ شراب کا برتن لیتے تو آپ کی اُمّت گمراہ ہو جاتی۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک برتن میں پانی بھی تھا۔ اور حضرت جبرئیل نے یہ بھی فرمایا کہ اگر آپ پانی کو پسند فرماتے تو آپ کی اُمّت غرق ہو جاتی۔

برادرانِ ملّت! اب یہاں سے آسمانِ دنیا کی طرف عروج فرمایا اور آنِ واحد میں کو پار کر کے آسمانِ اوّل پر تشریف فرما ہو گئے۔ سبحان اللہ

حضور اس طرح گزرے گنبدِ مینائے گردوں سے
نظر جس طرح شیشے سے گزر جائے بہ آسانی
ملائک دو رویہ صف بستہ مشتاقوں کو آئے
اُٹھا افلاک میں ہر سمت شورِ تہنیت خوانی۔
سرِ راہ ہر قدم پر ذوقِ نظارہ کی تسکیں کو
حقائق کا تراکم تھا، مناظر کی فراوانی۔

پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مرحبا کہہ کر استقبال فرمایا اور دعائیں دیں۔ اسی طرح دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰ و حضرت یحییٰ علیہما السلام سے، اور تیسرے آسمان میں حضرت یوسف علیہ السلام سے، اور چوتھے میں حضرت ادریس علیہ السلام اور پانچویں آسمان میں حضرت ہارون علیہ السلام سے، اور چھٹے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام، اور ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ سب نے مرحبا کہہ کر خیر مقدم کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ بیت المعمور سے ٹیک لگا کر رونق افروز ہیں۔ آپ نے حضور سے فرمایا کہ آپ اپنی اُمّت سے میرا سلام پہنچا کر کہہ دیجئے کہ جنت کی مٹی بہت خوشبودار اور پانی نہایت میٹھا ہے اور جنت کے درخت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں۔ بیت المعمور کا یہ منظر دیکھا کہ روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جن

کو زندگی میں ایسے دیدار جمال الٰہی کا موقع نہیں ملا۔ جتنا حضور کی بیعت کی ہی معاینہ فرمانے
کے بعد آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کے بوستان کا نظارہ فرمایا۔ سدرہ دیکھی کہ سونے کی پتیاں
تتلیاں سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ یہی وہ حسین منظر ہے جس کو قرآن مجید نے
فرمایا:

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی ۔ جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔

پھر آپ نے مقام مستوی پر رفرف پر جہاں قلم قدرت کے فرشتوں کے
قلموں کی آوازیں آپ کو سنائی دیں۔ اس مقام پر آپ نے دیکھا کہ رفرف سدرہ کے پاس
حلقہ سے بیٹھا پھر جب آپ نے رفرف پر سوار ہونے کا ارادہ فرمایا تو دیکھا کہ
حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ سے جدا ہو رہے ہیں۔ اس وقت حضرت سعدی نے
یہ بات ادا کر دی ہے

بدو گفت سالار بیت الحرام ۔ کہ اے حامل وحی برتر خرام

سالار بیت الحرام ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اے
وحی کے لانے والے آگے بڑھئے۔

چو در دوستی مخلصم یافتی ۔ عنانم ز صحبت چرا تافتی

اے جبرئیل! جب دوستی میں آپ نے مجھے مخلص پایا تو کیا وجہ ہے کہ آپ
ساتھ کیوں چھوڑ رہے ہیں؟

بگفتا فراتر مجالم نماند ۔ بماندم کہ نیروی بالم نماند

جناب جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ اب مجھ میں آگے بڑھنے
کی ہمت نہیں ہے میں اب یہاں رک جاتا ہوں کیونکہ میرے بازوؤں کی طاقت
جواب دے گئی ہے یا رسول اللہ اب میں آپ کے ساتھ آگے نہیں جا سکتا

اگر یک سر موی برتر پرم ۔ فروغ تجلی بسوزد پرم

یعنی اگر میں بال کے برابر اس مقام سے آگے پرواز کروں تو میرے پر جلوہ
حق کی تجلیات سے جل جائیں گے

پہونچا، یہاں تک عرش ہی کے مکان اب ایک ایسی منزل پر پہنچے جس کو منزل کہہ سکتے ہیں نہ مکان۔ اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ آپ ایک ایسی جگہ لے جائے گئے جہاں نہ کسی کا وہم پہنچ سکتا ہے نہ گمان۔

خرد سے کہہ دو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے
سراغ این و متی کہاں تھا نشان کیف و الیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے

حضور اپنے شرف پر سدرہ سے آگے بڑھے اور جب تک اللہ کی مشیت رہی عالم قدس کی منازل طے فرماتے ہوئے عرش و فرش سے بالا ہو کر عالم تنہائی میں عجیب کیف و جلال کے پردوں سے گزر رہے تھے تو اس وقت جلال و ہیبت کی شدتوں سے آپ پر کچھ خوف کی کیفیت طاری ہوئی، اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آواز آئی کہ

قِفْ اِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي ۔ یعنی ٹھہر جائیے آپ کا رب آپ پر رحمت نازل فرما رہا ہے۔

یا تنہائی کی وحشت میں آپ کو انس حاصل ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ ابوبکر کی آواز یہاں کہاں سے آ رہی ہے؟ کہ مجھے پکارا گیا اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ۔ (زرقانی جلد ۶ ص ۴۳ آخر) یہاں تک قرب بھی کیا گیا اور آپ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ... قاب قوسین او ادنیٰ ... جلوت وحدت میں شرف باریابی سے سرفراز ہو گئے۔

ہوا یہ آخر کہ ایک بجرا تموج بحر ہو میں ابھرا
دنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اٹھا دیئے تھے
کسی نے لیا ... بڑھ کے آغوش ... میں
... خوشا ... حسن ... مکانی

[illegible]

قاب قوسین کی ایک تفسیر

[illegible]

(حاشیہ جلالین ص ۴۳۵)

[illegible]

چونکہ کفار نے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے واقعہ کا انکار کیا تھا اس لیے اس واقعہ کے لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات ہی رات میں حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔ سورۂ بنی اسرائیل کی یہ آیت جس میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی معراج کا ذکر ہے۔ اور مسجد اقصیٰ سے اوپر کی معراج کا ذکر سورۂ نجم میں ہے۔ جس کا بیان آپ سن چکے ہیں۔ چونکہ معراج کی تصدیق سب سے پہلے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی اس لیے وہ صدیق کے خطاب سے ملقب ہونے لگے۔ سبحان اللہ۔

بجز ذات محمد یہ شرف کس کو ملا ہے
بجز صدیق اکبر یہ حقیقت کس نے پہچانی

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ

علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و

صحبہ اجمعین۔

تیسرا وعظ

برہان معجزات

[illegible]

[illegible]

۷۸۶
۹۲

الحمد لله الذي خلق [illegible]
برهان [illegible]
والصلاة والسلام عليه وعلى آله وصحبه وعلى كل من عظمه
وبجله ۞

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم ۞ بسم الله
الرحمن الرحيم ۞ يا أيها الناس قد جاءكم برهان من ربكم
وأنزلنا إليكم نورا مبينا ۞ سورة [illegible]

بزرگان اسلام! [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
[illegible]

[illegible] | حبيب رب العالمين محمد
[illegible] | [illegible]

حضرات! میں آج کے وعظ میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معجزات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ابھی ابھی خطبہ کے بعد سورۂ نساء کی ایک آیت تلاوت کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"اے لوگو! بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک دلیل آچکی اور ہم نے تمہاری طرف ایک روشن نور اتارا۔"

حضرات سامعین! تمام مفسرین کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں برہان سے مراد حضور پرنور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے۔ اور نورِ مبین سے مراد قرآن مجید ہے۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ اس آیت میں حضور [illegible] دعویٰ کی [illegible] کرتی ہے۔ تو اب سوال یہ ہے کہ [illegible] علیہ وسلم اس کی دلیل بنا کر بھیجے گئے ہیں [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں تشریف لا کر یہ دعویٰ فرمایا کہ [illegible] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں [illegible] نے ارشاد فرمایا کہ: قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ [illegible] میرے حبیب [illegible] نے جو یہ دعویٰ کیا ہے [illegible] دلیل خود ان کی ذات ہی ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے [illegible] تشریف لائے ہیں یعنی [illegible] محمد رسول اللہ کے دعویٰ [illegible]

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

[illegible]

دنیا والوں کے سامنے ثابت کرتے تھے اور یہی معجزات ان کی نبوت کی دلیل ہوتے تھے۔ مگر نبی آخر الزمان، خاتم پیغمبران صلی اللہ علیہ وسلم کی تو شان ہی تمام انبیاء سے جدا اور نرالی ہے۔ آپ کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کہ آپ اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے چند معجزات اور دلیلیں لے کر تشریف لائے ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ — یعنی نبی آخر الزماں تمہارے رب کی طرف سے نبوت کی دلیل بن کر آئے ہیں۔

اور خود آپ کی ذات ہی سراپا آیاتِ بیّنات و معجزاتِ نبوت ہے۔ بلکہ ذات بابرکات ایک ایسا زندہ جاوید معجزہ ہے کہ اگر غور کیجئے تو یقیناً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات، ان کی ہر ادا، ان کی ہر بات، ان کی نشست و برخاست، ان کے جسم مقدس کا بال بال سراپا کمال و معجزۂ بے مثال ہے۔ چنانچہ اگر کوئی انسان بنظر حق جمالِ نبوت کا نظارہ کرے تو وہ آپ کی نبوت و رسالت کے اقرار پر مجبور ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ میں نے پہلی مرتبہ جمالِ نبوت کا دیدار کیا مگر ایک ہی نظر میں میرے دل کے اندر ایسا انقلاب عظیم پیدا ہو گیا کہ:

فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ — یعنی میں نے پہچان لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔

ہاں البتہ وہ بد نصیب انسان جن کے دلوں میں کفر و نفاق کی مہر لگ چکی ہے اور جو اپنی آنکھوں پر بغض و عناد کی عینک لگائے ہوئے ہیں وہ ہزاروں بار جمالِ نبوت کے جلوے دیکھیں پھر بھی انہیں رحمتِ عالم کی حقانیت و صداقت اور ان کی نبوت و رسالت کا آفتاب نظر نہیں آ سکتا۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

نہیں اگر دن میں چمگادڑ کی آنکھ سورج کی روشنی کو نہیں دیکھ سکتی تو اس میں سورج کا کیا قصور ہے؟ سورج تو اپنی آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے یہ چمگادڑ کی آنکھ کا قصور ہے کہ وہ سورج کی روشنی کا جلوہ دیکھنے سے محروم ہے۔ اسی طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم منور کے ذرے ذرے میں معجزات نبوت کے ہزاروں آفتاب روشن و درخشاں ہیں۔ مگر کافروں و منافقوں کی آنکھیں جن پر کفر و نفاق کی پٹیاں بندھی ہوئی ہیں۔ اگر انہیں ذات مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات نبوت کے آفتاب و ماہتاب نظر نہیں آتے تو یہ ان کی بدبختی، آنکھوں کا قصور ہے۔ ورنہ آفتاب نبوت کی تجلیاں تو زمین و آسمان کے ذرے ذرے کو رشک آفتاب و ماہتاب بنا رہی ہیں ؎

انہیں کی بو مایۂ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں سے رنگت گلاب میں ہے

برادران ملت! تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم منور کا ذرہ ذرہ معجزات نبوت کا ایک عالم ہے۔ اور آپ کی ذات بابرکات سراپا معجزات ہی معجزات ہے۔

عزیز برادران ملت! بات یہاں تک آگئی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ آئیے اب میں آپ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کے چند معجزات کا نظارہ بھی کرا دوں کہ کس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سراپا معجزات ہے؟ آئیے سب سے پہلے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس آنکھوں کا اعجاز دیکھئے۔

نورانی آنکھ

برادران ملت! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم مقدس کی شان اعجاز اور ان کی معجزانہ نگاہ نبوت کا کیا کہنا؟ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ ۔ یعنی اے دنیا والو! میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم دنیا والوں میں سے کوئی نہیں دیکھ رہا ہے۔

اللہ اکبر! مسلمانو! تم نے غور کیا؟ دنیا والوں میں حضرت ملک الموت بھی تو داخل

کافر کا کیا حال ہے [illegible] تمام [illegible]
دنیا [illegible] کی موت کا وقت آجاتا ہے حضرت ملک الموت [illegible]
کرنے کی [illegible] لیتے ہیں [illegible] منکر و نکیر کی آنکھیں ساری دنیا کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مسلم کی روایت میں آیا ہے کہ:

[illegible]

[illegible]

[illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] کامل [illegible]
[illegible]
[illegible] آنکھ کے سامنے [illegible]
[illegible]
[illegible]
حدیث کی شرح [illegible] آئی ہے کہ:

[illegible]

دیکھ لیا۔ ان نعمتوں کی سینکڑوں روایات موجود ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ جنگ موتہ میں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کے ہاتھ میں جھنڈا عطا فرما کر امیر لشکر مقرر فرمایا۔ اور مجاہدین سے ارشاد فرمایا کہ اگر زید بن حارثہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر امیر لشکر ہوں گے۔ اور اگر وہ بھی جامِ شہادت نوش کر لیں تو پھر عبد اللہ بن رواحہ علمبردار لشکر کے سپہ سالار بنائے جائیں گے۔ اور اگر وہ بھی شرفِ شہادت سے سرفراز ہو جائیں تو پھر مجاہدین کسی کو امیر لشکر منتخب کر لیں۔ چنانچہ جب یہ لشکر موتہ کی سرزمین پر پہنچا جو مدینہ منورہ سے ایک ماہ کا راستہ ہے۔ اور جنگ شروع ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ سے اس جنگ کا نقشہ ملاحظہ فرما رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ زید نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور وہ شہید ہو گئے۔ پھر اب جعفر نے جھنڈا اٹھایا مگر وہ بھی شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ اب عبد اللہ بن رواحہ کے ہاتھ میں پرچمِ اسلام آیا لیکن وہ بھی جامِ شہادت سے سیراب ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ آخر میں خدا کی ایک تلوار (خالد بن ولید) نے نشانِ جنگ کو ہاتھ میں لیا اور فتح مبین ہو گئی۔ رحمتِ عالم صحابہ کو موتہ کے میدانِ جنگ کی کیفیت سناتے رہے۔ اور چشمانِ رحمت سے آنسوؤں کے قطرات موتی بن کر رخسارِ نبوت پر نثار ہو رہے تھے۔

(بخاری جلد ا ص ۱۶۷)

برادرانِ ملت! سینکڑوں میل کی دوری تو کیا حقیقت رکھتی ہے رحمتِ عالم نے تو اپنی آنکھوں سے تمام روئے زمین اور اس میں قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کو بیک وقت دیکھ لیا۔ بارہا آپ نے یہ حدیث سنی ہوگی۔ کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے تمام زمین کو سمیٹ دیا۔

فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہَا وَاِلٰی مَا ہُوَ
کَائِنٌ فِیْہَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا
اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ہٰذِہٖ

مواہب، ج ۲، ص

یعنی میں زمین اور اس میں قیامت تک
ہونے والے واقعات کو اس طرح دیکھ
رہا ہوں جس طرح اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا
ہوں۔

[illegible] ہے؟ جو مصطفیٰ نے فرمایا [illegible]

[illegible] حقیقت و [illegible] حقیقت و [illegible]

حقیقت [illegible] ان آنکھوں نے تو تمام فرش و عرش کو دیکھ لیا [illegible]

یہ [illegible] ہیں۔

[illegible]

حضرت ابوذر [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گوش مبارک کی قوت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے

خود ارشاد فرمایا کہ:

[illegible]

[illegible] نے فیصلہ کر دیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سننا اور دیکھنا [illegible] کے مثل نہیں ہے بلکہ آپ کی تمام صفتوں کی طرح آپ کے [illegible] قوت بھی بے مثل [illegible] معجزہ [illegible] کی آواز سن لینا یہ آپ کے [illegible] مشہور معجزہ ہے۔

[illegible] ایک حدیث یاد آگئی ہے حضرت بی بی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible] رات [illegible] وقت [illegible] حجرے [illegible] کہ ناگہاں آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ لبیک لبیک

لبیک پھر تین مرتبہ فرمایا کہ:

[illegible]

حضرت بی بی میمونہ نے [illegible] تعجب [illegible] وقت آپ [illegible] ارشاد فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

چنانچہ [illegible]

اور [illegible] کرنے کے لیے مدینہ آگیا۔ [illegible] اس حدیث کی [illegible]

[illegible] — یعنی اگر [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

حضرات ولی الخیرات [illegible] میں ایک حدیث منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ:

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

اللہ اکبر! اس حدیث سے [illegible] کی طرح روشن [illegible] سے محبت کرنے والے مسلمان [illegible] میں [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] نے ارشاد فرمایا کہ

[illegible]

[illegible]

زبانِ مبارک بلاغت کا یہ عالم ہے، اسی طرح آپ کی زبانِ فیض ترجمان کو دیکھئے تو وہ بھی ہزاروں آیات و نشانیوں معجزات سے ہے۔ فصاحت و بلاغت کو دیکھئے تو وہ بھی معجزہ کہ بڑے بڑے عرب کے فصحاء و بلغاء آپ کے کلام بلاغت نظام کو سن کر دنگ رہ جاتے تھے

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے

کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

آپ کی عظمت و قدر کو دیکھئے تو وہ بھی معجزہ، چنانچہ خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ یعنی یہ پیغمبر اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے بلکہ

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ۝ ان کا کلام تو وحی ہوتا ہے۔

اس مبارک زبان کی شان تھی کہ جس چیز پر نظر ڈالی تو وہ معجزہ زبان سے جو فرمادیا وہ معجزہ بن کر موجود ہو گیا، چنانچہ ایک غزوہ میں ایک کھاری پانی کے چشمہ پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول فرمایا، یہ چشمہ بیسان کے نام سے مشہور تھا، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس چشمے کا پانی نہایت بد مزہ اور کھاری ہے، یہ سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

بَلْ هُوَ نُعْمَانُ وَمَاؤُهُ طَيِّبٌ ۔ یعنی کہ اس چشمے کا نام بیسان نہیں بلکہ اس کا نام نعمان ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرماتے ہی اس چشمے کا پانی بالکل میٹھا اور خوشگوار ہو گیا۔ (حجۃ اللہ ص ۴۲۲)

اسی طرح ایک روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی دعوت دی تو اس نے کہا کہ حضور میری ایک بیٹی مر گئی ہے اگر آپ اس کو زندہ فرمادیں تو میں ضرور اسلام قبول کر لوں گا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی بیٹی کی قبر پر تشریف لے گئے اور لڑکی کا نام لے کر پکارا تو وہ فوراً قبر سے لبیک و سعدیک کہتی ہوئی باہر نکلی، اور بولی حاضر ہوں۔

اسی طرح ایک کافر نے سوال کیا کہ آپ کھجور کے درخت کو بلائیں وہ کھجور
کا ایک خوشہ گرا دے تو میں ایمان لاؤں گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کے [illegible]
کی طرف اشارہ فرما دیا تو اس نے فوراً ہی کھجوروں کا ایک خوشہ پیش کر دیا۔

(مشکوٰۃ شریف ص [illegible])

اسی طرح روایت ہے کہ ایک گستاخ حکیم بن ابی العاص دربار رسالت میں بیٹھا
تو منہ چڑا رہا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نقلیں اتارتا تھا۔ آپ نے
پر جلال لہجہ میں فرمایا کہ:

كُنْ كَذٰلِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتّٰى مَاتَ۔ — یعنی تو ایسا ہی ہو جا چنانچہ [illegible] کا چہرہ ویسا ہی مرتے دم تک [illegible] منہ [illegible] رہا۔

(خصائص ج ۲ ص [illegible])

سبحان اللہ

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

حضرت اپنے مرزا غالب کا ایک شعر یاد آگیا انہوں نے کیا خوب کہا ہے

تیر قضا ہر آئینہ در ترکش حق است
اما کشادِ آں ز کمانِ محمد است

یعنی اس میں شک نہیں کہ تقدیر الٰہی کا تیر خدا ہی کے ترکش قدرت میں ہے مگر
اس تیر کا چلنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ہے [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

کے دندانِ مبارک چمکتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِذَا تَکَلَّمَ رُءِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاہُ

(ترمذی)

یعنی جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کلام فرماتے تو دیکھا جاتا کہ دندانِ مبارک کی ریخوں سے نور نکلتا تھا اور دیواریں روشن ہو جاتی تھیں آپ کے چہرۂ انور سے۔

ماشاءاللہ! دنیا میں بہت سے حسین اور چمکیلے دانتوں والے ہوئے ہیں لیکن کیا کسی کے دانت کی چمک سے مکان کی دیواریں اندھیری رات میں جگمگا اٹھی ہیں؟ یہ حضور علیہ السلام ہی کے دانتوں کا حسن و جمال ہے جس کو معجزہ کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

سبحان اللہ! سبحان اللہ! ؎

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام!
جس کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے!
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام!

دستِ اقدس

پیارے مسلمان بھائیو! آپ نے اب حضور علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں کی برکتیں ملاحظہ فرمائیے۔ بخاری شریف کی حدیث کو بار بار آپ نے پڑھا اور سنا ہوگا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ

یعنی مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

ذرا سوچئے کہ وہ ہاتھ جس نے کبھی ... [illegible]

زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

حضرات! کسی کے ہاتھ میں تالا کنجی دیئے جانے کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ ظاہر ہے کہ جس کے ہاتھ میں کنجی دی جائے اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اس شخص کو تصرف کا حق دے دیا گیا۔ تو پیارو! اس حدیث کا صاف مطلب یہی ہوا کہ خدا نے اپنے محبوب کے ہاتھوں میں زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں دے کر ان پر قبضہ و اختیار بخش دیا ہے کہ محبوبِ خداوندی زمین کے خزانوں میں سے جس کو جتنا چاہیں عطا فرما سکتے ہیں۔ سچ فرمایا کسی محبت والے نے کہ

کفِ دستِ رحمت میں ہے سارا عالم
زمیں آپ کی، آسماں آپ کا ہے

حضرات! پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کا کیا کہنا ہے؟ خدا کی شان یہ وہ دستِ معجز نما ہے کہ اس ہاتھ سے جس چیز کی طرف اشارہ ہو گیا وہ عالمِ وجود میں آ گئی۔ یہی وہ ہاتھ ہے کہ اس کے اشارے سے چاند شق ہو کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ اسی ہاتھ کے اشارے سے ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔ اسی ہاتھ کا معجزہ ہے کہ جنگِ اُحد کے دن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو رحمتِ عالم نے اپنے دستِ اقدس سے ان کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ دے دی۔ جو دستِ رحمت میں پہنچتے ہی ایک بہترین تلوار بن گئی۔ یہی مقدس ہاتھ شانِ رحمت [illegible] کی ڈاڑھی اور سر پر پھیر دیا اور فرمایا کہ الٰہی ان بالوں کو زینت بخش دے۔ تو اس کا یہ نتیجہ ظاہر ہوا کہ سو برس کی عمر میں بھی ان کے سر اور ڈاڑھی کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا اور چہرہ پر جھری نہیں پڑی۔ [illegible]

دستِ مبارک کا مس ہو کر ایک معجزہ اور بھی سن لیجئے۔ جو انتہائی عجیب و غریب ہے۔

ہڈیاں زندہ ہو گئیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ [illegible] حضور سرورِ کائنات [illegible] کی دعوت کی [illegible]

[illegible] درخت کی [illegible] حضور رحمت عالم [illegible] صحابہ نے یہ کرشمہ دیکھا جب سب لوگ [illegible] سے فارغ ہو گئے تو [illegible] نے تمام [illegible] کو [illegible] سینۂ مبارک سے لگا کر [illegible] فرمایا تو یہ [illegible] [illegible] [illegible] زندہ [illegible]

[illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ مشہور ہے کہ آپ مُردوں کو زندہ فرما دیتے تھے مگر آپ نے [illegible] کو زندہ فرمایا [illegible] ہو گئے تھے۔ لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کے گوشت کی [illegible] زندہ [illegible] بہت [illegible] ہے [illegible]

یہی نہیں بلکہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بے جان چیزوں کو زندہ فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ایک سوکھی ہوئی لکڑی [illegible] اور پتھر کی کنکریوں کو [illegible] و ایمان بخش دیا۔ [illegible] آپ کی جدائی میں [illegible] اور کنکریوں نے آپ کا کلمہ پڑھا [illegible] لکڑی اور پتھر میں کبھی حیات نہیں تھی [illegible] حیات کی حقیقت [illegible] رحمت عالم کا معجزہ ہے کہ جن چیزوں میں حیات کی [illegible] آپ کے کرم سے ایمان کی زندگی مل گئی بلکہ ایمان کے ساتھ [illegible] ایمان کی دولت بے بہا بھی نصیب ہو گئی۔ اعلیٰ حضرت [illegible] نے اس مضمون کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے

[illegible]
[illegible]

[illegible] آپ نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ پڑھتے تھے۔ مدینہ شریف کی ایک انصاریہ عورت نے جب لکڑی کا ایک منبر بنا کر مسجد نبوی میں رکھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] پر خطبہ پڑھنے کے لیے رونق افروز ہوئے تو مسجد کا ستون [illegible] شریف کی روایت میں آیا ہے کہ:

صَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ [illegible] الصَّبِيِّ ۔

[illegible]

مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے مثنوی میں اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے [illegible]

استن حنانہ از ہجر رسول ناله می زد ہمچو ارباب عقول

یعنی مسجد کا ستون حنانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی [illegible] کے [illegible] اپنے محبوب کی جدائی [illegible]

در میان [illegible] کز وی [illegible]

صحابہ کرام کو انتہائی حیرت ہوئی کہ یہ کیا چیز ستون [illegible] اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں شیشے سے زیادہ [illegible] ستون [illegible] گریہ و زاری پر رحمت عالم کا دل بھر آیا۔ آپ نے خطبہ چھوڑ کر ستون کو اپنے [illegible] سے چمٹا لیا تو اس وقت ستون کا رونا [illegible] کے بعد [illegible] سسک سسک کر رونے لگا [illegible] مخاطب کر کے فرمایا

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون گفت جانم از فراقت گشت خون

یعنی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے ستون تو کیا [illegible] تب تو ستون نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ آپ کی جدائی سے میری [illegible]

مسندت من بودم از من تاختی بر سر منبر تو مسند ساختی

یعنی [illegible] آپ [illegible] ٹیک لگا کر خطبہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

تھا کہ:

[illegible]

فرمایا کرتے تھے۔

[illegible]

[illegible]

ہو گیا اور وہ حضرات پانی کے ایک ایک قطرہ کے لئے محتاج ہو گئے تو [illegible] کے دریائے رحمت میں جوش آگیا اور آپ نے ایک پیالے میں اپنا دست مبارک رکھا تو آپ کی مقدس انگلیوں سے اس طرح پانی کی نہریں جاری ہو گئیں کہ پورا لشکر سیراب ہو گیا، لوگوں نے وضو و غسل کیا، جانوروں کو پانی پلایا، مشکیزوں کو بھی پانی سے بھر لیا۔ پھر حضرت جابر نے پیالے میں سے دست مبارک اٹھا لیا تو [illegible] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ اس وقت تم کتنے آدمی تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم پندرہ سو کی تعداد میں تھے مگر پانی اتنا کثیر تھا:

لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا [illegible] — اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو

مصنوعِ صحت [illegible] — سب کو پانی کافی ہوتا۔

سبحان اللہ! حضرت قبلہ نے کیا خوب فرمایا ہے

انگلیاں ہیں جوش پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

حضرات! یہ ہماری سرکار محمدی کی بے مثل شان کا جلوہ دیکھئے۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک مشہور معجزہ مذکور ہے کہ آپ نے عصا کو پتھر پر مارا تو:

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا — تو اس پتھر سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بہت بڑا معجزہ تھا، لیکن معجزۂ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر کس طرح ظاہر ہوا کہ آپ نے پیالے میں ہتھیلی رکھ دی تو آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ برادرانِ ملت! غور فرمائیے کہ پتھر پہاڑ کا ایک حصہ ہے [illegible] یہ معجزہ ہے مگر پھر بھی پتھر سے پانی کا چشمہ جاری ہونا اتنا عجیب نہیں ہے جتنا کہ انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہونا حیرت العقول ہے [illegible] ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ ان سے چشمے جاری ہو جاتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

بے مثالی کی اور ہی شان ہے۔

حضرات! [illegible]

[illegible]

خوب کہا ہے ؎

[illegible]

[illegible]

قدم شریف کا معجزہ حضرات! آپ میرے رحمت والے آقا، مدینے کے داتا کے ہاتھوں کا معجزہ تو سن چکے، اب آئیے میں آپ کے [illegible]

[illegible]

نے پہاڑ پر ایک ٹھوکر ماری اور فرمایا کہ اے پہاڑ ٹھہر جا! اس وقت تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ آپ کی ٹھوکر سے اُحد کا زلزلہ ساکن ہو گیا۔ اللہ اکبر! قدم رسول کے اعجاز کا کیا کہنا ہے

ایک ٹھوکر سے اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

جسم انور کا اعجاز

حضرات! میں عرض کر چکا ہوں کہ جسم اطہر کی ہر چیز معجزہ ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ حضور کے نورانی بدن کے چند معجزات آپ کو سنا دوں۔ سنئے! آپ کے بدن کا خاص معجزہ ہے کہ کبھی آپ پر مکھی نہیں بیٹھی۔ بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسم منور تو جسم منور ہے کبھی آپ کے کپڑوں پر بھی مکھی نہیں بیٹھی۔

حضرات! خوب سمجھ لیجئے کہ ایک بات یہ بھی ہے [illegible] مکھی کو جسم پر بیٹھنے سے کوئی نہیں روک سکتی مگر رحمت عالم کے جسم [illegible] کا معجزہ ہے کہ مکھی بھی آپ کی عظمت پہچانتی تھی اور بادشاہ [illegible] احترام ملحوظ رکھتے ہوئے بھی آپ کے جسم اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی [illegible] جسم منور کا یہ بھی ایک اعجاز ہے کہ آپ کا سایہ نہیں پڑتا تھا۔ چنانچہ حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

لَمْ يَكُنْ يُرَى لَهُ ظِلٌّ فِي شَمْسٍ — کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سایہ نہ
وَلَا قَمَرٍ — دھوپ میں نظر آتا تھا نہ چاندنی میں۔

حضرات! جس وقت ایک [illegible] سے [illegible] یہ تو بار بار آپ نے سنا ہوگا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم اطہر کا سایہ نہیں تھا اور یہ حقیقت ہے [illegible] سے ثابت ہے کہ آپ کا جسم مبارک نور تھا [illegible] ہے کہ نور کا سایہ نہیں ہوتا [illegible]
واجب ہے

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

جب سایہ ہی نہیں پڑتا تو یہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ جب لباس کا بھی سایہ نہیں تھا جسم اقدس نورانی پیکر تھا تو اس کا سایہ کہاں سے پڑتا یہیں سوال ہے کہ آپ کے بدن مبارک پر جو لباس تھا وہ تو نور کا نہیں تھا مگر آپ کے لباس و پوشاک کا بھی سایہ نہیں پڑتا تھا۔ آپ خود دیکھئے کہ [illegible] سایہ [illegible] پڑتا نہیں پاتا تھا۔ جب [illegible] ثبوت سے [illegible] جو [illegible] جسم پر [illegible] سر پر سایہ [illegible] قدس میں [illegible] دست مبارک [illegible] [illegible] رات میں [illegible] سے [illegible] تشریف لے جاتے تھے مگر کسی نے آپ کا سایہ سورج کی روشنی میں نہ پایا نہ چاند کی چاندنی میں کسی نے آپ کا سایہ دیکھا [illegible] آپ کے سایہ نہیں [illegible] [illegible] آپ کا سایہ نہیں [illegible] [illegible] [illegible] سب آپ کے [illegible] [illegible] [illegible] کا بھی سایہ نہیں پڑتا تھا [illegible] [illegible] [illegible] کہ [illegible] [illegible] ہے۔

ذرے ان کے جسم منور کا جزو

ابتدا تو [illegible] نور کر دیا

[illegible] [illegible] محمد [illegible] [illegible]

[illegible]

عالم غیب کی بارش

برادرانِ ملت! نسبتِ رسول کی عظمت [illegible] اندازہ [illegible] سے تجویز کیا کہ اگر ایک سوئی [illegible] پر [illegible] سے مس ہو جائے تو وہ بیکار نہیں جاتا [illegible] نسبت کی [illegible] کہ اگر کسی انسان سے [illegible] ہو جائے تو وہ بھی مخزنِ انوار بن جاتا ہے۔

حضرت! بات یہاں تک پہنچ گئی تو اس مثنوی کی ایک [illegible] روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور [illegible] ام المومنین عائشہ [illegible] رضی اللہ عنہا نے جب [illegible] تو ام المومنین [illegible] مولانا روم علیہ الرحمۃ اس روایت کو لکھتے ہیں ۔

چشم صدیقہ چو بر رویش فتاد
پیش آمد دست بروے می نہاد

یعنی ام المومنین کی نظر جب جمالِ نبوت پر پڑی تو وہ [illegible] دستِ مبارک پر ہاتھ پھیر کر ٹٹولنا شروع کر دیا۔ جیسے کچھ تلاش کر رہی ہیں۔ تو حضور [illegible] علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ۔

گفت پیغمبر چہ می جوئی شتاب!
گفت باران آمد امروز از سحاب

یعنی اے بی بی عائشہ! تم جلدی جلدی میرے بدن پر کس چیز کی تلاش کر رہی ہو۔ ام المومنین عرض کرنے لگیں کہ یا رسول اللہ! آج بہت ہی زوردار بارش ہوئی ہے [illegible] تشریف لائے ہیں مگر

جامہایت را بجویم در طلب
تر نمی بینم زباران اے عجب

[illegible] کپڑوں کو اس [illegible] بھی نہیں کہ اس بارش [illegible]

[illegible] تعجب کی بات ہے۔

حضرت [illegible] فرمایا سخت تعجب ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] بات ان کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دریافت فرمایا کہ:

گفت پیغمبر چہ کردی از ازار
گفت کردم آں ردائے تو خمار

[illegible] فرمایا کہ آج تم نے کونسا [illegible]
[illegible] آج میں نے آپ کی چادر [illegible]
[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

گفت بہر آں نمود اے پاک جیب
چشم پاکت را خدا باران غیب

یعنی اے عائشہ چونکہ تو نے میری نورانی چادر کا پردہ اوڑھ لیا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ نے ارشاد فرمایا:

نیست ایں باراں ازیں ابر شما
ہست ابرے دیگر و دیگر سما

یعنی اسے دکھ رہا ہے بارش جو تجھے نظر آرہی ہے یہ برساتی ہوتی کی بارش نہیں ہے بلکہ عالم غیب کی بارش ہے۔ اور [illegible] بارش کی بادل اور [illegible] آسمان کو [illegible] ہے۔

برادران وقت نورانیت مصطفیٰ کے قربات اگر سوتی کپڑے کی ایک چادر چند منٹ جسم نور سے وابستہ ہوگئی تو اس چادر میں اتنا نور پیدا ہوگیا کہ جب [illegible] نے اسے پہن لی تو اس کی نورانیت سے ان کی آنکھیں اتنی تیز ہوگئیں کہ [illegible] شہادت ہیں بلکہ عالم غیب میں ہونے والی بارش [illegible]

کہاں ہیں علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے والے [illegible] کریں کہ جس کی چادر [illegible] ایک عورت کے سر پر چلی جائے تو [illegible] غیب کی بارش نظر آجاتی ہے تو پھر چادر والے کو اگر عالم غیب کا ادراک حاصل ہو جائے تو اس میں کون سا تعجب کا مقام ہے؟

روایت عقاب

برادران اسلام! جسم منور کی نورانیت کی گفتگو آپ سن چکے اب ایک روایت ذرا یہ بھی سن لیجئے ایک مرتبہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے کے لیے بیٹھے۔ جب وضو ہو گیا تو آپ نے چاہا کہ موزہ پہنیں [illegible] کہ بالکل ناگہاں ایک پرندہ جھپٹتا ہوا آیا۔ اور جھپٹ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک سے موزہ لے اڑا اور کچھ اوپر جاکر موزے کو نیچے چھوڑ دیا کہ [illegible] میں سے ایک سانپ گرا پھر عقاب موزہ لے کر نیچے آیا اور حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رکھ کر اڑ گیا۔ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے عقاب کی [illegible] خدمت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

گرچہ بہ غیب [illegible]

دل دریں لحظہ بحق مشغول بود

یعنی [illegible] اگرچہ خدا نے مجھے ہر غیب دکھایا ہے اور کوئی غیب مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے لیکن اس وقت یاد الٰہی [illegible] میں دل اس قدر مشغول ہو گیا کہ موزہ کے اندر سانپ چھپا ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گفت [illegible]

دیدن آں غیب را [illegible]

مار در موزہ بہ بینم [illegible]

نیست [illegible]

[illegible]

چھپا ہوا سانپ نظر آگیا۔

[illegible]

[illegible]

دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے کہ بی بی ام سلیم رضی اللہ عنہا ایک شیشی میں جسم منور کا پسینہ جمع کرنے لگیں۔ رحمت عالم نے فرمایا: ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کے جسم انور کا پسینہ ہے۔ ہم اس کو اپنی خوشبو میں ملائیں گے۔ هو طيب الطيب۔ کیونکہ یہ نہایت ہی بہترین خوشبو ہے۔ (بخاری و مسلم)

اسی طرح ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک صاحب نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری بیٹی کی شادی ہے اور میرے پاس کوئی بہترین خوشبو کا انتظام نہیں۔ آپ میری امداد فرمائیے۔ رحمت عالم نے اپنا پسینہ مبارک پونچھ کر ایک شیشی میں رکھ کر اس کو عطا فرما دیا اور فرمایا کہ تیری بیٹی اس کو خوشبو کے استعمال کرے۔

حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ:

وَكَانَتْ إِذَا تَطَيَّبَتْ يَشَمُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ رَائِحَةَ الطِّيْبِ. فَسَمَّوْا بَيْتَ الْمُطَيَّبِيْنَ ٥

(حجۃ اللہ، ص۶۸)

یعنی جب یہ عورت اس پسینہ کو بطور خوشبو کے استعمال کرتی تو اہل مدینہ کو خوشبو پہنچ جاتی تھی یہاں تک کہ مدینہ کے لوگ اس گھر کو بیت المطیبین یعنی خوشبو والوں کا گھر کہا کرتے تھے۔

سبحان اللہ! کیا خوب فرمایا اعلیٰ حضرت قبلہ نے ؎

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

برادران ملت! جسم انور کا پسینہ نہ صرف جسم منور سے خوشبودار ہوتا تھا ... ہوتے ہیں کیا تعجب ہے؟ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا حضور کی شان میں ارشاد فرماتی ہیں ؎

مَاذَا عَلَى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدَ
أَنْ لَا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

یعنی اگر کوئی شخص ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
تو پھر [illegible] کسی دوسری خوشبو کے رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی [illegible]
[illegible] پسینہ بھی [illegible] بے مثل و بے مثال ہے۔ کسی نے [illegible]

[illegible] گلزار
[illegible] کے پسینے کی بات [illegible]

قلب مبارک کا اعجاز

[illegible]
[illegible] قرآن حکیم
نے اس کی مدح میں ارشاد فرمایا کہ:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى — دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا

یعنی محبوب [illegible] آنکھوں نے جو کچھ بھی دیکھا حضور کے قلب مبارک نے کبھی
اس کی تکذیب نہیں کی مطلب یہ ہے کہ [illegible]
ہمیشہ قلب مبارک [illegible]

[illegible]

آپ کا قلب [illegible] ہو جاتا ہے جو آپ کی [illegible] ہے۔

[illegible] قلب [illegible] عظمت کے قرآن [illegible]

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ	یعنی قرآن کی عظمت ایسی ہے کہ اگر
عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا	قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل فرماتے تو وہ
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ	اللہ کے ڈر سے دب کر پھٹ جاتا اور

ٹکڑے ہو جاتا۔

تو قلب شریف کو بے مثل اعجاز ہے کہ جو قرآن عظیم [illegible] کے باوجود یہ قلب مبارک پر نازل ہوا لیکن قلب مطہر کو کوئی صدمہ نہیں [illegible] ہوئی بلکہ آپ کے قلب مطہر نے سہولت کے ساتھ اس بار امانت کو [illegible] کی طرح قلب مطہر کا بڑا ہی نمایاں معجزہ ہے کہ آپ کی امت کے [illegible] ننھے دل بھی قرآن کے بار امانت کو اٹھائے ہوئے ہیں۔

حضرت [illegible] نیند کی حالت میں ہر شخص کی آنکھیں [illegible] مگر قلب منور کا یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ نیند کی حالت میں بھی قلب [illegible] رہتا تھا یہی وجہ ہے کہ نیند سے آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا [illegible] آپ [illegible] سو جاتے ہیں اور [illegible] تو حضور نے [illegible]

فرمایا کہ اے عائشہ:

اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا	یعنی میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں مگر
يَنَامُ قَلْبِيْ۔	دل بیدار رہتا ہے [illegible]

شکست نہیں ہوتا)

کمال عشق حضرت [illegible] قلب [illegible] معروف [illegible] عشق [illegible]

[illegible]

کے کمال عقل کے بارے میں ایک بات نقل کردوں۔ سنیے!

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَرَأْتُ فِيْ اَحَدٍ وَّسَبْعِيْنَ كِتَابًا فَوَجَدْتُ فِيْ جَمِيْعِهَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُعْطِ جَمِيْعَ النَّاسِ مِنْ بَدْءِ الدُّنْيَا اِلٰى انْقِضَائِهَا مِنَ الْعَقْلِ فِيْ جَنْبِ عَقْلِ مُحَمَّدٍ ﷺ اِلَّا كَحَبَّةِ رَمْلٍ مِّنْ بَيْنِ رِمَالِ الدُّنْيَا۔

[illegible]

میں نے اکہتر کتابوں میں پڑھا ہے، ان سب میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ابتدائے دنیا سے لے کر ختم دنیا تک جتنی عقل دی ہے ان سب لوگوں کی عقلوں کے مجموعہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل سے وہی نسبت ہوگی جو ریت کے ایک ذرہ کو دنیا کے ریگستانوں سے ہوتی ہے۔

اللہ اکبر! اس حدیث پر ذرا غور کیجئے! کہ دنیا کی ابتدا سے قیامت تک کے تمام انسانوں کی عقلیں رحمت عالم کی عقل کے مقابلے میں ایسی ہیں جیسے ریگستان دنیا کے مقابلے میں ایک ذرہ۔ اب آپ بتائیے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل کا کمال اتنا بلند و بالا اور عظمت والا ہے تو پھر آپ کے علوم و معارف کی عظمت کا کیا عالم ہوگا؟

علوم و معارف

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم و معارف کے [illegible] کا اندازہ [illegible] حضرت [illegible] ایک قول آپ کے سامنے [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم و معارف کا ایک نمونہ آپ کی نظروں کے سامنے آجائے [illegible] فرماتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

[illegible] وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا فَحَارَتِ الْعُقُولُ فِي تَقْدِيرِ فَضْلِهِ عَلَيْهِ وَخَرِسَتِ الْأَلْسُنُ دُونَ وَصْفٍ يُحِيطُ بِذٰلِكَ أَوْ يَنْتَهِي إِلَيْهِ۔

[illegible]

[illegible]

آپ کی ذات ہی [illegible]

فَقَدْ جَمَعَ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قادر مطلق نے انبیاء سابقین کو جتنے معجزات عطا کئے گئے تھے وہ سب ہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں جمع فرما دیئے اور ان کے علاوہ بھی ایسے ان گنت بڑے بڑے معجزات سے حضور سرور دو عالم کو نوازا جو آج تک کسی نبی و رسول کو نہیں ملے [illegible] انبیاء سابقین کے معجزات بھی جب حضور رحمۃ للعالمین [illegible] تو ان کی عظمت و جاہت میں ایک انوکھی شان اور نرالی آن بان پیدا ہو گئی۔ چنانچہ [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا کہ آپ نے پتھر پر [illegible] چشمہ جاری فرما دیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا [illegible] سے پانی کا چشمہ جاری کر دینا اگرچہ ایک عجیب معجزہ ہے مگر انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری کر دینا یہ اس سے کہیں بڑھ کر عجیب تر ہے۔

چہرہ روشن ہو گیا

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک معجزہ ید بیضا بھی تھا کہ آپ گریبان میں ہاتھ ڈال کر نکالتے تھے تو آپ کا ہاتھ چمکنے لگتا تھا۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی معجزہ کا ظہور اس طرح ہوا کہ آپ نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے چہرہ اور سینہ پر اپنا دست انور پھیر دیا تو ان کا چہرہ اتنا روشن و تابناک ہو گیا کہ اگر وہ کسی اندھیرے گھر میں داخل ہو جاتے تو گھر میں اجالا ہو جاتا تھا۔ (حجۃ اللہ ص ۴۲۲)

برادران ملت! غور کیجئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ید بیضاء کی شان یہ تھی کہ خود آپ کا ہاتھ چمکتا تھا مگر رحمت عالم کے ید بیضاء کی نرالی شان کا یہ عالم ہے کہ جس کے چہرہ و سینہ پر پھیر دیا وہ بھی ید بیضاء کی طرح چمکنے لگتے سبحان اللہ! کہاں [illegible] کہاں [illegible]!

[illegible]

حضرت [illegible] علیہ السلام کا یہ معجزہ مشہور [illegible] حضرت یوشع [illegible] حضرت یوشع کے [illegible]

[illegible]

حاصل نہ ہوئی تو [illegible] آپ [illegible]

آپ کی [illegible]

[illegible] آپ کو فتح نصیب ہوگئی۔

حضرت [illegible] شیخ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریف لے چلیں اور تناول فرمائیں۔

رحمت عالم نے اعلان فرما دیا کہ اے خندق کھودنے والو! جابر نے [illegible]
دعوت عام [illegible] حضرت جابر کو حکم دیا کہ جب تک میں نہ آؤں [illegible]
[illegible] حضرت جابر [illegible]
لگے [illegible] بیوی [illegible] کہ اتنا [illegible] رحمت عالم
صحابہ کو ساتھ لے کر [illegible] تشریف لا رہے ہیں [illegible]
بیوی نے کہا [illegible] اس کو اللہ اور رسول ہی زیادہ جانتے ہیں [illegible]
میں رحمت عالم [illegible] صحابہ کے ساتھ رونق افروز ہوئے [illegible]
[illegible] حضرت جابر کا بیان ہے کہ [illegible]
باللہ [illegible] ہانڈی [illegible] جوش مارتی رہی [illegible]
گوشت میں کوئی کمی نہ آئی تھی (بخاری جلد [illegible])

بابرکت کھجوریں

اسی طرح ایک غزوہ میں [illegible] اے ابو ہریرہ کیا تمہارے پاس کچھ [illegible]
ابو ہریرہ [illegible] توشہ دان [illegible] رحمت عالم کے سامنے [illegible]
تو [illegible] کھجوریں [illegible]
سب کو حکم دیا کہ دس دس آدمی ایک ساتھ بیٹھ کر کھائیں۔ چنانچہ [illegible] لشکر [illegible]
آسودہ ہو گیا پھر بھی کچھ کھجوریں باقی رہ گئیں تو ان کھجوروں کو حضرت [illegible]
تھیلے میں [illegible] نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ تم اس تھیلے میں سے [illegible]
[illegible] مگر [illegible] اس تھیلے کو کبھی مت [illegible]
فرماتے ہیں کہ میں اس وقت سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت تک
[illegible] برس تک اس تھیلے میں سے کھجوریں [illegible]
[illegible] اس تھیلے میں سے [illegible]
ختم نہیں ہوئیں [illegible] حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی [illegible]
کے ہنگامے میں [illegible] چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا
إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ
فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ
وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ
دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ
الصَّادِقِينَ
فَلَمَّا رَأَى قَمِيصَهُ قُدَّ
مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ
إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ

یعنی عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتا آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور حضرت یوسف [illegible] اور اگر پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام سچے ہیں۔

یعنی جب عزیز مصر نے پیچھے سے کرتا پھٹا دیکھا تو کہا [illegible] بیشک [illegible]

بہت بڑی چیز ہے

يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا
وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] چنانچہ [illegible]

ہے کہ میں نے مثنوی میں پڑھا یہ شعر اقدس کو دیکھ لیجئے :

[illegible]

[illegible]

مگر [illegible] کے [illegible]

[illegible]

نہ پہلے نظر آیا نہ اب تک [illegible] سکتا ہے !

چنانچہ [illegible]

دیکھئے آپ نے لکھنؤ کے ایک عطر فروش کا قصہ سنا ہوگا ؟

لطیفہ سنا ہے کہ لکھنؤ کے ایک نازک مزاج عطر فروش کہیں [illegible] گئے ایک [illegible] بنگالی کے گھر پہنچے [illegible] مجلس میں [illegible] بنگالی صاحب نے ہاتھ پر لگا دیا [illegible] کی قدر کیا جانے [illegible] کہا صاحب ! تمہارا عطر ہم نہیں مانگتا [illegible] سر پیٹ لیا کہ افسوس میں نے اس گنوار کے سامنے عطر پیش کر دیا [illegible] جانتا [illegible] لکھنوی صاحب [illegible] بنگالی کو عطر نہیں دکھاؤں گا [illegible] لیا اور کہا کہ مجھے اپنا عطر دکھائیے لکھنوی صاحب نے فرمایا کہ صاحب [illegible] لوگوں کو [illegible] تو ایک صاحب کے سامنے میں نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حق جل مجدہ نے فرمایا:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام
على خیر خلقه محمد وآله وصحبه اجمعین

چوتھا منظر

معرکۂ حق و باطل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہی خوفناک لڑائی کا ذکر سناؤں۔

[illegible] ہو جاتی ہے۔ جنگ [illegible] اور بڑی سے بڑی [illegible] ایک ایسی جنگ کے [illegible] یہ اور بات ہے کہ اس جنگ کی فوج اور کمانڈر بدلتے رہے [illegible] جھنڈوں کے رنگ [illegible] بدلتے رہے مگر جنگ [illegible]

برابر جاری رہے گی۔

حضرت [illegible] شروع ہوئی آج تک جاری ہے [illegible] لیکن کبھی نہ ختم ہوگی [illegible] جنگ کا خاتمہ ہوگا۔

تو سنئے! یہ جنگ ہے [illegible] کی جنگ، حق و باطل کی جنگ [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] ایمان و کفر میں نہ کبھی [illegible] ہو سکتی ہے اور نہ اس جنگ کا کبھی [illegible]

سب آدم علیہ السلام کے آگے سجدہ ریز ہو جاؤ تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ سے انکار کر دیا، وہ تکبر سے اکڑ گیا اور اس فرمان الٰہی کا انکار کرکے اس حد تک اپنی خباثت کا اظہار کیا کہ حضرت حق جل مجدہٗ کی جناب میں انتہائی گستاخی و بے ادبی کے ساتھ اعتراض کر بیٹھا کہ:

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۵ — یعنی تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا۔

بھلا آگ کہیں مٹی کے آگے سربسجود ہو سکتی ہے؟ اس لیے میں حضرت آدم کو ہرگز کبھی بھی سجدہ نہیں کر سکتا!

حضرات! یہیں سے حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس میں جنگ شروع ہو گئی۔ نور و ظلمت کی جنگ اور حق و باطل کا سب سے پہلا معرکہ شروع ہو گیا ... کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس میں کبھی صلح نہیں ہوئی بلکہ ہمیشہ جنگ ... یہاں تک کہ حق کی فتح مبین ہوئی اور حضرت آدم علیہ السلام ... معظم و مکرم ہو گئے۔ اور باطل شکست کی ذلت و رسوائی سے ... ہو کر ابلیس جنت سے ابدی لعنت و پھٹکار میں گرفتار ہو کر نکال دیا گیا ... حق کا بول بالا اور باطل کا منہ کالا ہو گیا۔ دنیا یہ سمجھی تھی کہ شاید حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کی یہ جنگ اور حق و باطل کا یہ معرکہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا مگر نہیں ... ختم نہیں ہوئی بلکہ یہی جنگ پھر دوسرے میدان میں شروع ہوئی ... بدلے ہوئے تھے، طریقۂ جنگ بھی بدلا ہوا تھا مگر جنگ وہی حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کی تھی۔ اور معرکہ وہی حق و باطل کا معرکہ تھا۔ چنانچہ ... عارف رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

همچنین بود این دو لشکر از عدد — تا به نمرود آمد اندر دور دور

ضد ابراہیم گشت و خصم او — وان دو لشکر کین گزار و جنگ جو

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود

[illegible]

[illegible]

[illegible]

كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ
فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَا
اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝

اس کے بعد کیا ہوا سنیئے!

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ
هٰذَا رَبِّيْ
فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ
يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ
الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝
فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ

سب سے بڑا ہے۔

فَلَمَّا اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝

حرکتوں سے بیزار ہوں۔

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ
مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

المَغرِب

فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي   یہ سنتے ہی وہ مبہوت ہو کر رہ گیا اور اللہ
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۔   ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

برادرانِ ملت! حضرت خلیل کی حق پرستی کا صدمہ اس طرح [illegible] فراعنہ نسبت کی بو باس ہوتی تو وہ اس پیغمبر خدا کی حقانیت کا [illegible] خدائے برحق کا پرستار اور فساد و دین کا [illegible] کہ کبر و سرکشی کا [illegible] کے دل و دماغ پر ایسا [illegible] پیغمبر خدا سے جنگ پر آمادہ ہو گیا، وہ میاں بھی [illegible] جس نے [illegible] کر رہے تھے جب کہ خدا کے خلیل کو اس آگ میں ڈلوا دیا [illegible] اپنی خدائی کے سب سے بڑے بت شکن کو [illegible] بنا دیا، مگر [illegible] كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ ۔ [illegible] بنا دیا، اور حق و باطل کی اس جنگ کا جو [illegible] ہمیشہ [illegible] علیہ السلام فتح و کامرانی کے تاجدار ہوئے اور نمرود ذلت و ہلاکت [illegible] گرفتار ہو کر قہر و غضب جبار کا سزاوار بنا۔

برادرانِ ملت! یہ بڑا عبرت ناک لطیفہ ہے کہ خدا کی قدرت نے اس [illegible] حقانی لشکر کا کوئی بڑا سورما [illegible] کرے، بلکہ حقانی فوج کے ایک [illegible] یعنی مچھر کو حق جل مجدہ نے حکم فرمایا، تو اس کی ناک میں گھس کر اس کے [illegible] کر دے۔ جس میں جھوٹی خدائی کے ہزاروں [illegible] چنانچہ [illegible] نمرود کی ناک میں گھس گیا اور اس کی کھوپڑی کے اندر بیٹھ کر حملہ [illegible] کی شدت سے [illegible] ہو کر چلاتا تھا، وہ اس کی خدائی کے پرستار [illegible] جوتیاں برساتے تھے، مگر نمرود کو ایک لمحہ کے لیے چین نہیں ملتا تھا [illegible] کرب سے تڑپ تڑپ کر نمرود نے دم توڑ دیا، اور [illegible] کے سامنے [illegible] خدائی کا بھرم ٹوٹ گیا۔

برادرانِ ملت! نمرود نے یہ چند چاہا [illegible] کوشش کی [illegible]

دنیا کے چراغ کو بجھا دے، مگر قدرت خداوندی نے تو روز اول سے اعلان کر دیا کہ:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ
اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ
نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝

یعنی وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ حق و باطل کی جنگ میں اپنے منہ کی پھونکوں سے خدا کے نور کو بجھا دیں، مگر اللہ تعالیٰ اپنے نور کو مکمل فرمانے والا ہے، اگرچہ کافر اپنے حسد و عناد کی آگ میں جلتے رہیں۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

برادرانِ ملت! حق و باطل کے اس معرکہ میں حضرت خلیل کی فتح مبین اور نمرود کی شکست و ہزیمت اس حقیقت کا اعلان ہے کہ ہمیشہ حق و باطل کی جنگ میں حق ہی کا بول بالا رہا، اور باطل منہ کی کھاتا رہا ہے۔ باطل نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ نور خدا کے چراغ کو بجھا دیں مگر قدرت خداوندی کا یہی اعلان رہا کہ

خدا کا نور بجھایا نہ بجھ سکے گا کبھی!
بجھانے والوں کے دل بجھ گئے بجھاتے

درود شریف پڑھیئے: اللّٰھم صل وسلم علیٰ سیدنا محمد وآلہ اجمعین ۝

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون

برادرانِ ملت! میں عرض کر رہا تھا کہ حق و باطل کی جنگ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

چنانچہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ نمرود کی ہلاکت کے بعد نور و ظلمت کی جنگ اور حق و باطل کا معرکہ ختم ہو گیا۔ نہیں نہیں۔ بلکہ چند دنوں کے بعد دنیا نے دیکھا کہ یہی لڑائی ایک دوسرے محاذ پر شروع ہو گئی۔ جیسا کہ عارف رومی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے

بود دور و قرن و قرنہا ایں دو فریق
تا بہ فرعون و بہ موسیٰ شفیق

یعنی حق و باطل کی جنگ حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کے درمیان سے شروع ہوئی

[illegible]

کوادا کیا ہے کہ ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

[illegible]

اور اگر آپ نبی نہیں ہوں گے تو [illegible] آپ کو قتل [illegible]

(مشکوٰۃ ص [illegible])

برادرانِ ملت! آپ نے ملاحظہ فرمایا [illegible]
[illegible] خدا کی قسم [illegible]
آفتاب سے زیادہ روشن [illegible] کے سامنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

مسیلمہ الکذاب کی جنگ

برادرانِ ملت! [illegible] ختم نبوت [illegible] [illegible] [illegible] ہوتا ہے۔ ورنہ ختم نبوت [illegible] اور کسی [illegible] ہو جائے گی۔ [illegible] ہمیشہ حق کی فتح اور باطل کی شکست [illegible] [illegible] فرمایا [illegible] مسیلمہ کذاب نے اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے [illegible] لیا اور [illegible] نبوت کے [illegible] ساتھ جانشین رحمۃ للعالمین امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] جنگ [illegible] [illegible] مدینہ منورہ [illegible] ایک طویل [illegible] اس جنگ میں ایمانی لشکر کے سپہ سالار حضرت [illegible] مسیلمہ کذاب [illegible] فوجوں کے [illegible] حق و باطل کی [illegible] امیر المومنین حضرت صدیق اکبر نے [illegible] کو [illegible] کا جرنیل بنا کر [illegible] جنگ [illegible] خونریز معرکہ گرم ہو گیا!

حضرات! اس جنگ میں مجاہدین اسلام نے بڑے بڑے کارنامے [illegible]

حرف بھی کہنے نہیں پائے کہ وہ پرچم اسلام بلند تر ہو جائے گا۔ اس لئے میں ہرگز ہرگز کبھی بھی یزید پلید کی بیعت نہیں کر سکتا۔

مسلمانو! میدانِ کربلا کا ذرہ ذرہ گواہ ہے کہ امام برحق نے اس حق و باطل کی جنگ میں اپنا سر دے دیا مگر ہاتھ نہ دیا۔ یزید پلید نے سمجھا تھا کہ حق مٹ گیا اور باطل سربلند ہو گیا مگر قدرت نے اعلان کر دیا حق کی جیت ہوئی۔

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

یزید کی ساری چالیں الٹی ہو گئیں۔ اور وہ ہر جگہ شکست کھا گیا اور فتح مبین حسین ہی کے سر رہی۔ قیامت تک آنے والی ملت مسلمہ کی نسلیں شہید کربلا کی اس گرانقدر قربانی کو یاد رکھیں گی۔ اور سبق لیں گی حق پرستی، حق شناسی اور حق گوئی کے قربان ہونے کا۔

مسلمان اسے کہتے ہیں کہ وہ حق پر
سر کو دینے میں ذرا تو نے تامل نہ کیا

شہر خدا نے کہا ہے۔ ملت اسلامیہ کی بقا شہادت ہی سے ہے

ملتِ بیضا کی حفاظت قربانی میں ہے
قوت آبِ بقا تلوار کے پانی میں ہے

غیرِ حق کے سامنے مسلم کا سر جھکتا نہیں
یہ وہ طوفان ہے پہاڑوں سے بھی رکتا نہیں

عظمتِ انسانیت قربانی میں ہے
حق پرستی حق شناسی اور حق گوئی میں ہے

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے جان دے کر حقیقت کو بے نقاب فرما دیا ہے کہ اسلام کیا ہے اور کیا چاہتا ہے۔

شاہ است حسین، بادشاہ است حسین
دین است حسین، دین پناہ است حسین
سرداد، نہ داد دست در دست یزید
حقا! کہ بنائے لا الہ است حسین!

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرحوم شفیق جون پوری نے ؎

[illegible]

نیست و نابود اور قتل و غارت گری کے ایسے ایسے دلدوز مناظر پیش کئے کہ الامان الامان! دریائے دجلہ کا پانی مسلمانوں کے خون سے رنگین ہو رہا تھا۔ جب دنیا کے سب سے بڑے اسلامی کتب خانہ کو ان ظالموں نے دریائے دجلہ میں پھینک دیا تو دریائے دجلہ کا پانی سیاہ ہو گیا۔ تمام مساجد و مدارس کو برباد کر کے میدان بنا ڈالے اور شیخ الاسلام [illegible] کو بے دردی کے ساتھ قتل کر کے کچھ لاشوں کو جلا دیا، کچھ کو دریائے دجلہ میں پھینک دیا۔ اس ہولناک غارت گری کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اب سلطنت پھر کبھی نصیب ہوگی یا دنیا میں مسلمانوں کا وجود باقی رہ جائے گا۔

مگر خدا کی قدرت [illegible] دیکھو کہ خداوند تعالیٰ نے غیب سے اسلام کی نصرت و حمایت کے لئے ایسا سبب فرمایا کہ مسلمانوں پر [illegible] شکست سے ناگہاں نجات ملی کہ چند ہی دنوں کے بعد ہلاکو خان کا پوتا [illegible] مسلمان ہو گیا اور ہلاکو کی پوری قوم حلقہ بگوش اسلام ہو گئی اور وہ تلواریں جو ابھی تک اسلام کے خلاف چل رہی تھیں اب اسلام کی نصرت و حمایت میں بے نیام ہو کر مصروف جہاد فی سبیل اللہ ہو گئیں اور پرچم اسلام کا بول بالا ہو گیا۔ اور ان خوفناک آندھیوں کے طوفان میں بجھا ہوا اسلام کا چراغ روشن ہو رہا اور خدا کا وعدہ پورا ہو گیا کہ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۔ یعنی

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

علامہ اقبال نے بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے

تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے
نشۂ مے کو تعلق نہیں پیمانے سے
ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

کشتیِ حق کا زمانے میں سہارا تو ہے

عصرِ نو رات ہے دھندلا سا ستارا تو ہے

کچھ حالاتِ حاضرہ | بہرحال [illegible] میری گزارش کا حاصل یہ ہے کہ ہر دور میں حق و باطل کی جنگ ہوتی رہی اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔

چنانچہ خوب سمجھ لو کہ آج کل جو یہ مختلف مسلمانوں کا قتل ہو رہا ہے [illegible]

[illegible]

یقیناً یہ بھی حق و باطل [illegible] کی جنگ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ جنگ بہت [illegible] نے ایک مدت سے مسلمانوں کی خونریزی [illegible]

[illegible]

جس کا [illegible]

[illegible]

رکھو کہ یہ شہدائے کرام کا مقدس خون کبھی برباد و رائیگاں نہیں جائے گا [illegible] ان مقدس شہیدانِ اسلام کے ہر قطرۂ خون کے بدلے رب العزت جل جلالہ سینکڑوں [illegible] اور محمود [illegible] کریں گے [illegible] جائے گا اور [illegible] لہرا دیتے گا۔

[illegible]

[illegible]
[illegible] ٹوٹ جاتا ہے [illegible]

[illegible]

نکالی سینکڑوں نہریں کہ پانی کچھ تو کم ہوگا
مگر پھر بھی [illegible] نہیں جاتی

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہ کرو؟ کیوں؟ اس لیے کہ

[illegible]

زندگی پر [illegible] حضرت سعد بن ابی وقاص [illegible] خالد بن ولید [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح [illegible]
[illegible] علم [illegible]
کے ساتھ ایسے ہی [illegible] کا گروہ تھا جو صبر و استقامت و جرأت و استقلال کے
بے مثل [illegible] خدا کی قسم جب میں ان کے اسلام کی [illegible] کا خیال [illegible]
مقدس انسانوں کو یاد کر کے میری آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔

اللہ [illegible] کے صبر و توکل [illegible] و تقویٰ کو دیکھ کر فرشتے [illegible]
جرأت و استقامت [illegible] استقلال کا یہ منظر [illegible] ان کو [illegible]
[illegible]
[illegible] ان کی ہمت و [illegible]
[illegible]

مسلمانو! [illegible] جب کبھی [illegible] قرآن کے [illegible]
آجاتی ہے تو [illegible] سے آنکھیں [illegible] ہو جاتی ہیں [illegible]

نظر کے سامنے آتا ہے نقشہ [illegible]
[illegible] دل [illegible]

فسانے زندہ ہو جاتے ہیں [illegible]
جو محسن تھے [illegible]

وہی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں پڑ گیا ہے؟

[illegible]

[illegible]

کو نظم کیا ہے کہ ؎

[illegible]

گفتند کار تو بہ نگاہِ خرد خطا است

[illegible]

کیوں ؟ اس لیے کہ ؎

دوریم از سواد وطن باز چو رسیم

[illegible]

[illegible]

جس ملک [illegible] ہے، کیونکہ یہ ملک ہمارے خدا کا ہے، لہٰذا یہ ملک بھی ہمارا ہے [illegible]
اس کو فتح کرو اور یہیں سکونت کرلو۔ [illegible] اپنے پیدائشی وطن [illegible]
جب ساری فوج کو یقین ہو گیا کہ اب جنگ کر [illegible]
فوج انتہائی شجاعت و بے جگری کے ساتھ [illegible] اس فتح [illegible]
دور اس سرزمین پر پرچم اسلام لہرانے لگا۔

مسلمان نوجوانو! کیا تم میں آج کوئی نوجوان ایسا ہے جس کی [illegible]
جیسا ہسپانیہ فاتح موجود؟ افسوس صد افسوس! آج تک کوئی بھی پیدا نہیں ہوا۔

برادران ملت! [illegible] سب [illegible] قوم [illegible]
[illegible]
[illegible] کی بے حرمتی [illegible]
[illegible] قوم مسلم کی [illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] حقیقت ہماری ان [illegible]
[illegible]
[illegible]
عالم ہے کہ

نہ کرنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

[illegible] یوسف [illegible]
[illegible]
جس نے ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہیں چلتے؟ تو حجاج نے برجستہ جواب دیا کہ:

تَبَادَرُوْا نَكُنْ لَكُمْ عُمَرَ۔ — یعنی تم لوگ ابوذر غفاری بن جاؤ تو ہم بھی تمہارے لیے حضرت عمر بن جائیں گے۔

اس کا مطلب یہ تھا کہ چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں سب لوگ حضرت ابوذر غفاری جیسے متقی و پرہیزگار تھے۔ اس لیے خداوند قدوس نے انہیں فاروق اعظم جیسا حاکم عطا فرمایا تھا اور تم لوگ چونکہ بداعمال ہو چکے ہو اس لیے خداوند قدوس نے تمہارے اعمال کی وجہ سے مجھ جیسے حکمران کو مسلط کر دیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ ایک شخص نے حجاج بن یوسف کے منبر پر ایک پرچہ میں یہ لکھ کر رکھ دیا کہ اے حجاج اگر حکومت کرنا چاہتا ہے تو حاکم کے لیے [illegible] کی ضرورت ہے اور اگر تو نبوت کا دعویٰ کرنا چاہتا ہے تو نبی کے لیے [illegible] کی ضرورت ہے اور اگر تو خدائی کا دعویٰ کرنا چاہتا ہے تو تجھ کو اپنے بندے بنانے کے لیے کچھ انسانوں کی ضرورت ہوگی۔ اس پرچہ کو لوگوں کا سامنا یہ تھا کہ اب کوئی انسان تو زمین پر باقی رہ جائے۔ یہ پرچہ پڑھ کر حجاج نے یہ پرچہ پھاڑ دیا اور کہا کہ یہ سمجھتا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے اعمال کی سزا کے واسطے میں تمہارے لیے خدا کا عذاب ہوں۔

جیسی رعیت ویسا حاکم — حضرات! بعض حدیثوں سے بھی حجاج کے اس قول کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:

كَمَا تَكُوْنُوْنَ يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ — یعنی تم جیسے رہو گے تمہیں میں سے تمہارا حاکم بھی مقرر کیا جائے گا۔

اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ۔

صاحب مشکوٰۃ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

اِنْ كُنْتُمْ صَالِحِيْنَ فَيَحْكُمُ — یعنی اگر تم لوگ نیکوکار رہو گے تو اللہ تعالیٰ

فِيْكُمْ رَجُلًا صَالِحًا وَاِنْ تَكُوْنُوْا — کسی نیکوکار کو تمہارا حاکم بنا دے گا اور اگر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرت انسان پر

فعل بد تو خود کریں لعنت کریں شیطان پر

لطیفہ [illegible]

مسلمانوں کا کیا ہوگا؟ تو اس کا جواب میں بار بار عرض کر چکا کہ اسلام و مسلمان نہ کبھی مٹے ہیں نہ قیامت تک مٹ سکتے ہیں بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو تا قیامت [illegible] رہیں گے۔ اور اسلام و مسلمانوں کا آئندہ پھیلنا پھولنا ہے، مگر کیوں؟ اس لیے کہ ؎

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی وہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

مسلمانو! اسلام کی مثال ایسی ہی ربڑ گیند کی طرح ہے کہ اس کو جتنی طاقت اور زور سے تم زمین پر پھینکو گے، اتنا ہی زیادہ وہ اچھل کر زمین سے بلند ہوگا۔ اسلام کے دشمن جس قدر اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کی کوشش کریں گے، اسی قدر اتنا ہی اسلام کی شوکت اور مسلمانوں کی کثرت و عظمت بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ لہٰذا اے مسلمانو! آرام و اطمینان رکھو کہ اسلام رب العالمین کا بھیجا ہوا آخری پیغام اور رحمت عالم کی عالمگیر نعمت اور آخری کرم کا آخری دین و آخری نظام ہے۔ خداوند قدوس نے اس کی تکمیل فرما کر اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اسی لیے آج تک دنیا نے دیکھا ہے اور قیامت تک دنیا والے دیکھتے رہیں گے کہ ؎

گردشیں دنیا کی اس کا قصر ڈھا سکتی نہیں!
آندھیاں اس کے چراغوں کو بجھا سکتی نہیں

لہٰذا یہ سوال کہ اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل کیا ہے؟ اور اس کا جواب یہی ہے کہ اسلام و مسلمان دنیا میں اسی لیے آئے ہیں کہ باقی رہیں گے۔ اسلام و مسلمان دنیا میں اس لیے نہیں آئے ہیں کہ مٹ جائیں گے۔ اس لیے یقین رکھو کہ اسلام و مسلمانوں کا مستقبل نہایت تابناک ہے اور ان کی حیات جاوداں کا یہ قدرتی فیصلہ ہے جو قرآن مجید کا دستور ہے، اور قرآن کا فرمان ہے کہ:

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ۝ — یعنی تم ہرگز خدا کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پا سکتے

[illegible]

... ایک مکی زندگی، دوسری مدنی زندگی۔

رحمتِ عالم کی مکی زندگی

[illegible]

رکھتے تو آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھی جاتی تھی۔ تین برس تک آپ کا بائیکاٹ اس طرح کیا گیا کہ آپ شعب ابی طالب میں قیدی کی حیثیت سے محصور رہے ستم گار کفار پانی کی ایک بوند اور اناج کا ایک دانہ اپنے جانتے بوجھتے اس گھاٹی کے اندر نہیں جانے دیتے تھے۔ کئی بار چادر کا پھندا ڈال کر آپ کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی گئی۔ بار بار قاتلانہ حملہ ہوا۔ اہل طائف نے آپ پر اتنے پتھر برسائے کہ پنڈلیاں لہولہان ہو گئیں۔ اور موزہ خون سے بھر گیا۔ تمام اہل مکہ بلکہ سارے عزیز و اقارب یہاں تک کہ آپ کا چچا ابولہب سب کے سب آپ کی جان کے دشمن تھے۔ آہ، رحمت عالم پر ایسے ایسے ستم ہوئے کہ الامان والحفیظ!

سلام اس پہ وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے

سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اس پر کہ جو زخمی ہوا بازار طائف میں

مسلمانو! یہ ہے رحمت عالم کی مکی زندگی کا ایک دل ہلا دینے والا مختصر نقشہ جو تاریخ گواہ ہے، دنیا گواہ ہے، خود خدا گواہ ہے کہ تیرہ برس تک رحمت عالم ان مظالم و مصائب کو جھیلتے رہے مگر آپ یا مسلمان کبھی ایک منٹ کے لیے بھی نہ گھبرائے نہ مایوس ہوئے نہ کبھی بے صبری کا اظہار کیا بلکہ ہمیشہ مستقل مزاجی کے ساتھ ظلم کا مقابلہ کرتے رہے۔

مسلمانو! للہ انصاف! آج ہم مسلمانوں پر ان مظالم کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے مگر ہم خوف سے لرز رہے ہیں۔ ہمارا دامن صبر تار تار ہو چکا ہے۔ قدم اکھڑ گئے ہیں اور ناامیدیوں کا بھوت ہمارے سروں پر سوار ہو گیا ہے اور ہم بار بار گھبرا کر یہ پوچھتے پھرتے ہیں کہ مسلمان کیا کریں؟

مسلمانو! افسوس تمہیں معلوم نہیں کہ ایسے وقت میں تمہیں کیا کرنا چاہئے؟ سنو! تمہارے لیے واحد راہ عمل یہی ہے کہ تمہیں رسول کی مکی زندگی کو اپنا نمونہ بناؤ

کرنا چاہئے جیسا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک دشمنوں کے نرغے میں محصور ہوتے ہوئے بھی کرتے رہے۔ یعنی صبر و استقامت کے ساتھ خدا پر توکل کر کے اسلام پر عمل اور تبلیغ اسلام کرتے رہنا چاہئے اور جب طاقت بڑھ جائے تو دشمنان اسلام کی مدافعت کرتے رہنا چاہئے اور خدا کی طرف سے امداد و اعانت کا امیدوار رہ کر فتح و نصرت کی انتظار کرنا چاہئے۔

مگر افسوس کہ ہم تبلیغ اسلام تو کیا کرتے، خود ہم نے بھی عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اور خدا کی مدد و اعانت سے ناامید ہو کر دشمنان اسلام کی چوکھٹوں پر سر رگڑ رگڑ کر امداد و اعانت کی بھیک مانگنے لگے تو ہر انصاف پسند ہمارے مسلمان ہونے پر تعجب کرے گا

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

سرورِ عالم کی مدنی زندگی

یہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے متعلق تو آپ دیکھ چکے۔ اب آپ کی دس برس کی مدنی زندگی پر بھی ایک نظر ڈالئے۔ ہجرت کے بعد جب مدینہ منورہ میں انصار جیسے جاں نثار آغوش میں آگئے اور جو مسلمان وہاں منتقل ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے باغیوں سے جہاد فرمایا۔ بدر، احد، خندق کی لڑائیوں میں فتح کے بعد جو قبائل عرب آپ کی اطاعت میں داخل ہوئے، عرب و عجم کے بادشاہوں کو آپ نے اسلام کی دعوت دی، چند سالوں کے اندر ایسی شوکت نصیب ہوئی کہ عجم کی دو سلطنتیں ان کے رعب و دبدبہ سے لرزہ براندام رہتی تھیں اور اللہ کا دین غالب ہو گیا اور دشمنوں کے مقابلے میں فتح و نصرت کا وعدہ پورا ہوا۔

[illegible]

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۞

اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھیے اور اس سے مغفرت کی دعا کیجیے بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

غرض برادران ملت! رحمت عالم کی مکی زندگی اور مدنی زندگی دونوں کو پیش نظر رکھیے اور خوب سمجھ لیجیے کہ خوف و امن دونوں حالتوں میں رحمت عالم کا اسوۂ حسنہ موجود ہے۔ جب مسلمان اعداء دین کے نرغے میں پڑ جائیں تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کی پیروی کرنی چاہیے۔

اور جب امن و قوت حاصل ہو جائے تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی پر عمل کرنا چاہیے۔

دونوں حالتوں میں لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کے سرچشمۂ ہدایت سے اپنی ہدایت طلب کرنی چاہیے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ۞

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

اولیاء کرام

خاصان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

[illegible]

(یونس)

[illegible]

سر بفلک پہاڑ اگرچہ فخر کے ساتھ سینہ تانے کھڑے ہیں مگر پھر بھی ان کا وجود ہر لمحہ لرزاں
نازاں ہیں مگر [illegible] خوف و دہشت سے لرزاں [illegible]
سنگ تراش نہ آ جائے [illegible] درخت [illegible] پھولوں کی
کے ساتھ اگرچہ بظاہر شاداب و شاداں نظر آ رہے ہیں مگر ان کا پتہ پتہ اس خوف سے
ہر وقت لرزہ براندام ہے کہ کہیں کوئی [illegible] تو نہیں آ رہا ہے [illegible]
ہوئی ہوا کو ڈر ہے کہ کہیں چاند [illegible] دیکھ نہ آج [illegible]
اس خوف سے [illegible] کہ کہیں بسم اللہ [illegible] آ نہ جائے [illegible]
اگرچہ پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے مگر اس خوف سے [illegible]
ہے کہ کہیں گرہن نہ لگ جائے۔ ستارے مسکراتے ضرور ہیں مگر اس خوف سے کانپ
رہے ہیں کہ کہیں صبح کا سپیدہ نمودار نہ ہو جائے۔ اس طرح [illegible]
ہے، مزدور سرمایہ دار سے ڈر رہا ہے [illegible]
مجرم پولیس سے [illegible] غرض جمادات ہوں یا نباتات، حیوانات
ہوں یا انسان [illegible] عالم سفلی ہو یا عالم علوی زمین سے آسمان تک ہر طرف
ہی خوف کا [illegible] دور دورہ نظر آتا ہے۔

مگر حضرات گرامی! اس خوف و ڈر سے بھری ہوئی دنیا میں، اسی آسمان کے نیچے
اور اسی زمین کے اوپر خدا کی ایک ایسی مخلوق بھی آباد ہے جس کو [illegible] کسی
کا خوف اور ڈر نہیں، وہ ہر جگہ، ہر دم اور ہر حال میں سارے جہان سے بے خوف اور
بے غم ہیں۔ نہیں صرف خدا کا ڈر ہے اور ساری خدائی ان سے ڈرتی ہے [illegible]
خدائی سے بے ڈر، اور صرف خدا ہی سے ڈرنے والی مخلوق کا [illegible]
نام ہے؟ تو برادران ملت اسلامیہ خداوند قدوس کا ارشاد ہے کہ [illegible]
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ اس مخلوق کا نام [illegible] ہے
اور ان کی شان یہ ہے کہ ان پر کوئی خوف ہے نہ ان کو کسی چیز کا غم ہے۔
برادران اسلام! قرآن کی اس آیت نے بتا دیا کہ [illegible] پر کوئی [illegible]

ہے۔ ان کے لیے کوئی غم۔ اس آیت میں دو لفظ آئے ہیں۔ پہلا "خوف" دوسرا "حزن"۔ اب خوف اور حزن کے معنی سمجھ لیجیے۔ دیکھئے زمانہ آئندہ میں کوئی چیز ایسی ہونے والی ہو جس سے انسان کے دل پر تکلیف پہنچے اس کو عربی میں "خوف" اور اردو میں ڈر کہا جاتا ہے۔ اور گذشتہ زمانے میں کوئی ایسی چیز فوت یا ضائع ہو گئی ہو جس سے انسان کے قلب پر رنج و تکلیف پیدا ہو تو اس کو عربی میں "حزن" کہتے ہیں جس کا اردو ترجمہ "رنج و غم" ہے۔ قرآن مجید نے [illegible] لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ فرمایا۔ یعنی اولیاء پر کوئی خوف بھی نہیں۔ اور ان کے لیے کوئی غم بھی نہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ [illegible] آئندہ زمانے میں کسی چیز کا ڈر ہے نہ گذشتہ زمانے کا کوئی غم ہے۔ [illegible] تو یہ ہے کہ جب اللہ کو پا لیا۔ اور [illegible] تو پھر نہیں تنہائی [illegible] خوف اور کیا پروا؟

بہر حال حقیقت اس میں ذرہ برابر شک نہیں کہ جو بندہ اللہ کی یاد میں محو ہو کر اللہ والا ہو گیا وہ سارے جہان کے خوف و غم سے آزاد ہو گیا۔ کیا خوب کہا ہے کسی نے

آئی جو ان کی یاد تو آتی چلی گئی
ہر نقش ما سوا کو مٹاتی چلی گئی!

حضرات! اب اس مسئلہ پر ذرا تفصیل سے گفتگو کرنی ہے کہ آخر دنیا کو دنیا میں کسی چیز کا خوف و ڈر کیوں نہیں ہے؟ تو سنئے بات یہ ہے کہ خوف کیسے ہوا کرتا ہے؟ اور کس کو ہوا کرتا ہے؟ یہ علم النفس کا مسئلہ ہے کہ خوف اور ڈر اس کو لگتا ہے جو کمزور ہو۔ جو طاقتور ہو وہ کبھی کسی سے نہیں ڈرتا۔ اب سوال یہ ہے کہ اولیاء کمزور ہیں یا طاقتور؟ اگر ہم یہ ثابت کر دیں کہ اولیاء اللہ ساری خدائی میں سب سے زیادہ طاقتور ہیں تو پھر یہ مسئلہ آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ بے شک [illegible] کسی چیز کا خوف و ڈر نہیں ہے [illegible] وقت [illegible] طاقت و قدرت

کا اندازہ ہو جائے گا۔ اور آپ کو اس مسئلہ کا بھی یقین ہو جائے گا کہ [illegible]
کہ چونکہ اولیاء اللہ ساری خدائی میں سب سے زیادہ طاقت و قدرت والے ہوا کرتے ہیں
لہٰذا ان لوگوں پر کسی چیز کا خوف و ڈر ہو ہی نہیں سکتا۔

اچھا اب وہ حدیث سن لیجئے! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں
کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ۔

یعنی اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرے گا تو اس کو میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔

وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ۔

اور میرا بندہ [illegible] میرا قرب حاصل کرتا ہے [illegible]

وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اَحْبَبْتُهٗ

اور ہمیشہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔

فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ۔

[illegible]

[illegible]

بزرگو اور عزیزو! آپ نے حدیث قدسی سن لی اور اس کا ترجمہ بھی سن لیا۔ اب ذرا یہ سوچئے کہ خداوند سبوح و قدوس کسی بندے کا کان، آنکھ اور پاؤں ہاتھ بن جائے یہ کب ہو سکتا ہے۔ پھر اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ تو عزیزِ گرامی! اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے محبوب بندوں کے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں میں اپنی قدرت و طاقت کا ایک ایسا جلوہ عطا فرماتا ہوں کہ میرے محبوب بندوں کے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں سے ایسے ایسے کام ہونے لگتے ہیں کہ ان کی قدرت و طاقت کو دیکھ کر خدا کی قدرت و طاقت یاد آ جاتی ہے۔ اب آپ بتائیے کہ جن بندوں کے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں میں خدا کی قدرت و طاقت کی جلوہ گری ہو، ان بندوں کی قدرت و طاقت اور [illegible] نہیں! بلاشبہ یہ بندے جن کے اعضاء میں خدا کی قدرت و طاقت کی تجلی جلوہ گر ہوتی ہے، یہ ساری خدائی میں ساری کائنات سے بڑھ کر طاقتور ہوں گے اور جب یہ سب سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں تو ظاہر ہے کہ یہ کسی چیز سے نہیں ڈریں گے۔ اسی لیے خداوند عالم نے ان کے بارے میں فرمایا کہ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ یعنی اللہ والوں کو نہ کسی کا ڈر ہے نہ کسی کا خوف و ڈر نہیں ہے۔

لوہا آگ کی مثال

برادرانِ ملت! خداوند قدوس اپنے کسی محبوب بندے کے اعضاء میں اپنی قدرت و طاقت کی جلوہ گری کر دے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ دیکھئے لوہا ٹھنڈا اور کس قدر سیاہ رنگ کا ہوتا ہے، مگر جب یہی لوہا آگ کی بھٹی میں پڑا رہتا ہے تو آگ اس لوہے کو اپنی گرمی اور رنگ سے رنگ دیتی ہے۔ لوہا آگ کی طرح سرخ اور گرم ہو جاتا ہے اور جو کام آگ سے ہوتے ہیں وہی کام اب اس لوہے سے ہونے لگتے ہیں۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ لوہا آگ بن گیا؟ ہرگز نہیں۔ لوہا لوہا ہے اور آگ آگ ہے۔ بالکل اسی طرح جب بندوں کے عشق الٰہی کی بھٹی میں پڑے رہتے ہیں تو خداوند کریم اپنی صفت سے اپنے

محبوب بندوں کو اپنی قدرت و طاقت کا ایسا جلوہ عطا فرماتا ہے کہ [illegible] بندوں کی قدرت [illegible]
دیکھ کر خدا کی قدرت و طاقت یاد آتی ہے مگر بندے بندے ہیں [illegible]
[illegible] کو کسی صورت [illegible]

خاصانِ خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

یعنی [illegible] خدا نہیں ہوتے مگر [illegible] خدا سے جدا [illegible]
خدا کی قدرت و طاقت [illegible] کی قدرت و طاقت [illegible]
رہتی ہے!

[illegible] آگ میں یہ قدرت ہے کہ [illegible]
وہ اپنا رنگ اور اپنی کیفیت عطا کرتی ہے [illegible] پھولوں میں یہ طاقت [illegible]
دونوں [illegible] کو [illegible] تو پھول [illegible]
فیض پہنچاتے ہیں [illegible] پھولوں کی [illegible]
پھولوں کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے تو کیا خالقِ کائنات اپنے محبوب بندوں کے
[illegible] میں اپنی قدرت و طاقت کی جلوہ گری نہیں فرما سکتا؟ [illegible]
کے [illegible] اور ان کی خداداد طاقت و قدرت کے منکر ہیں [illegible]
کہ کیا آگ اور پھول میں تو یہ قدرت ہے کہ وہ اپنے ہم نشین کو [illegible] فیض [illegible]
خداوند قدوس و قیوم میں معاذ اللہ یہ قدرت و طاقت نہیں کہ وہ اپنے محبوب بندوں کو اپنی
قدرت و طاقت کا جلوہ بخش دے؟ کیا معاذ اللہ آگ اور پھول کی طاقت [illegible]
قیوم کی قدرت سے بڑھ کر ہے؟

[illegible] میں فیض لینے کی [illegible] حیثیت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ثابت ہوا کہ خدا نے اپنے محبوب بندوں کے اعضاء میں وہ قدرت و قوت پیدا فرما دی ہے کہ ان کے بدن کی قدرت و طاقت اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت کا آئینہ بن گئی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات [illegible] کائنات پر حکومت کرتے ہیں یہاں تک کہ [illegible] آگ، پانی [illegible] پر ان کی سلطنت و حکمرانی کا سکہ بیٹھا ہوا ہے۔

آگ پر حکومت

[illegible] روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک مرتبہ ایک خوفناک [illegible] نمودار ہوئی [illegible] کہ اس آگ سے [illegible] بستیاں جل کر خاکستر ہو جائیں گی۔

حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے جناب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یا جناب تمیم داری رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور حکم دیا کہ [illegible] جیسے ہی [illegible] رضی اللہ عنہ کی چادر مبارک اس آگ کے سامنے لائی گئی ایک دم [illegible] یہاں تک کہ پہاڑ کے غار میں آگ غائب ہو گئی۔ (ازالۃ الخفاء جلد ۲ ص ۱۷۳)

ابو مسلم خولانی اور آگ

اسی طرح مشہور تابعی حضرت ابو مسلم خولانی [illegible] حدیث [illegible] مشہور روایت ہے کہ اسود عنسی نے جب یمن میں نبوت کا [illegible] کیا اور حضرت ابو مسلم خولانی کو اپنی نبوت تسلیم کرنے پر مجبور کیا تو آپ نے نہایت [illegible] کے ساتھ [illegible] اس ظالم نے نہایت زبردست آگ جلوائی اور جب آگ کے شعلے [illegible] بلند ہو گئے تو اس نے آپ کو آگ میں پھینک دیا۔ آپ آگ کے شعلوں میں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] مگر آپ کا جسم تو کیا بدن کے کپڑے پر بھی کوئی آنچ نہیں آئی [illegible] آپ کی یہ کرامت [illegible]

بانی حکومت

[illegible]

(ازالۃ الخفاء ج ۲ صفحہ ۱۶۶)

پر جاری ہو جاوے

[illegible]

تیل میں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ

[illegible]

نہیں ہوا۔

[illegible] اسی طرح حضرت امیر المومنین فاروق [illegible]

[illegible]

گیا اور اس میں جو ذرہ برابر بھی پانی سے تر نہیں ہوا۔ (رسالہ حفاظت ج ۲ ص ۳)

برادرانِ ملت! یہ دونوں واقعات کتنی واضح دلیل ہیں کہ ولیوں کے بادشاہ دریا پر بھی حکومت فرماتے ہیں اور دریا بھی ان اللہ والوں کے تابع فرمان ہیں۔

زمین پر حکومت

حضرت! اب یہ بھی سن لیجئے کہ اولیاء اللہ کی حکومت دریا کے علاوہ زمین پر بھی ہے۔ چنانچہ علامہ عبدالوہاب سبکی نے طبقات الشافعیہ میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں ایک شدید زلزلہ آیا اور زمین ہلنے لگی۔ امیر المومنین کچھ دیر خدا کی حمد و ثنا کرتے رہے مگر زلزلہ ختم نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ آپ کو جلال آگیا اور آپ نے اپنا درہ زمین پر مار کر فرمایا کہ:

اِقْرِّیْ اَلَمْ اَعْدِلْ عَلَیْكِ — اے زمین! ساکن ہو جا کیا میں نے تجھ پر
فَاسْتَقَرَّتْ مِنْ وَقْتِهَا (ازالۃ الخفاء ج ۲) — عدل نہیں کیا ہے؟

یہ فرماتے ہی فوراً زلزلہ ختم ہو گیا اور زمین ساکن ہو گئی۔

ہوا پر حکومت

اچھا اب یہ بھی سن لیجئے کہ آگ، پانی، مٹی کی طرح ہوا پر بھی ان کی حکومت ہے۔ غالباً آپ نے بارہا سنا ہوگا کہ امیر المومنین فاروقِ اعظم نے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر نہاوند کی سرزمین میں جہاد کے لئے بھیجا۔ حضرت ساریہ لشکر کے ساتھ جہاد میں مصروف تھے۔ ایک دن حضرت امیر المومنین مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ بالکل اچانک زور زور سے چلا چلا کر آپ نے فرمایا کہ:

یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلَ۔ یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کر لو!

حاضرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ حضرت ساریہ تو سرزمین نہاوند میں مدینہ سے سینکڑوں میل دور ہیں۔ آج امیر المومنین نے انہیں کیسے پکارا؟ اور پہاڑ کی طرف پشت کرنے کا کیا مطلب؟ سب لوگ متعجب اور حیران ہی تھے کہ نہاوند سے حضرت ساریہ کا قاصد آیا اور اس نے بتایا کہ جنگ میں دشمنوں سے ہمارا مقابلہ ہوا۔ جب ہم

شکست ہونے لگی [illegible]

[illegible] کی آواز [illegible] اے ساریہ! الجبل [illegible] پہاڑ کی طرف پشت کرو

[illegible] پہاڑ کی طرف پشت کر کے [illegible] صف بندی کی [illegible]

[illegible] جنگ کا پانسہ پلٹ گیا [illegible] و [illegible]

شکست دے دی۔ (مشکوٰۃ ص [illegible])

[illegible] آپ جانتے ہیں کہ [illegible] یہ سب کو معلوم ہے

کہ [illegible] کی آواز [illegible] تک پہنچی [illegible] حضرت

[illegible] نے بغیر کسی برقی قوت اور بغیر کسی ریڈیو [illegible] اپنی زبان سے

فرمایا [illegible] ہزاروں میل [illegible] آپ کی آواز

کو [illegible] تک پہنچا دیا [illegible] حضرت ساریہ اور ان کی فوج نے سن لیا [illegible]

[illegible] پر [illegible] کر کے فتح مبین حاصل کی [illegible]

[illegible] کی حکومت ہوا پر بھی ہے!

[illegible] حکومت

[illegible] حکومت [illegible]

[illegible] کی حکومت ہے

[illegible] اولیاء کی حکومت

ہے۔

[illegible] اسلام [illegible] جب تمام جمادات نباتات

[illegible]

[illegible] قدرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لا خوف علیہم — یعنی خدا کے ولیوں پر کسی کا خوف نہیں ہے۔

اور یہ درجہ اس لئے ہے کہ خدا کے یہ ساری خدائی کسی سے نہیں ڈرتے اور ان کو تمام درندے پرند چرند مسخر ہوتے ہیں۔ دریاؤں کو اشارہ کرتے ہیں تو پانی خشک ہو جاتا ہے اور یہ آسانی سے گزر جاتے اور کسی کا پاؤں بھی تر نہیں ہوتا۔ جنگل کے خونخوار شیر مقدس بندوں کی خدمت گزاری اور سواری میں کام آتے ہیں اور ان کے ادب سے جنگل کا بادشاہ شیر لرزہ براندام رہتا ہے۔

حضرت شیبان راعی اور شیر

مشہور واقعہ ہے کہ حضرت سفیان ثوری جو مشہور محدث ہیں ایک دفعہ حج کو گئے تو راستہ میں ان کی حضرت شیبان راعی سے ملاقات ہو گئی۔ حضرت شیبان راعی بے پڑھے لکھے تھے مگر بہت ہی بزرگ اور ولی تھے۔ دونوں ایک ساتھ سفر کر رہے تھے راستہ میں یہ دیکھا کہ ایک تنگ پہاڑی راستے پر ایک خونخوار شیر بیٹھا ہے جو بڑے بڑے قافلہ کا راستہ روکے ہوئے ہے۔ جو بھی اس کے نزدیک جانے کی ہمت نہیں پڑتی تھی اور سب لوگ ڈر کے مارے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت شیبان راعی نہایت بے خوفی اور انتہائی بے تکلفی کے ساتھ آگے بڑھے اور جا کر شیر کا کان پکڑ کر مروڑ دیا تو شیر دم ہلاتا ہوا کتے کی طرح آپ کے ساتھ چلنے لگا۔ (روح البیان ج ۲ ص ۳۴۲)

سبحان اللہ! کیا خوب فرمایا حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

یعنی اے انسان! تو بھی خدا کے حکم سے گردن نہ موڑ تو کوئی بھی تیرے حکم سے گردن نہیں موڑے گی۔

شیر کی سواری

حضرات! شیر پر اولیاء کرام کی حکومت کا ذکر آ گیا ہے تو مجھے [illegible] کی ایک دلچسپ حکایت یاد آگئی۔

مثنوی شریف میں حضرت مولانا رومی قدس سرہٗ نے لکھا ہے کہ طالقان سے ایک درویش نے حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانیؒ کا شہرہ سن کر آپ کی زیارت کے لیے خرقان کا سفر کیا۔ جب درویش حضرت خواجہ کے دروازے پر پہنچا اور کنڈی بجائی تو آپ کی زوجہ محترمہ نے اندر سے پوچھا کہ کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اور کیا کام ہے؟ درویش نے عرض کیا کہ میں طالقان کا ایک درویش ہوں اور یہاں حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی کی زیارت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

بی بی صاحبہ بڑی بد زبان تھیں حضرت خواجہ کے بارے میں بڑی زبان درازی کرنے لگیں اور کہا کہ تم کس مکار اور دغا باز کے پیچھے ملنے آئے ہو۔ وہ تو جھوٹا، مکار اور فریبی ہے۔ تم سے پہلے بھی کتنے ہی تمہاری طرح بیوقوف بن کر آئے اور خوار ہو کر واپس گئے۔ اپنے گھر جاؤ اور پھر یہاں نہ آنا۔ درویش بی بی صاحبہ کی بد زبانی کو سن کر حیران ہو گیا اور دل میں سوچنے لگا کہ یا اللہ! خواجہ خرقانی کی قبولیت اور بزرگی کا یہ چرچا تمام عالم میں ہے اور ان کی بیوی صاحبہ کے یہ خیالات ہیں اور ایسی باتیں کرتی ہیں۔ آخر معاملہ کیا ہے؟ اتنے میں کوئی شخص آگیا اور اس نے کہا کہ اے درویش! ان کی بدزبانی پر دھیان مت دو اور زیارت کرنا ہے تو حضرت صاحب لکڑی کاٹنے کے لیے جنگل تشریف لے گئے ہیں۔ درویش یہ سنتے ہی شوق ملاقات میں جنگل کی طرف چل دیا، مگر ابھی تھوڑی دور ہی چلا تھا کہ

اندریں بود اوکہ شیخ نامدار
زود پیش افتاد بر شیرے سوار

درویش نے ابھی راستہ ہی طے کیا تھا کہ ناگہاں درویش نے حضرت خواجہ خرقانی کو دیکھا کہ آپ ایک شیر پر سوار سامنے سے چلے آرہے ہیں۔ حضرت خواجہ کی نظر درویش پر پڑی تو بی بی صاحبہ کی بدگوئی سن کر اس کے دل میں جو خیالات پیدا ہوئے تھے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ نے اپنے کشف باطنی سے سب کچھ جان لیا اور

[illegible]

شاعر نے لکھا ہے تاکہ

[illegible]

[illegible]

خطرات کا نظارہ فرما لیا اور

دیدش از دور و بخندید آں خدیو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کانبیا رنج خساں بس دیدہ اند

[illegible]

[illegible]

مجذوب اولیاء ہیں۔

مجذوب اولیاء

[illegible]

[illegible]

بے ادب ہرگز نہ باشی با ملنگ
ہست او دریائے وحدت را نہنگ

[illegible]

قبل مردن خویش را فانی کند
در جہان دین سلطانی کند

[illegible]

میں تھا۔ مٹی کی ٹھیکری [illegible] ایک ہی چیز تھی [illegible] نمودار ہوئی [illegible] کسی نے ان کو نہیں [illegible] سے چند میل دور [illegible] حضرت قطب صاحب علیہ الرحمہ کے مزار کے قریب [illegible] کو دیکھنے [illegible] اس کو [illegible] لوگوں نے [illegible] حضرت قطب صاحب کی ذات [illegible]

تیری قبر جدا ہے میری قبر الگ ہے

حضرت [illegible] حضرت شرف الدین شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس جگہ میں ڈنک نہیں مارتے۔ میں نے خود بارہا بچھوؤں کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور ان کے ڈنکوں پر انگلی رکھ دی ہے مگر کبھی کسی بچھو نے ڈنک نہیں مارا۔ اور آج بھی اگر کسی کا [illegible] گم ہو جاتا ہے اور وہ دو روپیہ تماشہ لے کر حضرت شاہ نصیر الدین کے [illegible] ہیں۔ تو کھویا ہوا [illegible] ان کے [illegible] کے پاس مل جاتا ہے۔ لیکن کبھی کسی گدھے نے [illegible] پیشاب نہیں کیا۔

برادرانِ ملت! یہ سب کیا ہے؟ یاد رکھو! یہ وہی بات ہے کہ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود   گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

یعنی اولیاء کا کہنا اللہ کا فرمان ہوتا ہے گرچہ یہ اللہ کے بندے کی زبان سے ادا ہوا کرتا ہے۔ خیر یہ بات تھی ان واقعات کے ذکر سے [illegible] آپ کی توجہ اس مضمون کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں میں بھی قدرت وطاقت کا [illegible] ہے اور [illegible] ان کی قدرت و توانائی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ [illegible] کو دیکھ کر خدا کی قدرت و طاقت یاد آجاتی ہے۔ بندوں کے کان کی قوت [illegible]

تو حضرت فاروقِ اعظم کی ایک کرامت سنو!

یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل

حضرت فاروقِ اعظم نے ایک مرتبہ [illegible] کے لئے ایک لشکر بھیجا۔ ایک دن آپ نے مدینہ منورہ میں زور سے یہ فرمایا:

"یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل"   یعنی اے ساریہ [illegible]

پہاڑ کی پناہ پکڑ لو۔

لوگوں کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ امیر المومنین کس کو پکار رہے ہیں۔ [illegible] لیکن جب وہ لشکر مدینہ واپس آیا اور اس لشکر کے سپہ سالار نے [illegible] تو امیر المومنین نے فرمایا کہ ان باتوں کو چھپا دو [illegible] یہ بتاؤ کہ جس شخص [illegible] دنیا میں [illegible] کا کیا حال ہے؟ سپہ سالار نے [illegible] عرض کیا [illegible]

میں نے اس کے بعد کسی بزرگ [illegible] وہ نہیں کیا تھا بلکہ چونکہ مجھے [illegible] پاک کے پاس جانا
تھا۔ اس [illegible] کے [illegible] کو [illegible] کے پاؤں میں [illegible] تو نے
[illegible] تھا لیکن [illegible] بہت [illegible] اس کو [illegible] لگی اور [illegible] میں نے [illegible]
[illegible] آپ کو [illegible] جب میں [illegible] نے یہ
[illegible] نے [illegible] بیٹھے [illegible]
[illegible]
[illegible] آئندہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] آپ نے فرمایا [illegible] کی [illegible]
[illegible] تو آپ اس کی آواز کو سن لیتے ہیں [illegible]
سن لیتے ہیں [illegible] فرمایا جواب بھی دیتے ہیں۔

[illegible] اور آپ کے کان اور آنکھ میں یہ قوت
ہے؟ [illegible] نہیں [illegible] یہ کام تو اسی کان اور آنکھ سے انجام پا سکتا ہے۔
جن کانوں اور آنکھوں میں خداوند عالم کی قوت و قدرت کی جلوہ گری ہو اور ایسے کان
اور ایسی آنکھ [illegible] کے پاس ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں [illegible] كُنْتُ
سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ۔ فرمایا گیا کہ خدا [illegible]
کے کان ہو جاتا ہے جن سے یہ لوگ سنتے ہیں اور اللہ ان بندوں کی آنکھ ہو جاتا ہے
جس سے یہ لوگ دیکھتے ہیں [illegible] شریف:

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

کی چیزوں کو دیکھ لیا۔ ہزاروں میل سے پکارنے والوں کی فریادیں سن لیں اور ان کی مدد بھی فرمائی۔

شیخ صنعانی کا انجام

حضرت گرامی حضور سیدنا محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے جب بغداد کی مجلس میں یہ اعلان فرمایا کہ:

قَدَمِیْ ہٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ — یعنی میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

تو تمام صاحبان کمال اولیاء کرام نے اپنا اپنا سر جھکا کر عرض کیا:

بَلْ عَلٰی رَأْسِیْ وَعَیْنِیْ — یعنی اے محبوب سبحانی آپ کا قدم [illegible] میرے سر اور آنکھوں پر ہے۔ (بہجۃ الاسرار)

مگر ایک بزرگ حضرت شیخ صنعانی علیہ الرحمہ جو سیکڑوں میل دور تھے [illegible] تو انہوں نے اکڑ کر فرمایا کہ سیدنا عبد القادر جیلانی کا قدم میری گردن پر نہیں ہے۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے سیکڑوں میل کی دوری سے شیخ صنعانی [illegible] کو سن لیا اور ان کو دیکھ کر یہ بات [illegible] پھر آپ نے [illegible] فرمایا کہ:

عَلٰی رَقَبَتِہٖ رِجْلُ الْخِنْزِیْرِ — یعنی شیخ صنعانی کی گردن پر خنزیر کا پاؤں ہے۔

[illegible]

[illegible] ہو کر چلے گئے [illegible] دو شخص [illegible] نہیں [illegible]

کہ [illegible] شیخ کی وقت [illegible] ہوگیا ہے [illegible] حالت میں [illegible] نے شیخ کا ساتھ نہیں

چھوڑا [illegible] حالت [illegible] شیخ کو نہیں چھوڑ سکتے [illegible] شیخ صنعانی کو [illegible] انہوں نے [illegible]

میں [illegible] ہاتھ میں شراب [illegible] اور دوسرے ہاتھ میں خنزیر کے

گوشت [illegible] اس حالت میں [illegible] نے بغداد شریف کی طرف منہ کر کے حضرت

غوث اعظم [illegible] مستغاثہ [illegible] حضرت غوث اعظم کو [illegible] اور آپ نے شیخ

صنعانی کے [illegible] انہوں نے خنزیر کا گوشت

اور شراب [illegible] کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے [illegible]

[illegible] بغداد شریف [illegible]

شریف [illegible]

[illegible] غوث [illegible]

حال [illegible] شیخ صنعانی جب

[illegible] بغداد شریف پہنچے تو حضرت غوث اعظم [illegible]

صنعانی [illegible]

غوث اعظم [illegible] شیخ صنعانی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] غوث اعظم [illegible]

[illegible]

(تفریح الخاطر فی مناقب عبدالقادر)

[illegible] حضرت غوث اعظم [illegible]

[illegible]

[illegible]

آفتاب کی تجلیاں!

غوث اعظم کی کھڑاؤں

بہ روایت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے بیان کیا ہے کہ ۳ صفر ۵۵۵ھ کو بغداد میں حضرت غوثیت مآب اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے، ہم نے یکبارگی دیکھا کہ حضرت غوث اعظم نے وضو فرما کر اپنی کھڑاؤں ایک کے بعد دیگرے ہوا میں پھینک دیں، اور وہ دونوں نظر سے غائب ہو گئیں۔ کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ کچھ دریافت کرتے، سب خاموش رہے۔ اس واقعہ کے بعد عجم سے ایک قافلہ آیا جس نے آپ کی دونوں کھڑاؤں پیش کیں۔ قافلہ والوں نے بتایا کہ ہم لوگ ایک جنگل میں تھے کہ ڈاکوؤں نے ہم پر حملہ کیا، کچھ آدمی مارے گئے اور ڈاکوؤں نے ہمارے قافلہ کو لوٹنا شروع کیا، تب ہم نے آپ سے التجا کی تو ہم نے بلند آواز سے پکارا، یا شیخ عبد القادر، ہم نے اس کے بعد جنگل میں ایک آواز سنی، سارا جنگل دہل گیا اور یہ کھڑاؤں ڈاکوؤں کے سردار کے سر پر لگی اور وہ ہلاک ہو گیا، پھر دوسری کھڑاؤں بھی ایک بڑے ڈاکو کے سر پر لگی اور وہ بھی ہلاک ہو گیا، ان پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ وہ سارا مال چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ہم نے دیکھا تو یہ کھڑاؤں تھی۔ (بہجۃ الاسرار)

حضرت کا یہ واقعہ بھی ہے جب کہ سیکڑوں میل دور سے فریاد کی گئی، جناب غوثیت مآب نے سن لیا اور پھر قافلہ اور ڈاکوؤں کو دیکھ بھی لیا اور دور سے اپنی کھڑاؤں سے مار کر ہلاک کر دیا، یقیناً یہ ایسی کرامات ہیں جن میں حضرت کی طاقت و قدرت کی جلوہ نمائی ہے۔

نجم الدین کبریٰ کا لوٹا

اسی طرح حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ مشہور بزرگ ہیں، ان کے مرید ایک شیخ تھے ... پر حضرت ... نے حملہ کیا ... جب ... کو لوٹ ... شیخ ... سب ... کر ... جب ...

تو یہ سینکڑوں میل دور وقوع پذیر ہو رہا تھا۔ [illegible] کا حال دیکھ کر آپ کو جلال آ گیا اور آپ نے پیالہ [illegible] کر شیخ [illegible] کو [illegible] فرمایا کہ [illegible]۔ [illegible] خدمت کو ایک [illegible] مجھے دنیا کی ضرورت نہیں ہے [illegible] [illegible] نے [illegible] کی [illegible] لی۔ پھر آپ نے [illegible] سے یہ فرما دیا کہ [illegible] [illegible] [illegible] لئے آ گیا۔

پڑھیے درود شریف:

اللّٰھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و صحبہ و بارک و سلم۔

یار کی خوشبو بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی مشہور کرامت ہے کہ ایک دن آپ خرقان گاؤں کے قریب سے گزر رہے تھے تو آپ کو کھینچ گئے جیسے کسی چیز کی خوشبو سونگھ رہے ہوں۔ مریدوں نے عرض کیا کہ حضرت کس چیز کی خوشبو سونگھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس خرقان گاؤں سے ایک یار کی خوشبو آ رہی ہے۔ مولانا رومی نے اس حکایت کو بڑی شان و شوکت سے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

آں شنیدی داستانِ بایزید
کہ ز حالِ بوالحسن پیشیں چہ دید

مولانا فرماتے ہیں کہ تم نے خواجہ بایزید بسطامی کی وہ حکایت کبھی سنی ہے کہ آپ نے خواجہ ابوالحسن خرقانی کی پیدائش سے برسوں پہلے ان کا حال دیکھ لیا تھا۔

گفت بوئے خویش یارے می رسد
کاندریں دہ شہریارے می رسد

آپ نے فرمایا کہ مجھے اس گاؤں سے ایک یار کی خوشبو آ رہی ہے کیونکہ اس گاؤں میں ایک شاہ ولایت پیدا ہونے والا ہے۔ پھر آپ نے اس کا حلیہ [illegible] سب کچھ بتا دیا اور وہ کس وقت پیدا ہوں گے۔ ایک مرید نے دریافت کیا

کہ حضور ان کا نام کیا ہے ؎

چیست نامش گفت نامش بوالحسن
[illegible]

تو آپ نے فرمایا کہ ان کا نام ابوالحسن ہوگا، پھر آپ نے [illegible]
[illegible]
ہوں گے۔

چنانچہ آپ کے بتائے ہوئے وقت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت بایزید بسطامی کی وفات کے [illegible] برس بعد [illegible] ابوالحسن [illegible]
پیدا ہوئے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

آج کل کے منکرین اولیاء اللہ کی کرامتوں پر تعجب کرکے مذاق اڑاتے ہیں اور ان کو توہم پرستی کی خرافات بتاتے ہیں۔ اس لئے ہم یہاں سب سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید سے بھی اس قسم کی ایک کرامت سناویں۔ کیونکہ قرآن کی صداقت پر منکرین بھی ایمان رکھتے ہیں۔

آصف بن برخیا کی کرامت

حضرات، تخت بلقیس کا واقعہ تو عام آپ لوگوں نے سنا ہوگا۔ قرآن مجید کی سورۂ نمل میں ہے کہ بلقیس ملکہ سبا کی آمد پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ اس کے دربار میں پہنچنے سے پہلے اس کا تخت یمن سے یہاں منگا لیا جائے۔ اس کے بعد سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے ارشاد فرمایا۔

قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝

اے درباریو تم میں کون ایسا ہے جو بلقیس اور اس کے درباریوں کے مسلمان ہوکر یہاں آنے سے پہلے بلقیس کا تخت میرے پاس لے آئے۔

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۝

ایک بڑا سرکش جن بولا کہ میں وہ تخت آپ کے پاس آپ کے اجلاس برخاست ہونے سے پہلے ہی حاضر کر دوں گا اور آپ یقین فرمائیے کہ مجھ کو اس کی قوت ہے اور میں نہایت امانت دار ہوں۔

جب یہ بات سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس سے بھی جلدی تخت لانے کی خواہش رکھتا ہوں۔ اس وقت دربار میں حضرت آصف بن برخیا بھی حاضر تھے۔ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر تھے اور بہت ہی با خدا صاحب کرامت ولی تھے۔ انہوں نے کیا کیا؟ قرآن مجید کا ارشاد سنئے کہ:

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ

انہوں نے عرض کیا جنہیں کتاب کا علم

[illegible]

انا آتیك به قبل ان	[illegible]
يرتد اليك طرفك ۔	[illegible]

چنانچہ حضرت آصف بن برخیا نے [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں حاضر کر دیا۔

فلما رآه مستقرا عنده	[illegible]
قال هذا من فضل ربي ليبلوني	[illegible]
ءأشكر أم أكفر ومن شكر	[illegible]
فانما يشكر لنفسه ومن	[illegible]
كفر فان ربي غني كريم ۔	[illegible]
	[illegible]
	[illegible]

برادران ملت! روایت ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قرآن نے ہمیں بتایا کہ ایک ولی اللہ کا کمال [illegible]
کیا معلوم ہوتا ہے؟ یاد رکھئے کہ حضرت آصف بن برخیا نبی نہیں تھے بلکہ حضرت سلیمان
علیہ السلام کی امت کے ولی تھے۔ اور یہ بات اچھی طرح ذہن میں رکھئے کہ جتنی [illegible]
[illegible] نبی ہوگا اس کی امت کے ولی بھی [illegible]
ہوں گے۔ کیونکہ یہ مسئلہ بھی ثابت ہے کہ ہر ولی کی کرامت درحقیقت اس کے
نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔ تو جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ایک ولی کی
کرامت کا یہ حال ہے تو پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو حضرت سلیمان
علیہ السلام کے بھی نبی ہیں، ظاہر ہے کہ آپ کی امت کے اولیاء [illegible]

[illegible]

تعجب کا مقام ہے؟

محترم سامعین!

[illegible]

ایک حکایت سنئے!

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک ولی [illegible]

[illegible]

آمد از حق سوئے موسیٰ ایں عتیب!
کاے طلوع ماہ دیدہ تو زجیب

[illegible]

مشرقت کردم زنور ایزدی
من حقم رنجور گشتم نامدی

[illegible]

[illegible] نے درجناب حق تعالیٰ میں عرض کیا کہ

گفت سبحانا تو پاکی از زیان
این چه رمزست این بکن یا رب بیان

[illegible] میرے سبحان تو [illegible] پاک ہے [illegible] یہ کیا رمز ہے [illegible]
[illegible] سمجھا دیجیے [illegible] بیان فرما دیجیے

گفت آری بندهٔ خاص گزین
گشت رنجور او منم نیکو ببین

تو باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ میرا ایک [illegible] بندہ [illegible]
[illegible] اس کی بیماری کو میری بیماری [illegible]

هر که خواهد همنشینی با خدا
او نشیند در حضور اولیا

جو شخص خدا [illegible] ہم نشینی کا خواہشمند ہو [illegible]
خدمت میں حاضر ہو [illegible] ان کی صحبت میں بیٹھے۔

[illegible]
تقرب [illegible] مقبولیت و محبوبیت [illegible]
بیماری [illegible] کی خدمت کرنا [illegible] خدمت [illegible] ان کی ہم نشینی کو [illegible]

اولیاء پر خدا کا پیار

[illegible]
[illegible]
[illegible] ارشاد فرمایا [illegible]
[illegible] اپنے بندوں سے یوں فرماتے ہیں:
[illegible]
[illegible]

[illegible]

قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ ۔

[illegible]

یَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ ۔

قَالَ یَارَبِّ كَیْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

[illegible]

[illegible] وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ ۔

یَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَسْقَیْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ ۔

قَالَ یَارَبِّ كَیْفَ اَسْقِیْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

[illegible] اس کی عیادت کے لیے نہیں آیا۔

[illegible] میری رضا کو پالیتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔

[illegible] میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

(مشکوۃ شریف)

ہر کیف بدرجہ تمنا بہت سے ایسے لوگ بھی دنیا میں [illegible] ہوتے ہیں مگر نہیں کیا معلوم کہ ان کے درجہ میں کتنا تقرب [illegible] لیے شیخ سعدی نے فرمایا ہے

خاکساران جہان را بحقارت منگر

تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

یعنی اس دنیا میں میلے کچیلے خاکساروں کو حقارت کی نظر سے [illegible] کیا خبر شاید ان گرد میں کوئی میدان ولایت کا شہسوار چھپا ہوا ہو [illegible] کیونکہ [illegible]

خستہ حال فقراء

اس لیے خستہ حال فقراء جو کبھی کسی کو اپنی [illegible] ہیں [illegible] ان کو حقارت کی نظر سے [illegible] بلکہ اگر ہو سکے تو ان کے سوال کو پورا کر دینا چاہیے۔ شیخ سعدی نے [illegible] بات فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ

خورش دہ بہ گنجشک و کبک و حمام

کہ روزے ہمائے بیفتد بدام

یعنی تیتر، چڑیا، کبوتر سب کو دانہ ڈالتے رہو، ممکن ہے کسی دن ہما [illegible] جال میں آ پھنسے [illegible] وہ پرندہ ہے جس کے [illegible] نصیب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم سب کو [illegible] فقیر [illegible] ہو سکتا ہے کہ کسی دن کوئی [illegible]

بھی تمہارے گھر پیدا ہوئے، تو تمہاری قسمت کا ستارہ چمک اٹھے گا۔

آپ یہ حدیث سن چکے کہ اللہ والوں کے بارے میں خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کنتُ لہٗ کنتُ لی کا مصداق بنتے ہیں۔ یعنی محبوبانِ بارگاہِ الٰہی اگر خدا سے کسی چیز کا سوال کرتے ہیں تو رحمتِ خداوندی ضرور انہیں وہ عطا فرما دیتی ہے!

حضرت ذوالنون مصری

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت شاید آپ لوگوں نے سنی ہوگی کہ آپ ایک کشتی میں مسافروں کے ساتھ سفر فرما رہے تھے۔ اتفاق سے کسی سوداگر کا بٹوہ گم ہو گیا، کشتی میں سب سفید پوش بیٹھے ہوئے تھے، ایک حضرت ذوالنون مصری ہی میلے کچیلے خستہ حال تھے، سب نے آپ ہی پر شک کیا، اور اہلِ کشتی کے ناخدا نے ڈانٹ کر آپ سے کہا کہ

دلق بیرون کن برہنہ شو ز دلق!
تا ز تو فارغ شود اوہامِ خلق

گدڑی اتار کر برہنہ ہو جاؤ، ہم تمہاری تلاشی لیں گے تاکہ تم پر چوری کا جو ہمیں گمان ہے وہ بدگمانی دور ہو جائے۔ حضرت کے قلبِ نازک پر بڑی ٹھیس لگی، اور آپ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی کہ

گفت یارب مر غلامت را خساں
متہم کردند فرماں بر رساں!

اے پروردگار! تیرے بندے کو ان کمینوں نے تہمت لگائی ہے، اب تو ہی براءت کا فرمان بھیج دے! پھر کیا تھا! سنو! مولانا فرماتے ہیں

چوں بدرد آمد دلِ درویش زاں
سر بروں کردند ہر سو ماہیاں

جب درویش کا دل اس تہمت سے دردمند ہو گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ دریا میں ہر طرف مچھلیوں نے سر نکال دیا۔

صد ہزاراں ماہی از دریائے پُر در دہانِ ہر یکے دُرّے چہ دُر

[illegible]
[illegible] موتی تھے ـــ

[illegible]

مرہوارا ساخت کرسی ونشست!

[illegible]

لیے تو مولائے روم نے فرمایا ہے کہ ــ

اولیاء راہست قدرت از الٰہ

تیر جستہ باز گرداند ز راہ

[illegible]

لگاتے پھرتے ہیں کہ

اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ

اللّٰهِ

کے دن خدا کے دربار میں ان کے مراتب

کریں گے۔

قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا۔

[illegible] وجہ سے ایک دوسرے سے دینی محبت کرتے رہتے ہیں۔

فَوَاللّٰهِ إِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلٰى نُورٍ لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ۔

[illegible] اس وقت وہ بے غم ہوں گے۔

[illegible]

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٥

[illegible]

[illegible] ہوں گے۔

[illegible] ہے کہ:

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ٥

[illegible] اور متقی ہیں۔

[illegible]

یعنی پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جس نے راستہ اختیار کیا وہ ہرگز کبھی بھی ولایت کی منزل پر نہیں پہنچ سکتا۔

محال است سعدی کہ راہِ صفا
تواں رفت جز بر پئے مصطفٰے

اے سعدی! یہ محال ہے کہ بغیر پیروی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے کوئی شخص تصوف کی راہ کو پا سکے۔

[illegible] میں رہتے ہوئے بھی مجذوب ہو سکتے [illegible] شریعت کے باغی و تصوف کے دشمن [illegible] وہ کبھی ولی نہیں ہو سکتے۔ ان لوگوں کی بیعت اور ان سے عقیدت قطعاً حرام وناجائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو غضب خداوندی سے عرش ہل جاتا ہے۔ [illegible] آیت کریمہ [illegible] آپ نے [illegible] ارشاد فرمایا:

[illegible] فِي الْأَرْضِ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

دعوت فلاح

میں درود وسلام کا نذرانہ بہ آواز بلند پیش کیجئے اور پڑھئے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

برادرانِ اسلام! اس وقت دنیا میں جتنے بھی دین و مذہب ہیں سب کا آخری منتہا یہی بتایا جاتا ہے کہ انسان خدا تک پہنچ جائے۔ اور خدا کا بندہ خدا والا ہو جائے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ انسانی ترقی کی سب سے بڑی معراج یہی ہے کہ ایک انسان قرب کی منزل پر فائز ہو جائے۔ بندے کی قسمت اگر یہاں تک [illegible] بندہ نوازی فرما دے، تو زمین و آسمان کے خزانوں کی دولتیں اس بندے پر [illegible] قربان ہو جائیں۔ اور پھر سب سے بڑا تاج اس بندے کے دربار [illegible] کی بھیک مانگنے کو سرمایۂ افتخار سمجھیں۔ [illegible] اس محبوب بندے کی [illegible] تختِ بادشاہت و شہنشاہی کو نصیب ہو جائے تو وہ اس کو اپنے تاج [illegible] اپنی سر بلندی کی معراج پر [illegible] محسوس کریں۔ [illegible] تو اس بندے کی شان [illegible] لینا؟ جو دیدارِ خداوندی کی دولتِ لازوال سے مالا مال ہو جائے۔ [illegible] اور قربِ خداوندی کی معرفت؟ ایک بندہ اور اس کے سر پر دیدارِ [illegible] یہ وہ نعمتِ عظمیٰ ہے کہ [illegible] عاشقان [illegible] اس حسرت و تمنا میں اپنے [illegible] کو نالہ [illegible] جنگلوں اور بیابانوں میں دیوانہ وار [illegible] رہے۔ [illegible] کے انتظار اور حسرتِ دیدار میں اپنی قیمتی جانوں کو نثار کر دیا۔ کسی [illegible] نے کیا خوب کہا ہے کہ:

جنت [illegible]

[illegible] کی حسرت [illegible]

یعنی [illegible]

کہ جو مقصود تو شوق میں قدرت ہے کہ تو مجھے اپنے دیدار پر انوار کا ایک جلوہ دکھا دے۔
ایک بزرگ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم دوزخ سے اسی لیے ڈرتے ہیں اور پناہ مانگتے
ہیں کہ وہ خداوند کریم کے قہر و غضب کا مقام ہے اور ہم جنت کے مشتاق اسی سبب ہیں
نوبت اسی لیے کہ وہ مولیٰ کی رضا و خوشنودی کا مقام ہے۔ بہر حال جہنم سے بیزاری اور
جنت کی بے قراری دونوں ہی جذبے ہیں کہ مقصود ذاتِ باری تعالیٰ ہے!

میں تو یہ عرض کر رہا تھا کہ اس دنیا میں ہر دین و مذہب والا اپنا مقصد اصلی یہی
بتاتا ہے کہ کس طرح یہ انسان خدا تک پہنچ جائے اور کس طریقے سے اللہ کا محبوب اللہ والا
بن جائے۔ چنانچہ ہر دین و مذہب والے نے اپنے نظریات کے مطابق خدا تک
پہنچنے کا راستہ بتایا ہے۔ دنیا کے ادیان و مذاہب کے بتائے ہوئے رستے کیا ہیں؟
اور کیسے ہیں؟ اس وقت میں بحث میں پڑنا نہیں چاہتا۔ ہاں میں اس وقت یہ
چاہتا ہوں کہ ہمارے مقدس دین اسلام نے خدا تک پہنچنے کا جو سیدھا اور صاف
رستہ بتایا ہے وہ آپ کے سامنے پیش کر دوں۔

برادرانِ اسلام! قرآن مجید کی جو آیت میں نے خطبہ کے بعد تلاوت کی ہے
اس میں رب العالمین جل جلالہ نے اسی مضمون کو ارشاد فرمایا ہے کہ خدا تک پہنچنے کا
رستہ کیا ہے؟ اور خدا کا بندہ بارگاہِ کبریا میں کس طرح مقرب ہو کر اللہ والا بن سکتا
ہے، اس کا طریقہ کیا ہے؟

چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

یعنی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

حضرات! اس آیت نے بتا دیا کہ خدا تک پہنچنے کے لیے چار چیزوں
کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلی چیز ایمان ہے جس کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
سے بیان فرمایا۔ دوسری چیز اتَّقُوا اللَّهَ ہے، یعنی اللہ کا خوف اور تقویٰ

[illegible]

کہا ہے کہ:

[illegible]

زلزلے آئیں، آندھیاں چلیں، سیکڑوں طوفان آئیں، زمین پھٹ جائے، آسمان ٹوٹ جائے مگر یہ محال ہے کہ ایک مومن کا اللہ و رسول کے ساتھ رشتۂ ایمان ٹوٹ جائے۔ مومن پر سختی آتی ہے تو اپنی بادشاہی و شہنشاہی، اپنا مال، اپنی اولاد، اپنی جان و آبرو کو دے سکتا ہے مگر اللہ و رسول سے اپنی وابستگی کو جس کا نام ایمان ہے ہرگز ایک سچا مسلمان اس کو برباد کرنا گوارا نہیں کر سکتا۔ بڑے سے بڑا خوف بڑی سے بڑی امید اور لالچ بھی ایک صاحبِ ایمان کے قدم کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ صحابۂ کرام کی مقدس پیٹھوں پر کوڑے برسائے گئے۔ چٹانوں پر پیٹ کے بل لٹا کر دھوئیں پہنچائے گئے، انگاروں پر لٹائے گئے، سولیوں پر … آنکھوں کو خدا گواہ ہے کہ باوجودیکہ ان کے جان کو برباد کرنے کے لئے … نے ہر قسم کے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے مگر یہ اللہ و رسول کے دامن سے … رسالت کے متوالے ایک بال کے کروڑویں حصے کے برابر بھی جادۂ ایمان سے منحرف نہیں ہوئے بلکہ صبر و استقامت کا پہاڑ بن کر اپنے ایمان پر قائم رہے۔

عبداللہ بن حذافہ کی استقامت

حضرات! مجھے اس وقت حضرت عبداللہ بن حذافہ کا وہ نہایت عبرت آموز واقعہ یاد آ گیا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ ایک جنگ شام میں رومیوں کے ہاتھ گرفتار ہو گئے۔ ہرقل بادشاہ روم نے حضرت عبداللہ کو طرح طرح کا لالچ دے کر ورغلایا یہاں تک کہا کہ اے عبداللہ! اگر تم عیسائی دین قبول کر لو تو میں اپنی حسین بیٹی سے تمہاری شادی کر دوں گا اور اپنی آدھی سلطنت کا تم کو بادشاہ بنا دوں گا۔ عبداللہ بن حذافہ نے انتہائی حقارت کے ساتھ بادشاہ کی اس پیش کش کو ٹھکرا دیا اور فرمایا کہ اے ہرقل! تیری بیٹی اور تیری آدھی سلطنت تو کیا چیز ہے، میرے ایمان کا تو یہ جذبہ ہے کہ آسمان و زمین کی بادشاہی بھی اللہ و رسول کی محبت پر قربان کرتا ہوں۔ بادشاہ نے انتہائی برہم ہو کر حکم دیا اور کہا کہ اے عبداللہ! اگر تم نے عیسائی مذہب قبول نہیں کیا تو میں تم کو …

میں کھولتے ہوئے تیل کے اندر ڈال کر جلوا دوں گا۔ عبداللہ بن حذافہ نے نہایت سکون و
اطمینان کے ساتھ فرمایا کہ اے ہرقل! تیری یہ سب دھمکیاں مجھے میرے دین حق سے نہیں
ہٹا سکتیں۔ تو مجھ پر جس طرح کے ظلم چاہے کر لے جب تک ہمارے جسم میں جان کا آخری قطرہ اور زندگی
کی آخری سانس باقی رہے گی ہم صبر پر قائم رہیں گے مگر ہرگز ہرگز ہم کبھی نصرانیت کو
قبول نہیں کر سکتے۔ یہ سن کر ہرقل مارے غصے کے آگ بگولا ہو گیا اور
حکم دیا کہ ایک دیگ میں تیل ڈال کر گرم کیا جائے اور ان کو کھولتے ہوئے تیل میں ان کے ساتھی
اسلام کو ڈال دیا جائے۔ چنانچہ جب دیگ میں تیل کھولنے لگا تو ہرقل نے کہا کہ پہلے
تمہارے ساتھی ایک مجرم کو عبداللہ بن حذافہ کے سامنے کھولتے ہوئے تیل میں
ڈال دو۔ چنانچہ ایک قیدی کو لایا گیا اور کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا۔ وہ ایک لمحہ
میں جل کر راکھ ہو گیا اور گوشت سے ہڈیاں جدا ہو گئیں۔ اس کے بعد عبداللہ بن حذافہ
کو جب دوبارہ کھولتے ہوئے تیل میں ڈالنا چاہا تو عبداللہ بن حذافہ رو پڑے۔ ہرقل
نے پوچھا کہ رونے کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اے ہرقل! تم ہرگز ہرگز کبھی یہ گمان نہ
کرنا کہ میں جان کے ڈر سے رو رہا ہوں۔ رونے کا سبب یہ ہے! اے ہرقل میں تو اس
وقت اس خیال سے رو پڑا کہ افسوس! میری ایک ہی جان ہے جو راہِ مولیٰ میں قربان ہو
رہی ہے۔ حقیقت میں حسرت یہ ہے کہ دربارِ خداوندی میں یہ میرا کتنا حقیر تحفہ ہے۔ کاش مجھے
ہزاروں لاکھوں جانیں ملی ہوتیں اور میری ہر ایک جان اسی طرح میرے مولیٰ کی راہ میں قربان
ہو جاتی تو شاید میرے سینے میں شوق کا کچھ ارمان پورا ہو جاتا۔ بادشاہ حضرت عبداللہ
کے استقلال سے حیران اور اس کی تقریر سے انتہائی متاثر و مرعوب ہو گیا۔ وہ بادل
ناخواستہ حکم دیا کہ ان قیدیوں کو کچھ دن مہلت دی جائے۔ ان لوگوں کو جیل خانوں میں
بند کر دیا گیا۔ امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم کا مشہور فرمان ہرقل کے نام آیا کہ
رہائی کے لیے تھا جس میں عبداللہ بن حذافہ سہمی کو رہا کرنے کا حکم تھا اگر ایسا نہ کیا گیا تو
لیے تیار ہو جاؤ۔ ہرقل نے اپنے پاس سے قیدیوں کو جنہیں کوئی
شکست نہیں دے سکتا ہرقل حضرت فاروق سے ...

[illegible]

کے ساتھ رہا کر دیا۔ (اسد الغابہ)

[illegible]

بہرحال برادرانِ ملت! اسلام ... [illegible]

... کی چار منزلوں میں سے پہلی منزل بیان ہو چکی ... [illegible]

ہرگز خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔

لہٰذا مسلمان بھائیو! اگر خدا تک پہنچنے کی آرزو ہے تو پہلے ... [illegible] کامل ایمان والا مسلمان بن جائیے!

دوسری منزل خوفِ الٰہی

بہرحال ایمان کے بعد دوسری منزل ... [illegible] کو ... [illegible]

اِتَّقُوا اللّٰهَ ... [illegible]   یعنی اللہ سے ڈرو ... [illegible]

سبحان اللہ! خوفِ خدا ... [illegible] مسلمان بھائیو! ... [illegible]

... [illegible]

اندر بھی گناہ سے بچے گا ... نیک عمل کرے گا اور جس کے دل میں خوفِ خدا ... [illegible]

وہ مکان میں، میدان میں، تنہائی میں ... [illegible]

بھی نیک عمل نہیں کرے گا۔

مسلمانو! خوفِ الٰہی کا بڑا مرتبہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۔

یعنی جو شخص اپنے رب کے سامنے ... [illegible] ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بیشک جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔

صحیح بخاری شریف کی ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

کیوں کی تھی؟ تو اس بندۂ مومن نے عرض کیا، الٰہی میں نے تیرے خوف سے ایسا کیا تھا۔ میں نے اپنی ناقص عقل سے یہ سمجھا تھا کہ اگر میرے جسم کے ذرات اس طرح بکھر جائیں گے تو پھر میں خدا کے دربار میں حاضری سے بچ جاؤں گا۔ ارحم الراحمین نے فرمایا کہ اے میرے بندے! جا تیرے اسی خوف الٰہی کی وجہ سے میں نے تجھ کو بخش دیا۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۷)

بزرگان سلف! خوف الٰہی کا مرتبہ سمجھ چکے ہو تو حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ جو شریعت و طریقت دونوں سمندروں کے پیراک اور جامع غزنین و مجمع البحرین ہیں، وہ اپنی کتاب منہاج العابدین میں خوف کے بعد رجا کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ مَوْتٰى اِلَّا الْعُلَمَاءَ۔

یعنی تمام انسان مردہ ہیں زندہ صرف وہی لوگ ہیں جن کے سینوں میں علم نبوت کی روح ہے۔

وَالْعُلَمَاءُ كُلُّهُمْ نِيَامٌ اِلَّا الْعَامِلِيْنَ ۝

اور علماء اگرچہ زندہ ہیں مگر سب سوئے ہیں جاگنے والے صرف وہی علماء ہیں جو اپنے علم پر عمل بھی کرتے ہیں۔

وَالْعَامِلُوْنَ كُلُّهُمْ فِيْ خُسْرَانٍ اِلَّا الْمُخْلِصِيْنَ ۝

اور عمل کرنے والے بھی سب کے سب گھاٹے میں ہیں۔ نفع اٹھانے والے صرف وہی لوگ ہیں جن کے عمل میں خلوص بھی ہے۔

وَالْمُخْلِصُوْنَ كُلُّهُمْ عَلٰى خَطَرٍ اِلَّا الْخَائِفِيْنَ ۝

اور عمل میں اخلاص رکھنے والے بھی سب کے سب خطرے میں رہتے ہیں۔ تمام خطرات سے نجات پانے والے وہی ہیں جو علم و عمل و اخلاص کے باوجود خدا سے ڈرتے رہتے ہیں۔

تصوف کے چار درجات

برادرانِ ملت! حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں: تصوف کے چار درجے ہیں۔ پہلا درجہ شریعت ہے۔ اس کے اوپر دوسرا درجہ طریقت ہے، اس کے اوپر تیسرا درجہ حقیقت ہے، اس کے اوپر چوتھا درجہ معرفت ہے۔

مسلمان بھائیو! اب ذرا ان درجات کی تفصیل بھی سمجھ لیجئے۔ سب سے پہلا درجہ علم شریعت ہے۔

علم امام غزالی نے فرمایا:

اَلْعِلْمُ حَیٰوۃُ الْقُلُوْبِ مِنَ الْعَمٰی — یعنی علم دلوں کی زندگی ہے [illegible]

یہ [illegible] سمجھنے کی بات ہے کہ لوگ [illegible] جسم [illegible] سمجھتے ہیں مگر [illegible] سب سے [illegible] زندگی [illegible] ایمانی زندگی [illegible] زندگی کے [illegible] ایمانی زندگی [illegible] سمجھ [illegible] کسی صاحبِ دل نے خوب کہا ہے کہ

مجھے یہ ڈر ہے دلِ زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

اور یہ دل کی زندگی ہی ایمانی زندگی ہے اور حقیقت میں زندگی [illegible] ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے فرمایا کہ:

هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ — کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں۔

نہیں ہرگز نہیں کیونکہ علم والے زندہ ہیں اور بے علم [illegible] دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ [illegible] تصوف کا سب سے پہلا درجہ علم شریعت [illegible] عارف نے کہا ہے کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خداوند عالم نے ارشاد فرمایا کہ:

[illegible]

بوجھ اپنے اُوپر لادے ہوئے ہے۔

[illegible]

علم چندان کہ بیشتر خوانی

چو عمل در تو نیست نادانی

[illegible]

تم بے علم و نادان ہی ہو

نہ محقق بود نہ دانشمند

چارپائے برو کتابے چند

[illegible]

آں تہی مغز را چہ علم و خبر
کہ برو ہیزم است یا دفتر

اس خالی مغز [illegible] کو کچھ علم و خبر نہیں ہے کہ اس کی پیٹھ پر لکڑی کا گٹھا ہے یا کتابوں کا دفتر ہے۔

بزرگانِ امت اس [illegible] کے دور میں [illegible] سے دکھا [illegible] [illegible] کی دولت سے مالا مال تھے۔

چند با عمل علماء حق

[illegible] آپ [illegible] ان [illegible] [illegible] [illegible] روزانہ [illegible] بے پناہ مصروفیت کے باوجود [illegible] کی تجارت [illegible] اہل و عیال [illegible] [illegible] [illegible] رات نوافل میں مشغول رہتے تھے۔ [illegible] [illegible] ہوئی اس میں آپ نے سات ہزار قرآن مجید پڑھے۔ عمر بھر کبھی [illegible] کی غیبت کی [illegible] [illegible]۔

امام احمد بن حنبل حدیث شریف کا درس دیتے تھے [illegible] مصروفیتوں کے باوجود روزانہ بلاناغہ تین سو رکعت نفل نمازیں پڑھتے تھے۔ [illegible] انصاری نے چالیس برس تک رات میں بستر سے پیٹھ نہیں لگائی۔ تمام رات نوافل پڑھتے اور اتنا طویل سجدہ کرتے تھے کہ ان کی پیشانی [illegible] سجدوں کا نشان پڑ گیا تھا۔ ابوبکر بن عیاش کوفی کے انتقال کے وقت ان کی صاحبزادی رونے لگیں تو فرمایا کہ میری پیاری بیٹی! آخر کیوں روتی ہو؟ کیا تم ڈرتی ہو کہ تمہارے باپ کو عذاب دیا جائے گا؟ اے نورِ نظر! [illegible] تمہارے باپ نے اپنے مکان کے [illegible] میں چوبیس ہزار ختم قرآن مجید پڑھے ہیں۔ بشر بن مفضل [illegible] [illegible] پڑھتے تھے۔ [illegible] [illegible] ایک دن [illegible] [illegible] دن [illegible] [illegible] آدھی رات [illegible] [illegible]

قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور ہمیشہ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ الٰہی! اگر تو کسی بندے کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرمائے تو مجھ کو نماز پڑھنے کی توفیق دینا کہ میں قبر میں نماز پڑھتا رہوں۔ چنانچہ آپ کی دعا مقبول ہوئی۔ آپ کے دفن کے بعد ... ایک اینٹ گر گئی اور قبر میں ... لوگوں نے دیکھا کہ آپ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور یہ تو آپ کی مشہور کرامت ہے ... آپ کی قبر سے ... تلاوت ... سنا ... واقعات کی تفصیل کے لیے ہماری کتاب ... دیکھئے۔

[illegible] ... کہ ... آپ کی ... کرامات ختم نہیں ہوں گی۔

اخلاص اب ... ہے اس کے بارے میں ... حضرت امام ... فرماتے ہیں کہ ... [illegible] ... عمل کیا مگر ... ہوں گے ... جو عمل کرنے والے ہیں ان کے عمل میں ... ہو۔ عمل کی قبولیت کے لیے اخلاص شرط ہے۔ بغیر اخلاص کے کوئی عمل بارگاہ خداوندی میں مقبول ہی نہیں ہوتا۔ اخلاص کیا ہے؟ مختصر سا ... اخلاص کے یہ معنی ہیں کہ عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا جائے۔ دنیا کے لیے، شہرت یا لذت نفس کے لیے جو عمل کیا جاتا ہے وہ ہرگز خدا کے دربار میں مقبول نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے اس طرح اخلاص کا حکم دیا کہ:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

یعنی اے محبوب! آپ فرما دیجئے کہ میری نماز، میری قربانیاں، میری زندگی، میری موت صرف اللہ ہی کے لیے ہے۔

[illegible]

حرکت کی؟ تو بہ تعوذ باللہ [illegible]

او خدو انداخت بر روئے علی!

افتخارِ ہر نبی و ہر ولی؛

[illegible]

[illegible] تجھ کو قتل نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ نے فرمایا [illegible]

[illegible]

سن! اے [illegible] تلوار [illegible]

[illegible] کے لیے۔ [illegible]

کے لیے [illegible] کے لیے۔ [illegible]

میرے چہرے پر [illegible] تو میں بھی آخر انسان [illegible] اس وقت [illegible]

چوں تو خدو انداختی بر روئے من

نفس جنبید و تبہ شد خوئے من

جب تو نے میرے چہرے پر تھوک دیا تو میرے نفس میں جوش [illegible]

[illegible] حال بدل گیا اب [illegible] کہ تجھ کو قتل کر دیتا تو:

نیم بہر حق شدے نیمے ہوا

شرکت اندر کارِ حق نبود روا

[illegible] نفس [illegible]

[illegible]

کے لیے ہونا چاہیے۔

[illegible]

شائبہ ضرور ہوجاتا ہے۔

[illegible]

ایک عابد اور شیطان

[illegible]

[illegible]

یَوْمُ الْمَوْعِد - دن بھی ہے،

[illegible]

اللھم صل علی محمد [illegible]

حضرات اسلاف صالحین میں خوفِ الٰہی کے عجیب عجیب نمونے ملتے ہیں۔ چند واقعات سن لیجئے۔

فضیل بن عیاضؒ

حضرت فضیل بن عیاض جو ایک مشہور [illegible] ایک رات بہت بڑے [illegible] کے لئے کسی مکان کی دیوار پر چڑھے [illegible] فضیل بن عیاض کے کان میں یہ آواز پڑی کہ:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا	کیا ایمان والوں کے لئے [illegible]
أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ	[illegible] اللہ کے ذکر [illegible] پڑ جائیں۔

یہ آیت تاثیر ربانی کا تیر بن کر فضیل بن عیاض کے دل میں پیوست ہوگئی [illegible] سے تھرا گئے اور بے اختیار منہ سے نکل گیا کہ ہاں اے میرے رب [illegible] آگیا۔ روتے ہوئے دیوار سے اتر گئے، وہ ایک سنسان کھنڈر میں [illegible] میں وہاں ایک قافلہ آیا اور قافلہ والے آپس میں کہنے لگے کہ [illegible] رات میں سفر مت کرو۔ کیونکہ فضیل ڈاکو اسی اطراف میں رہتا ہے۔ آپ قافلہ والوں کی باتیں سن کر اور زیادہ رونے لگے کہ ہائے افسوس [illegible] کے قافلے رات کو سفر نہیں کرتے [illegible] کیا۔ اب [illegible] زندگی۔ بیت اللہ شریف کی مجاوری اور عبادت [illegible] کر بیٹھے [illegible] حدیث میں لگ گئے۔ اور اس قدر محنت سے علم حدیث پڑھا [illegible] کے امام ہو گئے [illegible] عبادت میں لگاتے، روزہ رکھتے [illegible] خوف [illegible] تھا کہ اگر کوئی ان کی مجلس میں اللہ کا نام لے لیتا تو یہ خوف سے کانپنے لگتے اور اس قدر پھوٹ پھوٹ کر روتے کہ حاضرین مجلس کو ان پر رحم آجاتا [illegible] انتقال [illegible] یہ [illegible] کرتے تھے [illegible] خوف [illegible] سے شہادت ہوگیا۔ (تہذیب التہذیب)

[illegible]

اس کے بعد معمار نے کہا اے ابوعامر! بہت ہی اچھا ہوا کہ آپ اس وقت [illegible] آگئے۔ اب آپ میری چند وصیتیں سن لیں۔ جب میری روح پرواز کر جائے تو مجھے [illegible] کے بعد یہ جبہ [illegible] اور میرے بدن کے پرانے کپڑوں ہی کا کفن پہنا کر [illegible] میں دفن کر دینا۔ اور میری یہ زنبیل اور یہ تہبند گورکن کو دے دینا [illegible] یہ انگوٹھی اور یہ قرآن مجید خلیفہ بغداد ہارون رشید کے پاس لے کر جانا اور کہہ دینا کہ یہ ایک غریب الوطن نوجوان مسافر کی امانت ہے جو [illegible] گارے کا کام کرتا تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ اس نے یہ انگوٹھی [illegible] آپ کے پاس بھیجا ہے اور سلام کے بعد یہ پیغام عرض کیا ہے کہ:

يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَمُوْتَنَّ عَلٰى غَفْلَتِكَ هٰذِهٖ ۔ | یعنی اے امیر المومنین! [illegible] غفلت کی حالت میں [illegible] مت مرنا۔

معمار نے اتنی وصیتیں کیں اور اس کے فوراً ہی بعد [illegible] ابوعامر نے معمار کو اس وصیت کے مطابق اپنے ہاتھ سے [illegible] کفن پہنا کر گورِ غریباں میں دفن کر دیا۔ اب ابوعامر نے معمار کی آخری وصیت [illegible] انگوٹھی اور قرآن مجید لے کر بغداد کا سفر کیا۔ عجیب اتفاق کہ [illegible] اس دن خلیفہ ہارون رشید کا شاہی جلوس نکلا ہوا تھا۔ ابوعامر [illegible] اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر جلوس کا منظر دیکھنے لگے جب [illegible] با آواز بلند کہا کہ اے امیر المومنین! ایک غریب الوطن مسافر [illegible] کی حالت میں انتقال کر گیا۔ آپ [illegible] سن کر خلیفہ نے سواری روک دی۔ ابوعامر نے بڑھ کر انگوٹھی اور قرآن مجید [illegible] میں دے دیا اور کہا [illegible] سلام کے بعد [illegible] ہے کہ اے امیر المومنین! [illegible] غفلت کی حالت میں مت مرنا۔ [illegible] رہا۔ خلیفہ نے جوں ہی انگوٹھی اور قرآن مجید کو دیکھا، اس کی آنکھوں [illegible]

تیسری منزل یا مرتبہ

خیر! بہر حال میں نے عرض کیا کہ خدا تک پہنچنے کے لئے چار منزلوں کو طے کرنا ضروری ہے۔ ان میں سے پہلی اور خوفِ الٰہی دو منزلوں کا بیان تو آپ سن چکے۔ اب تیسری منزل وسیلہ ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ:

وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ — یعنی دربارِ خداوندی میں پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرو۔

*

حضرات! وسیلہ کا مسئلہ کیا ہے تو میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کی قدرے تفصیل بھی آپ کے سامنے عرض کر دوں۔ دیکھئے اس دنیا کا ایک نام عالمِ اسباب ہے [illegible] کیا مطلب ہے؟ دنیا کا نام عالمِ اسباب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کا [illegible] بغیر سبب، بے ذریعہ، بے وسیلہ کے ہوتا ہی نہیں۔ دیکھئے خداوند کریم [illegible] وہ چاہے تو ہمارے گھروں میں روزانہ پکا پکایا کھانا پہنچ سکتا ہے [illegible] کوئی بعید نہیں ہے۔ کیوں نہیں؟ جیسا کہ چالیس برس تک [illegible] من و سلویٰ حلوہ اور بھنی ہوئی بٹیریں خداوند کریم آسمان سے نازل فرما کر بنی اسرائیل کو کھلاتے تھے۔ قرآن مجید گواہ ہے کہ رب کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى — ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل کیا۔

اسی طرح جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی کہ:

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ — اے پروردگار ہم پر آسمان سے ایک دسترخوان اتار دے۔

تو خداوند عالم نے آسمان سے ایک دسترخوان اتار دیا [illegible] اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت نے آسمانی دسترخوان سے [illegible] کھایا۔ بہر حال یہ عرض کرنا ہے کہ خداوند کریم اگر چاہے تو [illegible] نہیں سکتا ہے [illegible] خدا کی قدرت تو ہے لیکن اس کی عادت نہیں [illegible]

[illegible] کہ دنیا عالم اسباب ہے [illegible]
دنیا کی [illegible] سبب [illegible] نہیں ہوتا۔
چنانچہ حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں:

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ
أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا
الْأَرْضَ شَقًّا فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا
وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا
وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَأَبًّا
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ

[illegible]

غرض [illegible] نہیں [illegible] ایک روٹی تک پہنچنے کے لیے کہاں کہاں سے [illegible] [illegible] ہوتی ہے [illegible] کو [illegible] [illegible] کو کاٹتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آگ کا وسیلہ، توے کا وسیلہ [illegible] روٹی تیار ہوئی۔ اب [illegible] نہیں [illegible] روٹی کو [illegible] [illegible] روٹی منہ [illegible] نہیں جا سکتی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

[illegible] [illegible] [illegible] اسباب [illegible]
[illegible] نہیں ہوتا۔

[illegible] خدا کی قدرت ہے کہ [illegible]

[illegible] شادی [illegible] زندگی کے تمام [illegible] کیونکہ یہ شبہ [illegible] تو ایسا قادر ہے کہ اگر چاہے تو [illegible] پیدا کر دے۔ چنانچہ [illegible] کہ حضرت حوا کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا فرما دیا۔ [illegible] کو خدا نے [illegible] سے پیدا فرما دیا [illegible] کے [illegible] پیدا فرما دے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] ماں باپ کے [illegible] پیدا فرمایا۔ قرآن مجید [illegible] ارشاد ہے:

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ

[illegible] علیہ السلام [illegible]

بہر حال [illegible] کہ خدا کی قدرت [illegible] انسان پیدا فرما دے، مگر اس کی عادت یہی ہے کہ [illegible] دنیا عالم اسباب ہے [illegible] کوئی [illegible] بغیر [illegible] کے [illegible] مرد و عورت کے [illegible] سے پیدا [illegible] بچہ حاصل کرنا ہے تو شادی [illegible] پھر گوشت کی ایک بوٹی [illegible]

برادران اسلام! آپ نے غور کیا کہ جب [illegible] کے لیے [illegible] اسباب [illegible] کی ضرورت [illegible] کے لیے [illegible] کی ضرورت [illegible] کیونکہ [illegible] اس دنیا میں [illegible] اسباب [illegible] ضرورت [illegible]

لیے ارشادِ خداوندِ عالم ہے کہ:

[illegible] یعنی تم لوگ خدا کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

[illegible]

کے سب ان کے شہر ہی سے آفتاب ولایت بن کر چمکے تھے۔ مگر سب نے مرشد کو وسیلہ پکڑا اور ان کی بدولت ایسے ہو سکے۔ برعکس اس کے آج کل کے [illegible] کچھ مرشد سے یوں کہتے ہیں کہ ہمیں وسیلے کی کوئی ضرورت نہیں ہے [illegible] ان کے ہاتھوں کی شستہ کاری کا کوئی شکر [illegible] ہے کہ حضرت غوث اعظم، خواجہ بہاؤ الدین نقشبند، خواجہ معین الدین چشتی [illegible] شہاب الدین سہروردی کو وسیلہ کی ضرورت تھی مگر اس زمانے کے [illegible] شیرازی کو وسیلہ کی ضرورت نہیں ہے [illegible]

[illegible]
نیست بس دور و دراز و پر خطر

یعنی خبردار بغیر پیر و وسیلہ پکڑے اس راستے میں [illegible] بغیر کے وسیلہ کے یہ راستہ بہت دور دراز اور خطرناک ہے۔

[illegible] سے محبت، عقیدت [illegible] کرنا [illegible] نہیں کرنا [illegible] کی ضرورت [illegible] سنت و جماعت کے [illegible]

چوتھی منزل جہاد بہرحال اب چوتھی منزل کے بارے میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] منزل [illegible] نفس کشی، ریاضت [illegible] کرتے رہنا [illegible] کی [illegible] حضرت [illegible] نفس [illegible]

سنتِ شکم پُری

صاحبو! ایک پیر صاحب کسی مرید کے یہاں نازل ہو گئے [illegible] پیٹ کی تنگی بہت بڑی تھی۔ مرید نے گوشت روٹی [illegible] پیر صاحب سب کھا گئے مگر [illegible] کی تسلی نہیں ہوئی تو [illegible] کچھ میٹھا بھی کھلا دو؟ تم کو نہیں معلوم کہ نمکین کے بعد میٹھا کھانا سنت ہے [illegible] مرید [illegible] پیر صاحب سب کھا گئے مگر پیٹ [illegible] پیر صاحب نے [illegible] میٹھے کے بعد نمکین کھانا بھی سنت ہے۔ مرید [illegible] گوشت [illegible]

[illegible]

دربار کا قرب عطا فرمائے گا۔

[illegible]

مجھے اس موقع پر حضرت بہلول دانا [illegible]

پا جاؤ گے انسان کو اس سب سے بڑی فلاح و کامیابی [illegible] سب سے
بڑی فرحت یہی ہے کہ خدا کا بندہ [illegible]
ساری کائنات مسخر ہو جاتی ہے۔ [illegible] تو ساری [illegible]
ہو جاتے ہیں اور تم دونوں جہان کی عزتوں [illegible] کی سلطنت [illegible]

پس اب [illegible] ختم کر کے آپ سے رخصت ہوتا ہوں [illegible]
[illegible] ایک مناجات [illegible]
[illegible] سے [illegible] کہیں۔

مناجات

[illegible] کوئی بات نہیں
[illegible] حقیقت سے بے خبر رہنا
[illegible]

وما علینا الا البلاغ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ

واصحابہ اجمعین

ساتواں وعظ

فضیلتِ نماز

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اقبالؒ

[illegible]

[illegible]

لوٹ کر جانے والے ہیں۔

الغرض نماز کی فرضیت و فضیلت پر [illegible]

[illegible]

کیوں [illegible]

نماز عرش پر [illegible]

[illegible]

کا حکم [illegible] نازل فرمایا۔ [illegible]

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible]

اسلام کا ستون حضرت! حضور [illegible]

ارشاد فرمایا۔

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ
شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ
وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔
سب سے اول [illegible]
[illegible] اور حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

حضرات! اس حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو ایک ایسے خیمے سے تشبیہ دی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہے [illegible] تو [illegible] ستون ہے جو خیمہ کے بیچ میں ہوتا ہے اور باقی [illegible] روزہ ان چار ستونوں کے مانند ہیں جو خیمہ کے چاروں کونوں پر ہوتے ہیں۔ اب اگر خیمہ کے بیچ کا ستون گر پڑے تب تو خیمہ کھڑا ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اگر [illegible] ہو مگر چاروں کونوں کے ستون گر پڑیں تو [illegible] خیمہ کھڑا ہو جائے گا مگر [illegible]

اور عیب دار ہوگا۔

[illegible]

[illegible]

نمازی کے آگے سے گزرنا

[illegible]

سے پہلے تھے!

نماز پنجگانہ کا ثواب

[illegible]

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ ۝

یعنی نماز قائم کیجیے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔

حضرات! دونوں سرے دن کا دونوں حصہ ہے۔ دن کا ایک حصہ دوپہر سے پہلے ہے جس میں نماز فجر ہے۔ اور دن کا دوسرا حصہ دوپہر کے بعد ہے، اس میں نماز ظہر و عصر ہے۔ اور رات کے کچھ حصوں میں نماز مغرب و عشاء ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پانچ وقت نماز پڑھ لینے سے گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ان صحابی سے کوئی گناہ صغیرہ ہوا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ نماز پنجگانہ کی بدولت ان کا گناہ مٹ گیا۔ چنانچہ حضرت صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ حکم خاص میرے ہی لیے ہے؟ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں! بلکہ یہی حکم میری تمام امت کے لیے ہے۔ میری امت میں جو شخص بھی پانچ وقت نماز پڑھے گا ان نمازوں سے اس کے تمام گناہ صغیرہ مٹتے اور دور ہوتے رہیں گے۔

آسمانی فرشتوں کی عبادتیں

حضرات! ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ شب معراج میں جب صاحب لولاک تاجدار افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں کی سیر فرمائی، تو پہلے آسمان کے فرشتوں کو یہ عبادت کرتے دیکھا کہ وہ قیام میں مشغول ہیں، اور دوسرے آسمان کے فرشتوں کو رکوع میں دیکھا، اور تیسرے آسمان کے فرشتوں کو سجدے میں پایا، اور چوتھے آسمان کے فرشتے التحیات پڑھ رہے تھے، اور پانچویں آسمان کے فرشتوں کو تسبیح پڑھتے ملاحظہ فرمایا، اور چھٹے آسمان کے فرشتوں کو تکبیر پڑھتے دیکھا، اور ساتویں آسمان کے فرشتوں کو سلام پڑھنے میں مشغول دیکھا۔ فرشتوں کی ان عبادتوں کے مناظر دیکھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش! اے رب العزت! میری امت کو بھی ان عبادات کا تحفہ ملتا جس میں ان فرشتوں کی یہ ساری عبادتیں جمع ہوں،

چنانچہ پروردگارِ عالم نے اپنے حبیب کی یہ تمنا پوری فرما دی کہ شبِ معراج نبیِ محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت پر نماز فرض فرما دی۔ جس میں ذکر الٰہی، رکوع، سجدہ، التحیات، تسبیح، تکبیر سلام سبھی کچھ ہے اور فرمایا کہ اے محبوب! آپ کی امت میں جو شخص پانچ وقت کی نماز پڑھے گا وہ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی عبادتوں کا ثواب پا سکے گا۔ (سبحان اللہ)

روزانہ پانچ مرتبہ غسل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آقائے نامدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ؟ اگر کسی بندے کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ نہیں! یا رسول اللہ اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ تو حضور نے فرمایا کہ:

فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا (الصحیحین)

یعنی یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پانچوں نمازوں کی وجہ سے بندوں کے تمام گناہوں کو دور فرما دیتا ہے۔

آنکھوں کی ٹھنڈک

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حدیث شریف مبارک ہے کہ:

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاكُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ۔

یعنی تمہاری دنیا کی تین ہی چیزیں مجھے محبوب ہیں، ایک خوشبو، دوسرے بیبیاں، تیسری چیز یہ ہے کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں بنائی گئی ہے۔

الحمد للہ! سن لیا آپ نے؟ نماز وہ عبادت ہے کہ اس سے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ میں ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔

حضرات! آنکھ میں ٹھنڈک پیدا ہونے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ کبھی آپ نے اس پر غور کیا؟ سنیے! آنکھ میں ٹھنڈک پیدا ہونے کا یہ مطلب ہے کہ دل جی کی خوشی

حاصل ہوئی تو حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک کا یہ سبب ہوا کہ مجھے نماز سے انتہائی قربِ خداوندی اور درجے کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

حضرات! آج ہم میں سے کون ہے؟ جو محبتِ رسول کا دعویٰ نہیں کرتا۔ مگر کبھی ہم نے اور آپ نے غور کیا! کہ کون ایسا عجیب عاشق ہے جو اپنے محبوب کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے اور اپنے محبوب کو خوش کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اگر بہ انصاف سے جائزہ لیا جائے تو ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو پنج وقتہ نماز باجماعت پڑھ کر حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں۔ مسلمانو! تمہاری غیرتِ ایمانی کے لیے بہت بڑا چیلنج ہے تم غور کرو اور سوچو کہ وہ نبی رؤف و رحیم جو ہم پر کس قدر مہربان ہیں۔ جب پیدا ہوئے تو بارگاہِ رب العزت میں رب ہب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے، زندگی بھر سراپا رحمت بن کر، وہ تبلیغ کرتے رہے اور ہماری مغفرت کی دعائیں فرماتے رہے۔ آج قبر انور میں بھی وہ نبی رحمت ہماری بخشش کے لیے دعائے مغفرت فرما رہے ہیں اور کل میدانِ محشر میں بھی ہم گنہگاروں کی شفاعت کے لیے بے قرار رہیں گے۔ مولانا حسن بریلوی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے؟ کہ سہ

کہیں گے اور نبی اذہبوا الیٰ غیری ‖ مرے حضور کے لب پر انا لہا ہوگا
عزیز بچے کو ماں جس طرح تلاش کرے ‖ خدا گواہ! یہی حال آپ کا ہوگا
کوئی کہے گا دہائی ہے یا رسول اللہ ‖ تو کوئی تھام کے دامن سے ان کے لپٹ گیا ہوگا

کسی کو لے کے فرشتے چلیں گے سوئے جحیم
اُن کا راستہ پھیر پھیر کے دیکھتا ہوگا!

غرض وہ نبی رحمت قبر میں، میدانِ حشر میں، پل صراط پہ، میزانِ عمل پہ، حوضِ کوثر پر ہر جگہ ہم گنہگاروں کی نجات کے لیے بے قرار ہیں۔ مگر ہم اتنے بے مروت، احسان فراموش اور احسان ناشناس ہیں کہ ایسے رحمت و مہربانی والے نبی رحیم و کریم کی آنکھوں کو ٹھنڈک نہیں پہنچاتے، انہیں خوش نہیں کرتے۔ وہ بھی کس طرح؟ دین و دولت نذر نہیں، اولاد کو قربان کر کے نہیں، اپنی جان دے کر نہیں، صرف اس طرح کہ پنج وقتہ اپنے خالق و مالک کے حضور

سر بسجود ہو کر نماز ادا کر لیں۔ نہیں! صد ہزار افسوس! اس سے بڑھ کر ہماری بے دینی و بے غیرتی اور کیا ہوگی؟ مسلمانو! غور کرو! اگر فی الواقع ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت ہوتی تو ضرور دنیا کی تمام محبوب چیزوں سے بڑھ کر محبت کرتے اور پنج وقتہ نماز پڑھ کر ضرور ضرور ہم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے۔ صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں:

فَمَنِ ادَّعَى مَحَبَّتَهُ ثُمَّ خَالَفَ سُنَّتَهُ نَبِيِّهِ فَهُوَ كَذَّابٌ بِنَصِّ كِتَابِ اللهِ۔

یعنی جو شخص آپ سے محبت کا دعویٰ کرے اور پھر آپ کی سنت کی مخالفت کرے اس کے جھوٹے ہونے پر خدا کی کتاب صراحت کے ساتھ اعلان کرتی ہے۔

إِنَّ مَنْ أَحَبَّ أَحَدًا يُحِبُّ خَوَاصَّهُ وَمُتَعَلِّقِيهِ [illegible]

کیونکہ جو شخص کسی سے محبت کرے تو یقیناً وہ اپنے محبوب کی خصوصیات اور اس کے متعلقات سے محبت کرے گا یہ عشق و محبت کا قانون ہے۔

اسی مضمون کو کسی عربی شاعر نے کتنے نفیس انداز میں کہا ہے:

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعٌ

یعنی اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کی فرمانبرداری کرتا کیونکہ عاشق ہمیشہ اپنے معشوق کا فرمانبردار ہوا کرتا ہے۔ پڑھئے درود شریف: اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وصحبہ وبارک وسلم۔

سجدہ اور خدا کا قرب

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

یعنی بندہ کو سب سے زیادہ خدا کا قرب اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ سجدے

میں اور ان کے حفظ و امان میں پہنچ گیا۔ پھر کیا مجال ہے کہ دنیا و آخرت کی کوئی مصیبت بھی اس کا بال بیکا کر سکے۔ چنانچہ تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو ہمیشہ یہی عمل رہا کہ وہ مصائب و آلام کے ہجوم کے وقت نماز میں مشغول ہو جاتے اور سلف صالحین صحابہ و تابعین اور مومنین و صالحین پر بھی جب کبھی مصیبت آتی تو وہ بھی دوڑ کر نماز کی طرف دوڑ پڑتے تھے۔ اور نماز کی برکت سے ارحم الراحمین غیب سے ان کی نجات و فلاح کا سامان پیدا فرما دیتا تھا۔

جان و مال کی سلامتی

عزیزانِ ملت! مجھے اس وقت کوفہ کے ایک قلی کا قصہ یاد آ گیا۔ ذرا غور سے سنیے بڑی عبرت آموز قصہ ہے کوفہ میں ایک بہت ہی بہت دیندار اور متقی قلی تھا۔ جو لوگوں کی قیمتی امانتیں دور دور کے شہروں میں پہنچایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ لوگوں کا قیمتی سامان اور نقدی وغیرہ لے کر خچر پر سوار ہو کر سفر میں روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک مسافر ڈاکو جو اپنا بھیس بدل کر جا رہا تھا۔ اس مسافر ڈاکو نے قلی سے گڑگڑا کر کہنے لگا۔ بھائی میں چلتے چلتے بہت تھک کر نڈھال ہوں۔ خدا کے لئے تم مجھے اپنے خچر پر سوار کر لو میں تمہیں ایک دینار کرایہ دے دوں گا۔ نہایت ہی بھولا قلی مسافر کے دام فریب میں آ گیا۔ اور رحم کھا کر مسافر ڈاکو کو خچر پر سوار کر لیا۔ قلی جب ایک سڑک پر پہنچا تو مسافر ڈاکو نے کہا کہ بھائی! یہ راستہ تو بہت لمبا ہے۔ میں تمہیں بہت قریب کا راستہ بتاتا ہوں۔ اس راستے میں گھاس پانی بھی خوب ملے گا۔ قلی اس مسافر ڈاکو کے فریب میں آ گیا اور اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چل پڑا۔ لیکن ابھی تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ ایک گھنا جنگل آ گیا۔ قلی نے دیکھا کہ بہت سی لاشوں کی ہڈیاں اور کھوپڑیاں پڑی ہوئی ہیں اور آگے راستہ بند ہے۔ وہاں پہنچ کر یہ مسافر ڈاکو خچر سے اترا اور فوراً خنجر نکال کر قلی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ قلی نے حیران ہو کر کہا کہ بھائی! یہ کیا کرتے ہو؟ مسافر ڈاکو نے گرج کر کہا کہ خبردار اب تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ دیکھو یہ سب تمہارے جیسے مسافروں کی ہڈیاں ہیں جن کو میں نے فریب سے یہاں لا کر قتل کیا ہے۔ اور ان کا مال لوٹ لیا ہے۔ قلی نے نہایت عاجزی سے کہا کہ بھائی! تم سارا مال اور خچر لے لو مگر خدا کے لئے مجھے قتل نہ کرو۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خدا جنت سے زیادہ پیارا

[illegible]

داخل ہونے سے زیادہ پسند ہوں گا کیونکہ جنت میں داخل ہونا میری اپنی خوشی کی خاطر ہے اور دو رکعت نماز میرے رب کی خوشنودی کا سبب ہے۔

ایک یہودی کا نماز سے عشق

[illegible] ایک یہودی [illegible] ہیں آپ نے ایک مرتبہ [illegible] سے پوچھا کہ جنت میں تو نعمتیں ہوں گی تو کیا جنت میں نماز بھی ہوگی یا نہیں؟ [illegible] نے کہا کہ حضرت جنت میں نماز نہیں [illegible] تو [illegible] نماز کی [illegible] شیخ عبد [illegible] ایک [illegible] کہ [illegible] بغیر نماز کے جنت میں [illegible] پابندیوں سے نماز کی [illegible] جنت [illegible] بغیر نماز کے [illegible] نہیں ہوگا!

نماز کے انعامات

حضرت امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز پنجگانہ کی پابندی کرنے والے کو نو انعام دیے جائیں گے۔ پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ دوسرا یہ کہ [illegible] تندرستی [illegible] تیسرے فرشتے اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ چوتھا اس کے گھر میں برکت ہوگی۔ پانچواں اس کے چہرے پر صالحین کا نور ہوگا۔ چھٹا اس کا دل نرم ہو جائے گا۔ ساتواں پل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ آٹھواں جہنم سے نجات پائے گا۔ نواں جنت میں ان لوگوں کا پڑوس نصیب ہوگا جن کی شان میں لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کی بشارت آئی ہے یعنی قیامت میں ان کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(منبہات ابن حجر)

حضور ﷺ کی ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ نماز:

۱۔ رضائے الٰہی کا سبب ہے۔ ۲۔ فرشتوں کی محبوب چیز ہے۔

۳۔ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ ۴۔ نور معرفت ہے۔

[illegible]

الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ [illegible]

[illegible] جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے گا اس کے لیے قیامت کے دن نہ تو نور ہوگا نہ دلیل ہوگی نہ نجات ہوگی اور اس کا حشر فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

[illegible]

اُبی بن خلف

حضرات! ابی بن خلف مکہ کا کافر ہے جس نے قبل ہجرت حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دھمکی دی تھی کہ اے محمد! میں نے ایک گھوڑا خاص اس لیے پال رکھا ہے کہ اس پر سوار ہو کر میں تم کو قتل کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ میں ہی تجھ کو قتل کروں گا۔ چنانچہ جنگِ اُحد کے دن ابی بن خلف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا۔ صحابہ نے اس کی گردن اڑا دینے کا ارادہ کیا مگر حضور علیہ السلام نے صحابہ کو منع فرما دیا اور خود ایک صحابی کا نیزہ لے کر اس کی گردن میں ایک ذرا سی خراش لگا دی۔ ابی بن خلف اس زخم کی تاب نہ لا کر بلبلا اٹھا اور چلایا کہ خدا کی قسم محمد نے مجھے قتل کر دیا۔ لوگوں نے اس کو تسلی دی کہ ایک ذرا سی خراش لگ جانے پر اس قدر بیقرار ہے؟ ابی بن خلف کہنے لگا کہ محمد نے مکہ میں کہا تھا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا۔ خدا کی قسم اگر وہ مجھ پر تھوک بھی دیتے جب بھی میں مر جاتا۔ اے لوگو! یہ خراش معمولی نہیں ہے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرب ہے اس میں وہ تکلیف ہے کہ اگر یہ تمام لشکر میں تقسیم کر دیا جائے تو سارا لشکر ہلاک ہو جائے۔ آخر تڑپ تڑپ کر یہ ابی بن خلف مکہ پہنچنے سے ایک دن پہلے ہی راستہ میں مر گیا۔

برادرانِ ملت! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بدترین خلائق وہ شخص ہے جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا جس کو کسی نبی نے قتل کیا ہو۔ اس لئے یہ ابی بن خلف بدترین ملعون شخص ہے جو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتول ہوا ہے۔

بے نمازی صحابہ کی نظر میں

حضرات! امام ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن شقیق تابعی سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے۔ چنانچہ امام منذری نے ترغیب و ترہیب میں لکھا ہے کہ حضرت عمر و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ و معاذ بن جبل و ابو

میں لکھا ہے کہ جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کافر ہے، اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن راہویہ، عبد اللہ بن مبارک وغیرہ کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ جو شخص نماز [illegible] چھوڑ دے [illegible] امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ [illegible] بہت سے علماء کے نزدیک [illegible] نماز نہیں پڑھتا [illegible] جس نے بلا عذر نماز کو چھوڑ دیا [illegible] نماز چھوڑ دینا کافر کا کام ہے [illegible] ان کے نزدیک وہ قید میں رکھا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے یا نماز پڑھنے لگے۔

جماعت کی فضیلت

احادیث میں نماز کی فضیلت و اہمیت کے بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے اس کا مختصر ذکر ہو چکا، اب کچھ جماعت کی اہمیت و فضیلت کے متعلق بھی عرض کرنا مقصود ہے۔ بہت سے لوگ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن جماعت کا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ جس طرح نماز کے بارے میں سخت تاکیدیں اور ترک پر سخت شدید وعیدیں آئی ہیں اسی طرح جماعت کے لیے بھی تاکیدیں بہت زیادہ آئی ہیں، چند احادیث پیش کی جاتی ہیں جن سے جماعت کی اہمیت کا اندازہ ہوگا۔

براءت کے دو پروانے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔

(ترمذی)

جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز باجماعت پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کے لیے دو پروانے لکھے جاتے ہیں، ایک جہنم سے چھٹکارا پانے کا، دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔

حضرت [illegible] نماز باجماعت کے [illegible] کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

صلوٰۃ الجماعۃ تفضل [illegible] صلوٰۃ الفذ بسبع [illegible] درجۃ۔ (بخاری)

[illegible] نماز [illegible] اکیلے نماز [illegible] درجہ [illegible] میں پچیس درجے کا ذکر ہے۔

[illegible]

[illegible] لوگ [illegible] نہیں کرتے [illegible] کس قدر حیرت ہے کہ [illegible]
میں نماز باجماعت پڑھتے ہیں ایک نماز [illegible] سے لوگ گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں [illegible] جماعت کی پرواہ نہیں کرتے [illegible] ذرا اپنے سلف صالحین کی زندگی پر ایک نظر ڈالئے کہ وہ [illegible] جماعت تو جماعت، کبھی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہیں ہونے دیتے تھے۔

محمد بن سماعہ اور جماعت

حضرات! [illegible] آپ لوگوں نے [illegible] دنیا [illegible] رجال حدیث [illegible] کا تذکرہ [illegible] ان کا [illegible] امام محمد [illegible] امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں۔ ایک سو تین برس کی عمر پائی [illegible] رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تھے۔ یہ فرماتے ہیں کہ مسلسل چالیس برس تک [illegible] مرتبہ کے [illegible] کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ [illegible] دن [illegible] جماعت چھوٹ گئی، تو میں نے [illegible] جماعت کی نماز [illegible] اکیلے پچیس مرتبہ [illegible]

رحم پر ہمیشہ کے لئے غضب کو مسلط کر دیا۔ حضور فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

مَنْ تَهَاوَنَ بِالصَّلٰوةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ عَاقَبَهُ اللّٰهُ بِخَمْسَ عَشَرَةَ بَلِيَّةً۔

جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں سستی کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے پندرہ بلاؤں کے ساتھ عذاب دے گا۔

یہ پندرہ بلائیں کون کون سی ہیں؟ سنیے!

ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثٌ عِنْدَ الْمَوْتِ وَثَلَاثٌ فِي الْقَبْرِ وَثَلَاثٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

تین بلائیں دنیا میں، اور تین بلائیں موت کے وقت، اور تین بلائیں قبر میں، اور تین بلائیں قیامت کے دن۔

اب ان کی تفصیل بھی سن لیجئے۔ تین بلائیں جو دنیا میں کون کون سی آئیں گی؟ تو ارشاد فرمایا کہ:

أَمَّا الثَّلَاثُ الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَالْأُوْلٰى رَفَعَ اللّٰهُ الْبَرَكَةَ مِنْ رِزْقِهِ وَالثَّانِيَةُ يَذْهَبُ مِنْهُ نُوْرُ الصَّالِحِيْنَ وَالثَّالِثَةُ يَكُوْنُ مُبْغَضًا فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

تین بلائیں جو دنیا میں آئیں گی ان میں سے پہلی بلا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں سے برکت اٹھا لے گا، اور دوسری بلا یہ ہے کہ اس سے صالحین کا نور چھین لیا جائے گا، اور تیسری بلا یہ ہے کہ وہ تمام مومنوں کے دلوں میں مبغوض ہو جائے گا۔

اللہ اکبر! برادرانِ ملت! آپ نے دنیا کی ان بلاؤں کو کیا سمجھا ہے؟ کیا رزق کی برکت کا چھن جانا کوئی معمولی بات ہے؟ اسی طرح صالحین کے نور کا چھن جانا کوئی کم مصیبت ہے؟ یونہی تمام اہلِ ایمان، انبیاء و مرسلین، ملائکہ مقربین، اولیاء و صالحین سب کے دلوں میں تمہارے لئے نفرت ہو جانا یہ کوئی معمولی غضب ہے؟ ذرا غور کیجئے کہ آدمی جس محلے میں رہتا ہے اگر پورا محلہ اس سے نفرت کرنے لگے تو ایک غیرت مند آدمی اس محلے میں نہیں رہ سکتا بلکہ وہ محلہ تو کیا اس شہر کو چھوڑ دے گا۔ پھر جب اس شخص کی بے عزتی

سے بڑھ کر کیا نقصان ہے؟ جس سے خدا کے تمام انبیاء، تمام فرشتے، تمام اولیاء تمام صالحین نفرت کرتے ہیں کیا یہ شخص دنیا میں رہنے کے قابل ہے؟ توبہ۔ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں سے محفوظ رکھے آمین

اب آپ سب ان تین باتوں کا ذکر سنئے جو موت کے وقت کی ہیں حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

وَاَمَّا الَّتِیْ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاَنْ يَّخْرُجَ رُوْحُهٗ عَطْشَانًا وَّ لَوْ شَرِبَ مَاءَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا وَيُشَدَّدُ عَلَيْهِ نَزْعُ رُوْحِهٖ وَاَنْ يُّخَافَ عَلَيْهِ مِنْ زَوَالِ الْاِيْمَانِ۔

یعنی موت کے وقت آنے والی تین باتیں یہ ہیں پہلی بات یہ ہے کہ اس کی روح اس حالت میں قبض کی جائے گی۔ وہ پیاسا ہوگا اگرچہ تمام دنیا کا پانی پی لے مگر پھر بھی پیاسا ہی مرے گا اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کی جان کنی بڑی سخت ہوگی۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ اس کے ایمان کی بربادی کا خطرہ رہے گا۔

دیکھا آپ نے عزیزو! غور کرو اور عبرت پکڑو کہ پیاسا مرنا، جان کنی کی سختی، ایمان کی بربادی کا خطرہ یہ کتنی ہولناک اور خوفناک باتیں ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو ان باتوں سے محفوظ رکھیں آگے ارشاد ہوتا ہے کہ:

وَاَمَّا الَّتِیْ فِی الْقَبْرِ فَاَوَّلُهَا يَشْتَدُّ عَلَيْهِ سُؤَالُ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ وَالثَّانِيَةُ يُشَدَّدُ عَلَيْهِ ظُلْمَةُ الْقَبْرِ وَالثَّالِثَةُ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ الْقَبْرُ حَتّٰى يَنْضَمَّ اَضْلَاعُهٗ۔

یعنی وہ تین باتیں جو قبر میں آئیں گی ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ منکر نکیر کے سوال میں سختی ہوگی۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ قبر میں بہت ہی سخت اندھیرا ہوگا۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ قبر اس قدر تنگ ہو جائے گی کہ تمام پسلیاں ایک میں مل جائیں گی۔

اب آپ سب قیامت کی تین باتوں کا حال بھی سن لیجئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] ارشاد ہے:

[illegible]

(درۃ الناصحین)

[illegible]

نماز میں خشوع

[illegible] اب ذرا نماز میں خشوع کا [illegible]

[illegible]

واضح ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝

[illegible]

[illegible] کی کیفیت ہے جس کی نشاندہی [illegible] ——— حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ۔

(مشکوٰۃ)

یعنی تم اللہ تعالیٰ کی [illegible] گویا [illegible]

مشغول رہتی ہے۔ اتنی تو غنیمت ہے کہ وہ مکمل تعمیل کر رہا ہے۔

اسی مضمون کو کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

کیا تو نے نمازی! یہ کبھی غور کیا ہے
تو کون ہے؟ اور سامنے کس کے تو کھڑا ہے
کچھ سبب شہنشاہی کا محفوظ ہے تجھ کو
یہ منہ سے نکلتا ہے جو اللہ اکبر ہے

اگر یہ بات ذہن نشین ہو جائے تو ہماری نمازوں میں کتنا خشوع و خضوع کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ لیکن آج کل تو نماز بس ایک رسم سی ہو کر رہ گئی ہے اور وہ نمازی بھی ہیں جن پر یہ مثل صادق آتی ہے۔ ایسے ہی چار مقتدیوں کی نماز کا قصہ تو آپ نے سنا ہوگا۔

لطیفہ سنا ہے کہ چار آدمی نماز کی تبلیغ کے بعد چل دیا کہ کسی سے نیچے بس نماز پڑھنے لگے۔ ایک امام بن گیا اور چار مقتدی پیچھے کھڑے ہو گئے۔ ابھی نماز کی حالت میں تھے کہ ایک نے نیت توڑ دی۔ بس اب کہاں ہر شخص کی حالت؟ چنانچہ ایک مقتدی بول اٹھا کہ [illegible] چپ رہنا وہ بولا جی نہیں تو کیا غیبت ہے۔ صاحب [illegible] آپ بولے۔ چپ رہو بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ چوتھے کو [illegible] وہ بھی بول پڑا کہ تم کیوں بولے تمہاری نماز بھی تو ٹوٹ گئی۔ پہلے کو سن کر [illegible] صاحب بولا کہ الحمد للہ میں نہیں بولا اس لئے میری نماز نہیں ٹوٹی۔ مسلمانو! ایسا ہی ہے جو جن کے مطابق نماز پڑھتے ہیں۔ نماز کو بچوں کا کھیل بنا رکھتے ہیں۔

خدا ہم سب کو توفیق دے کہ ہم سلف صالحین کی نمازوں پر ایک نظر ڈالتے کہ نماز میں ان کا کیا حال ہوتا تھا اور خشوع و خضوع کا کیا عالم ہوتا تھا؟ اچھا آئیے! اب چند نمونے ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت علیؓ کی نماز حضرت علیؓ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک تیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مرتبہ میدان جہاد میں کسی کافر کا تیر لگا اور آپ کی ران میں پیوست ہو گیا۔ لوگوں نے نکالنا چاہا مگر نہ نکل سکا۔ پھر لوگوں نے یہ طے کیا کہ

جب آپ نماز میں مشغول ہو گئے تو [illegible]
[illegible] نماز کی نیت باندھ لی [illegible]
تیر زور سے کھینچ کر نکال لیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے [illegible]
[illegible]
فرمایا [illegible]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی نماز

[illegible]
[illegible]
کی نماز چھوڑ [illegible] نہیں پڑھ سکتا۔

منقول ہے کہ آپ [illegible]
نماز میں [illegible]

حضرت [illegible] کی نماز

[illegible] خیال ان کو نہیں آتا۔ ایک مرتبہ [illegible]
فرمایا کہ آج نماز میں شیطان نے [illegible]
[illegible]
امام [illegible] لہٰذا [illegible]
نماز نہیں پڑھاؤں گا۔

امام زین العابدینؒ کی نماز

[illegible]
نفل پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ وضو کرتے تو خوف [illegible]
[illegible] ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہیں ہوئی۔

[illegible]

سے بکی نظر آنے لگی۔

ذوالنون مصری کی نماز

ایک شخص نے حضرت ذوالنون مصری کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔ اس کا بیان ہے کہ جب آپ نے اللہ اکبر کہا تو ان پر جلال کبریائی کا ایسا غلبہ ہوا کہ گویا ان کے بدن میں روح نہیں رہی اور مجھ پر ان کی تکبیر کا یہ اثر ہوا کہ میرا دل خدا کی ہیبت سے لرز اٹھا۔

محمد بن نصر مروزی کی نماز

حضرت امام محمد بن نصر مروزی اپنے زمانے کے سب سے بڑے محدث تھے۔ ان کا شمار فقیہ سے ... ان کی نماز کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ نماز کی حالت میں ان کی پیشانی پر ایک بھڑ لگ گئی اور اس نے اس زور سے ڈنک مارا کہ ان کے چہرے پر خون بہہ نکلا مگر جس طرح نماز پڑھ رہے تھے ویسے ہی ذرا بھی حرکت نہیں کی۔ (اولیاء رجال الحدیث)

عبدالرحمن بن نعم بجلی کی نماز

عبدالرحمن بن نعم بجلی تابعی محدث ہیں، انتہائی عبادت گزار، زاہد اور بہت بڑے باعمل تھے۔ حجاج بن یوسف ظالم ان کی حق گوئی پر ان کا دشمن ہو گیا اور ان کو گرفتار کر کے اندھیری کوٹھڑی میں بند کر دیا اور پندرہ دن تک دانہ پانی کو منقطع رکھا۔ پھر حجاج نے حکم دیا کہ دروازہ کھول کر ان کی لاش کو دفن کر دو۔ خدام جب جیل میں گئے اور جب تالا کھولا گیا تو یہ نظر آیا کہ آپ نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ اطمینان سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حجاج ظالم آپ کی یہ کرامت دیکھ کر دنگ رہ گیا اور اس پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ اس نے آپ کو رہا کر دیا۔ (اولیاء رجال الحدیث)

معلّٰی بن منصور کی نماز

حضرت معلّٰی بن منصور رازی امام ابو یوسف و امام محمد کے شاگرد رشید اور حنفیوں کے بلند پایہ محدث تھے۔ نماز میں ان کا خشوع حد کرامت کو پہنچا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ نماز کی حالت میں بھڑوں کا چھتہ ان کے سر پر گر پڑا مگر یہ نہایت اطمینان کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ نماز کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ بھڑوں نے ان کے سر میں اس قدر ڈنک مارے کہ سر متورم ہو گیا تھا۔ (اولیاء رجال الحدیث)

[illegible]

منصور بن معتمر کوفی [illegible] تابعین کے جلیل القدر [illegible] سفیان ثوری کہا کرتے تھے کہ اگر تم منصور بن معتمر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے تو یہ سمجھتے کہ [illegible] خشوع و خضوع [illegible] جب [illegible] ان کے پڑوسی کی ایک چھوٹی لڑکی نے اپنے باپ سے پوچھا کہ ابا [illegible] کی چھت پر جو ایک ستون تھا وہ کہاں گیا؟ بچی کے سوال کی وجہ یہ تھی کہ منصور بن معتمر [illegible] چھت پر نماز پڑھتے تھے [illegible] رات میں چھت پر [illegible] تو وہ بچی یہ سمجھتی تھی کہ یہ کوئی ستون ہے۔ آپ کی [illegible] آپ نے [illegible] نماز [illegible]

[illegible] وہ جذب اس کے چشمہ سے کہاں ملے

[illegible] کے پاک بندے کہاں ہیں

[illegible] کہاں تک سلف صالحین کی نمازوں کے خشوع و خضوع [illegible] آپ [illegible] ہے کہ ہم لوگ [illegible] صالحین کے [illegible] نمازیں پڑھتے ہیں تو [illegible] ہماری نمازوں [illegible] مجھے آج کل کے [illegible] نمازیں [illegible] کسی شاعر نے کتنی عبرت [illegible] بات کہی ہے

[illegible]

[illegible] نمازوں پہ [illegible]

[illegible] نماز [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت مرزا [illegible] نقشبندی [illegible]

کو ایک قسم کا درجہ دیا گیا ہے [illegible] خشوع و خضوع [illegible]
خشیت خداوندی کا غلبہ تھا۔ حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ

بر نماز و روزہ و بر سوز و ساز خود مناز

بار بے پردہ ست ہرگز بر نیاز خود مناز

[illegible]

[illegible] از حقیقت [illegible] خود مناز

یعنی اپنی نماز و روزہ اور [illegible] سوز و ساز پر ناز مت کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حقیقت سے دور [illegible] ناز مت کر۔

[illegible]
شریعت و طریقت و حقیقت [illegible]
[illegible] نفس کی [illegible]
نماز اور روزے پر [illegible]
[illegible] دنیا کی [illegible] نہیں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عبادت [illegible]

[illegible]
تبلیغ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نماز پڑھو اور تبلیغ کے چلّے میں نکلتے رہو۔ تو تم بھی غوث پاک ہو جاؤ گے۔ چنانچہ اس تبلیغ کا دیہاتیوں پر یہ اثر پڑا کہ بزرگانِ دین کی عظمت ان کے دلوں سے نکل گئی اور جس نے چار انگل کی داڑھی رکھ لی۔ اور پانچوں وقت نماز پڑھنے لگا وہ اپنے آپ کو یہی سمجھنے لگا کہ میں اب حضرت غوث پاک سے زیادہ سے زیادہ جو بھر چھوٹا ہوں۔

نماز کے بعد وحی کا انتظار

چنانچہ آپ لوگوں نے سنا ہوگا کہ ایک ایسا سرپھرا نمازی تھا جو ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر کر آسمان کی طرف آنکھ پھاڑ پھاڑ کر دیکھا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ بھائی! تم ہر دو رکعت کے بعد اوپر گھور گھور کر کیوں دیکھتے ہو؟ تو وہ کہنے لگا کہ اجی! بات یہ ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو یہی پانچ وقتوں کی نماز پڑھتے تھے تو ان پر حضرت جبرئیل علیہ السلام قرآن کی وحی لایا کرتے تھے۔ تو اب میں نے بھی جمعے کے دن سے نماز پڑھنی شروع کر دی ہے۔ لہذا انتظار کرتا ہوں کہ پورا قرآن تو نہیں مگر دو ایک سورت تو لے کر حضرت جبرئیل میرے پاس بھی آتے ہی ہوں گے۔ اسی لیے سر اٹھا کر اوپر دیکھا کرتا ہوں۔

سن لیا آپ نے ان نئے نمازیوں کا غرور؟ دو رکعت نماز پڑھی اور وحی کا انتظار کرنے لگے۔ ہمارے یوپی کی مثل نئے نمازی اور بھیلواڑی کی تسبیح تو آپ نے سنی ہوگی مگر یہ آپ نے نہیں سنا ہوگا کہ نئے نمازی اور وحی کا انتظار۔ اسی کو کہتے ہیں کہ سوئیں بھاڑ میں اور خواب دیکھیں عرشِ معلّی کا۔

مسلمانو! سنو۔ پنج وقتہ باجماعت نمازیں پڑھو اور انتہائی اخلاص اور خضوع و خشوع کے ساتھ پڑھو۔ مگر نمازیں پڑھ کر خدا سے ڈرو اور رو رو کر اور گڑگڑا کر خدا سے دعائیں مانگو کہ وہ اپنے کرم سے تمہاری نمازوں کو قبول فرما لے۔ اور ہرگز ہرگز اپنی نمازوں پر غرور اور گھمنڈ مت رکھو بلکہ ہر وقت خدا سے ڈرتے رہو کہ کہیں تمہاری نمازیں تمہارے منہ پر منہ مار دی جائیں۔

مسلمانو! کون نہیں جانتا کہ شیطان کی لاکھوں برس کی عبادت ایک غرور و تکبر کی وجہ

سے اس کے منہ پر مار دی گئی۔ اور ابدالآباد تک کے لیے وہ مردود بارگاہ الٰہی ہو گیا۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے پر
ہزاروں سال گر سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

خداوند کریم اپنے مقبول و محبوب بندوں کے طفیل ہم سب مسلمانوں کو اخلاص اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز باجماعت کی توفیق عطا فرمائے اور غرور و تکبر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ یا ربّ العٰلمین ٥

وما علینا الا البلاغ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین ط

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمّد

وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین ط

کرم ۱۰:۱ احمد ہارون موسیٰ

الحمد للہ تعالیٰ

کہ فرید بک سٹال لاہور اشاعت و طباعت کے عظیم تر توسیعی پروگرام کے تحت انشاء اللہ برصغیر کے نامور عالم دین اور عظیم سُنی مفکر شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی صاحب کے رشحاتِ فکر کو زیورِ طبع سے آراستہ کر رہا ہے۔ انشاء اللہ حضرت علامہ مدظلہ العالی کی جملہ تصنیفات بہت جلد منصۂ شہود پر آجائینگی۔

کارکنانِ فرید بک سٹال لاہور ربِ ذوالجلال کے بے پایاں فضل و کرم کیلئے سراپا سپاس گزار ہیں کہ اُس نے انہیں اکابر اہلسنت کی تصنیفات و تالیفات کو شائع کرنیکی توفیق بخشی، الحمد للہ علیٰ ذالک اس سلسلہ میں خلیل ملت حضرت مولانا مفتی محمد خلیل خاں برکاتی صاحب قدس سرہٗ اور سلطان الواعظین حضرت مولانا محمد بشیر صاحب مدظلہ کوٹلی لوہاراں کی تصنیفات نیز تراجم صحاح ستہ از علامہ مولینا عبد الحکیم خانصاحب اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ اور حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب مدظلہٗ شائع ہو چکے ہیں علاوہ ازیں بیسیوں کتب مشتمل بر تفسیر، حدیث، تاریخ، تصوف، فقہ سیرت اور دیگر موضوعات پر شائع ہو چکی ہیں اور بیسیوں اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم اور حبیبِ ربِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضانِ نظر ہے

کہاں میں اور کہاں نکہتِ گل　　نسیمِ صبح تیری مہربانی

فون　**فرید بک سٹال** ۴۰۔ اردو بازار لاہور ۲　۳۱۲۱۷۳